UNIVERSAL
LIBRARY
OU_228472
UNIVERSAL
LIBRARY

جملہ حقوق محفوظ

سرگذشت مردِ خسیس

عثمانیہ کا

مترجمہ

مرزا جعفر قراجہ داغی

بہ اضافۂ

تمہید۔ مقدمہ و حلِ لغاتِ جدیدہ

از

جناب قاضی فضل حق صاحب ایم اے منشی فاضل ایم آر اے ایس (لنڈن)

لکچرار گورنمنٹ کالج و پنجاب یونیورسٹی لاہور

سنہ ۱۹۲۱ء

صرف ٹائیٹل در مطبع کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور بچاپ رسید

باہتمام شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

(طبع دوم ۱۰۰۰)

قیمت فی جلد ۱۲/۱

از دیباچہ طبع اوّل

بیا تا گل بر افشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح نو در اندازیم

یہ عام شکایت ہے۔ کہ فارسی زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں۔ جن کی زبان دلچسپ اور مضمون دلپسند ہو اور جو تفنّنِ طبع کے لئے مفید ہو سکیں۔ درسی کتابیں مشکل ترکیبوں۔ مغلق الفاظ اور پیچ در پیچ فقرات کی بھرمار کی وجہ سے یہ غرض پوری نہیں کر سکتیں۔ کالجوں اور مدرسوں کے طالبعلم سوائے مروّجہ نصابوں کے (جو انہیں امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے خواہ مخواہ پڑھنے ہی پڑتے ہیں) دوسری کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ اس لئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے جو دلچسپ اور آسان زبان میں لکھی ہوئی ہوں۔ تاکہ طالبعلم

مقدمۂ ناشر

فنِ تمثیل

تعریف:۔ تمثیل کے لغوی معنی "صورت[1] بستن پیکر کسے را بہ نگاشتن دجزآں" اور اصطلاح میں اس فن کا نام ہے جس میں کسی حکایت یا واقعہ تاریخی کے افراد متعلقہ کے لباس، طرز کلام اور لہجہ کی بذریعۂ اشخاص ہوبہو نقل اُتاری جائے۔ ایسے اشخاص کو ممثل کہتے ہیں۔

اس فن کو تقلید بھی کہتے ہیں۔ مولنا غنیمت رح مقلدوں کی ایک جماعت کے متعلق یوں حوالۂ قلم فرماتے[2] ہیں :۔

به فن خویشتن استاد ہر یک ۔۔۔ گہے مرد و گہے زن گاہ طفلک
گہے سنا سیانِ مو پریشان ۔۔۔ گہے اسلامیانِ اہل ایماں
گہے در غربت و گاہے بہ شنگی ۔۔۔ گہے کشمیری و گاہے فرنگی
گہے دہقاں زنِ گاہ پیر دہقاں ۔۔۔ گہے گبر مترش نامسلماں
گہے رنگِ زنِ نوزادہ بر رد ۔۔۔ بدست دایہ گریاں زادۂ او

---

[1] منتہی الارب جلد چہارم۔

[2] نیرنگ عشق مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۰-۲۱۔

زہر قومے کہ خواہی جلوہ سازند   بہر رنگے کہ گوئی عشوہ بازند

فنِ تمثیل کا آغاز یقینی طور پر یہ کہنا کہ اس فن کا رواج ارتقائے تمدن کے کس درجہ میں اور کب ہوا بہت مشکل ہے۔ لیکن چونکہ اس فن کی غرض اولے (کم از کم اسکے ابتدائی مدارج میں) لہو ولعب اور تفنن طبع ہے اور لہو و لعب کی طرف میلان قدرتاً طبیعت انسانی میں پایا جاتا ہے اس لئے یہ فن کسی نہ کسی حالت میں قریباً ہر قوم اور اس کے ارتقا کے ہر ایک زمانہ میں موجود رہا ہے۔ اور اس فن کی ترقی تہذیب قوم کی ترقی کے ہمدوش رہی ہے۔ الّا اس صورت میں کہ مذہب یا حکومت (جو تغیر رسوم و رواج کے سب سے بڑے باعث ہوتے ہیں) اس کی ترقی کے مانع نہ ہوئے ہوں۔

تمثیل و اقوام آریہ آریہ نسل کی قوموں نے اس فن کو ہمیشہ سے اپنی مذہبی قومی اور ملی ہستی کا ایک لازمہ قرار دے رکھا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ مذہبی و ملی روایتوں کے تحفظ، جذبات حب قومی کے ہیجان، اور رسوم و رواج و اخلاق و تمدن کی اصلاح میں اس فن کی مدد سے انہوں نے معتد بہ کام لئے ہیں +

تمثیل اور اہل فرنگ اہل فرنگ (جو آج تہذیب و تمدن کی علم برداری کے مدعی ہیں) نے اسے فنون لطیفہ میں شمار کیا۔ اور اس قدر رواج دیا ہے کہ وہ ان کی حیات ملی میں ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے +

تمثیل و اقوام سامیہ } لیکن سامی قوموں نے کبھی اس فن کی ترویج اور ترقی میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا اور ان کے ہاں اپنی قدرتی اور ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکا۔ ان قوموں کی تاریخ اور اُن کا علم ادب اس فن کے ذکر سے بالکل خالی ہے +

تمثیل و اہل عرب } عربوں کے وسیع علم ادب سے بھی یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کسی زمانہ میں یہ فن سوائے ابتدائی حالت کے ان کے ہاں مروج رہا ہو +

تمثیل و اسلام } لیکن اسلام کے بعد اگر اس فن سے اہل عرب نے بے اعتنائی کی تو اس کی وجہ صاف اور صریح ہے مسلمان مذہب کو اپنی قومیت سے جدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تمدن ان کے مذہب سے علیحدہ نہیں۔ ان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں مذہب ہی کا رنگ غالب ہے۔ اس لئے ان کا تدیّن بہت حد تک اس فن کی ترقی میں سدّ راہ رہا +

چونکہ ایک پکا مسلمان لہو و لعب کو لغو سمجھتا ہے۔ اور وو و اذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً کے مفہوم کے مطابق اسے خلاف عبودیت رحمٰن ماننے پر مجبور ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے رواج سے سخت متنفر ہے۔ مزید براں ایک حدیث نبوی کا مفاد یہ ہے۔ کہ "مردوں کے سوانگ بھرنے والی عورتیں۔ اور

عورتوں[1] کا سوانگ بھرنے والے مرد دونو لعنتی ہیں،، اس لئے کچھ تعجب نہیں اگر ان کا کیسۂ ادب بھی اس نقد سے بالکل خالی ہو +

تمثیل و اہل ایران } اہل ایران جو اسلام قبول کرنے کے بعد خوشہ چین تہذیب عرب تھے اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اور انہوں نے بھی اپنے استادوں (اہل عرب) کا اقتدا کیا +

یہ بتانا مشکل ہے کہ اسلام سے پہلے ایران میں اس کا رواج تھا یا نہیں اور اگر تھا تو کس حد تک کیونکہ مسلمانوں سے پہلے کا فارسی علم ادب قریبًا معدوم ہے۔ اور جو کچھ موجود ہے وہ اس بارے میں بالکل ساکت ہے +

تاہم یہ فن حالت ،،طفولیت،، میں اب بھی وہاں موجود ہے اور اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :-

(۱) تمثیل انفرادی - (۲) تمثیل مجلسی +

تمثیل انفرادی } اس میں صرف ایک ہی شخص کسی خاص واقعہ یا حکایت کو (خواہ نثر میں ہو۔ یا نظم میں) اس طریق پر نقل کرکے بیان کرتا ہے گویا اصلی افراد قصہ کی روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے اور وہ خود آپ بیتی بیان کر رہا ہے +

مولانا آزاد مرحوم ایک ایسے ،،ممثل،، کا نقشہ ان الفاظ

[1] لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (مشکوۃ المصابیح۔ باب الترجل صفحہ ۲۷۲)

میں کھینچتے ہیں[51] :-

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خوانوں میں ایک شخص نظر آئے گا کہ سرو قد کھڑا داستان کہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر مطلب کو نہایت فصاحت کے ساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکے یا غصہ کے موقعہ پر شیر کی طرح بپھر کھڑا ہوتا ہے۔ خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں غرضیکہ غیظ و غضب عیش و طرب یا غم و الم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت میں بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہئے کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھیٹر میں ایک سنگت کرسکتی ہے" ۔

ایسے مثلوں کو "قصہ خوان" کہتے ہیں

سرجان ملکم صاحب اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں[52] :-

"از اسباب داد و متاع سلطنت ایران یکے قصہ خوان است کہ آں را نقال شاہ گویند۔ و صاحب ایں منصب شخصے باخبر از تواریخ و مستحضر از اخبار و اشعار نوادر و نکات و دقیقہ یاب و نکتہ سنج باید۔ ایرانیاں اسباب تماشا بسیار دارند لیکن بہ نوعے

[51] سخندان پارس صفحہ ۱۵۸ ۔

[52] ترجمہ مرزا حیرت جلد دوم صفحہ ۱۵-۱۶ ۔

کہ تقلید در فرنگستان رسم است ندارند۔ مگر قصہ خوانان ایشاں کہ بہ شخص واحد در حین تقریرِ حکایاتِ مجلس[1] بالتمام ہستند از تبدیل حرکات و تغیرِ آواز بہ مقتضائے حالت اشخاص مختلفہ در حالات عدیدہ مثل غضب و حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی امارت و چاکری فرانبری و فرمانروائی در ہر شخص واحد دیدہ مے شود“ +

یہ قصہ خوان خاص طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ ان کا پیشہ یہی ہوتا ہے۔ بیاہ شادی ختنہ اور دیگر تقریبات مسرت میں ان کا وجود لازمی شمار ہوتا ہے +

یہ قصے عموماً نثر و نظم دونوں میں ہوتے ہیں۔ نثر کا حصہ تحت اللفظ میں تمثیلی طرز میں ادا کیا جاتا ہے اور نظم کو مزامیر کے ساتھ گاکر سناتے ہیں۔ زبان اکثر سوقی ہوتی ہے انہیں ہمارے ہاں کے ڈھوبڑیاں، یا واریں[2] گانے والے مراثیوں یا جھیوروں کا بدل سمجھ لو +

بعض قصہ خواں کسی خاص قصے کے ادا کرنے میں ماہر ہوتے ہیں مثلاً شاہنامہ خواں، یا کوراوغلی[3] خواں +

”روضہ خواں“ جیسے ہندوستان میں مرثیہ خواں یا سوز خواں

---

[1] کیپیٹل +

[2] مثلاً ”نادرشاہ دی پوڑھی“ ”چھٹیاں دی وار“ ”دُلے بھٹی دی وار“ اور ”جیمل فتا دی وار“ وغیرہ +

[3] کوراوغلی ایک ڈاکو کا نام تھا۔ جس کے کارنامے قصہ خواں لوگوں کو سناتے پھرتے ہیں +

کہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک مذہبی کڑی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایام محرم میں واقعات شہادت امام مظلومؑ کو اسی تمثیلی رنگ میں پڑھکر سامعین کو مصروفِ نوحہ و بکاء رکھے +

تمثیل مجلسی} اس میں ایک سنگت یا جماعت افراد قصہ کی نقل اتار کر قصے کو سامعین کے سامنے بیان کرتی ہے۔ اسے "تماشاچی" یا عاشق یا لوطی[۱] کہتے ہیں۔ اس سنگت میں بہت سے نقال ہوتے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مزامیر کے ساتھ گاتے بھی ہیں مداری بازیگر میموں باز۔ خرس باز بھی جزو "مجلس" ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے اور اپنے جانوروں کے کرتب دکھاتے ہیں +

تعزیہ} ملک ایران میں ایام ماہ محرم میں جو امام مظلوم و دیگر اہل بیت کی شہادت کے واقعہ ہائلہ کی یادتازہ کرنے اور واقعہ کربلا کو زیادہ موثر طور پر بیان کرنے کے لئے "مجالس تعزیہ" یا بالفاظ دیگر "تماشائے تعزیہ" کا عام رواج ہے یہ بھی مذہبی "تمثیل مصایب[۲]" کا قائم مقام ہے۔ لیکن اس میں کوئی مصطبۂ[۳] تمثیل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پردے اور منظر ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک وسیع میدان کے وسط میں تیس چالیس گز مربع چھ فیٹ بلند چبوترہ (جسے "سکو" کہتے ہیں) بنایا جاتا ہے۔ اس کے گرداگرد دس فٹ چوڑا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مقلدین جو اس میں

۱؎ ایران کے جدید محاورے میں رند۔ بے باک۔ اوباش۔ بازاری اور گندے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے + ۲؎ ٹریجڈی ۳؎ سٹیج ۴؎ سین +

حصہ لینے والے ہوتے ہیں۔ اپنی نقل و حرکت بخوبی کر سکیں ۔
راستے کے چاروں طرف عورتوں اور مردوں کی نشست کے لئے (جو تعزیہ کی رات کو جوق در جوق آجاتے ہیں) علیحدہ علیحدہ مضبوط رسوں کے حلقے بنائے جاتے ہیں اور ان میں جانے کے لئے راستے بھی الگ الگ ہوتے ہیں ۔

جب سب لوگ آچکتے ہیں تو ایک توپ داغی جاتی ہے۔ جس سے تماشہ کے آغاز کا اعلان ہو جاتا ہے اس میں سب سے اول سقوں کی ٹولی آتی ہے۔ یہ لوگ پانی سے بھری مشکیں اٹھائے اپنے کرتب دکھاتے ہوئے و بیاد لب تشنہ کربلا کے نعرے لگاتے ہیں۔ یہ نظارہ امام شہید کی تشنگی کے دلخراش واقعہ کی اس طرح یاد دلاتا ہے کہ اس سے حاضرین کے نوحہ و بکا۔ جوش و خروش کی انتہا نہیں رہتی۔ ہائے حسین وائے حسین کے نعروں اور سینہ کوبی کی آواز سے آسمان گونج اٹھتا ہے۔ پھر تعزیئے کے افراد (جن میں رسالت مآب۔ دیگر انبیائے عظام۔ ملائکہ۔ اہل بیت نبوی۔ معاویہ۔ یزید۔ شمر وغیرہ کے ممثل ہوتے ہیں) داخل ہوتے ہیں۔ پیغمبروں۔ فرشتوں اور مستورات کے ممثل ہمیشہ نقاب پوش ہوتے ہیں۔ شمر و یزید کے سوانگ حاضرین کی لعنت و نفرت کے مرکز ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر عملی نفرت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے جس سے اکثر اُن ممثلوں کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اسلئے اس کام کے واسطے قید خانے کے مجرم انتخاب کئے جاتے ہیں ۔ سب ممثل مناسب حال لباس و اسلحہ میں اکٹھے ایک

ہی جگہ سکو پر بیٹھے یا کھڑے ہوتے ہیں۔ اثنائے تماشا میں اگر لباس تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مدیر[۵۱] مصطبہ جسے استاد کہتے ہیں اس کام میں مدد دیتا ہے +

ہر ایک ممثل کے پاس اس کا "حصہ[۵۲] نظم" میں لکھا ہوا موجود ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھول جاتا ہے سامعین کے سامنے ہی جھٹ اس کاغذ کو دیکھکر حافظہ کو تازہ کر لیتا ہے بعض اوقات استاد بھی جس کے ہاتھ میں سارا نسخہ موجود ہوتا ہے اسے "لقمہ[۵۳]" دے دیتا ہے +

اس اہتمام سے ماہ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں واقعۂ کربلا کی تمثیل دکھائی جاتی ہے +

چونکہ اس تمثیل کا محرک جذبۂ مذہبی ہے اور بطور فن کے اس کو نہیں سیکھا جاتا۔ اس لئے اس کے مقلد اکثر نکات فن میں بالکل کچے ہوتے ہیں +

لڑکوں اور مستورات کے سوانگ اکثر بے ریش اور معصوم بچے بھرتے ہیں۔ جو عموماً امرا و متمول لوگوں کی اولاد ہوتے ہیں۔ اور تبرکاً اس تماشہ میں حصہ لیتے ہیں +

تمثیل کنونی (حالیہ) } ممالک اسلامیہ میں فن تمثیل صرف مذکورہ بالا حالتوں میں پایا جاتا تھا۔ کسی نے اس کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ لیکن قفقاز اور ملحقہ علاقوں کے سلطنت روس میں شامل

۵۱ سٹیج مینجر + ۵۲ پارٹ + ۵۳ پرامٹ کرنا +

ہوتے ہی شہر تفلس میں جو ان علاقوں کا شہر حاکم نشین ہے۔ روسی عامل ایم دارنسوف نے ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ئہ) میں منجملہ دیگر اصلاحات کے اہل شہر کی تفریح طبع کے لئے ایک "تماشا خانہ" بھی قائم کیا جہاں روسی و دیگر فرنگستانی زبانوں کی تمثیلیں تربیت یافتہ مقلدوں کے ذریعہ نقل ہونی شروع ہوئیں۔ شہنشاہ ایران ناصرالدین شاہ قاچار نے اپنے سفرنامہ میں اس تماشا خانے کا حال ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"بنائے مختصر است سفید کاری۔ یک چہل چراغ بزرگ[۵۲] داشت که با گاز[۵۳] روشن بود۔ تماشاخانہ از صاحب منصبان روس وغیرہ پُر بود۔ بہمہ جہت دولیست نفر آدم مے گیرد۔ موزیک[۵۴] خوب زدند۔ بعد پردہ بالا رفت۔ چند اکت دادند۔ بزبان روسی حرف مے زدند۔ خوب خواندند۔ بازی و رقص و حکایات خوب نشان دادند۔ بسیار بامزہ و باخندہ بود۔ زنہا و جوانان روسی خوب و خوشگل بودند۔ یک رقاصۂ فرانسہ ہم بود بسیار خوش گل و خوب مے رقصید۔ دو سال است۔ اینجا آمدہ" +

مختصر یہ کہ فرنگستان کے بھڑکدار اور مہذب نظاروں نے قفقازیوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان تماشوں کی دلچسپی اور دلآویزی کا یہاں تک اثر پڑا کہ اُنہیں اپنے ملکی ذرائع تفریح بھونڈے معلوم ہونے لگے +

[۵۱] روسے [۵۲] ایک دھات ہوتی ہے [۵۳] گیس + [۵۴] بینڈ ۱۰+

مردخسیس وغیرہ کا اصلی مصنف اور اسکی تصنیف کی وجہ

چنانچہ مذکورہ بالا تمثیلات کا اثر سب سے زیادہ مرزا
فتح علی اخوانزادہ کے دل پر ہوا + یہ شخص تاتاری النسل تھا
اور اس کے آبا و اجداد کا وطن قراجہ داغ تھا۔ اسکا والد دربند
میں پیشۂ معلمی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اخوانزادہ (اخوندزادہ)
کے لقب سے ملقب ہے + روسی رعایا ہونے کی حیثیت سے
وہ روسی فوج میں داخل ہوگیا تھا + اس نے علوم مروجہ میں
بہت اعلےٰ تعلیم پائی تھی۔ اور فرنگستانی رسوم و آداب کا بہت
شیدا تھا۔ اپنی قوم اور اُس کی کمزوریوں کا نبض شناس تھا +
اس نے روسی تماشاخانۂ تفلس کی کامیابی اور فوائد سے
متاثر ہوکر آذری ترکی میں (جو فارسی اور ترکی کی معجون مرکب
ہے) ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اس تماشاخانے
میں نقل کئے جانے کی امید پر لکھیں۔ جن کے نام بقید سنہ
تالیف درج ذیل ہیں:۔

(۱) ملّا ابراہیم خلیل کیمیاگر۔ ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء)
(۲) موشیوژوردان۔ ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء)
(۳) خرس قولدورباسان۔ ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۱ء)
(۴) وزیر خاں سراب۔ ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۱ء)
(۵) مردخسیس۔ ۱۲۶۹ھ (۱۸۵۲ء)

(٦) وکلائے مرافعہ۔ ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ (۱۸۵۹ء) میں یکجائی طور پر تفلس میں بنام "تمثیلات قاپودان مرزا فتح علی اخونزادہ" چھپوا کر شائع کیا۔ اور اپنے افسر جنرل بریاٹنسکی کے نام پر معنون کیا +

ہم یہاں پر مصنف کی تمہید کا فارسی ترجمہ تمام و کمال نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے کن فوائد کو مدِ نظر رکھ کر ان کے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا تھا۔ وھی ھذا:-

در طبیعت انسان دو خاصیت عمدہ نہادہ شدہ یکے غم و دیگرے فرح۔ گریہ علامت غم۔ خندہ نمونۂ فرح است۔ گاہے دوقوع مصائب و صدور مفرحات وگاہے تقریر و تحریر آنہا ایں دو حالت را در مزاج انسان ظاہر مے کند + در صورت تقریر و تحریر عمدہ مؤثر برائے غم و فرح و گریہ و خندہ و صنع حکایت است۔ اکثر اوقات از مصائبے کہ بوضع نامرغوب مذکور شدہ است۔ آدم متاثر نمے شود۔ لیکن ہماں مصیبت را بوضع پسندیدہ علیحدہ کہ نقل نمایند کما ینبغی تاثیر مے بخشد۔ چنانکہ در مجالس روضہ خوانان ناقص و کامل ایں ہر دو کیفیت مکرر مشاہدہ شدہ۔ اگر نقل مصیبت[۵۱] یا ہجتے[۵۲] کہ از طبائع و اخلاق بشریت مذاکرہ مے شود۔ کماہی و فے الواقع مذکور شدہ بطبیعت مستمع مقبول و موثر بیفتد۔ واضع و

---

۵۱ ٹریجڈی + ۵۲ کومیڈی +

مصنف ہماں نقل را حکیم روشن روان و عارف طبائع انسانی مے گوئند و ناقل کامل آں سخن گوئے کامل۔ فائدہ نقل مصیبت وبہجت بیان کردن اخلاق وخواص بنی نوع بشر است کہ مستمع بخوبیہائے آں خوشحال وعامل و از بدہائے آں متاذی و غافل گردد وہم نفس امارہ از اشتغال ایں قسم حکایت متلذذ شدہ بجلب سرور معاصی و مناہی میل نکنند +

در ممالک فرنگستان ارباب عقول سلیمہ بفواید ایں عمل برخورد شدہ از عصرہائے قدیم در شہرہائے عظیم عمارات عالیہ باسم تیاٹر[اله] برپا کردہ۔ گاہ کیفیت مصیبت و گاہے کیفیت بہجت را بواسطۂ تشبیہات اظہار مے نمائند +

درمیان ملت اسلام تا ایں زماں ہمیں نقل مصیبت[۵۲] متداول بودہ ایں ہم بواسطۂ تشبیہ و تقریر درکمال نقصان وقصور + یعنی اولاً وضع انشائے مصائب موافق واقع و مطابق طبع انسانی بعمل نیامدہ + ثانیاً ناقلان آں از روے بصیرت تربیت نہ شدہ ہرکس خود سر بایں امر اقدام کردہ از لوازمات جاہل و از شرائط آں غافل است + ثالث برائے اجرائے ایں امر عظیم درمیان ملت اسلام ہرگز تدارکاتے مہیا نیست۔ بنا بریں کیفیت تشبیہات کہ یکے از الذ نعم دنیا است در غایت رکاکت ظہور مے کند

[اله] تھیٹر +
[۵۲] تعزیہ +

مثلاً یک چیزے جزئی ہم کہ شبیہ[1] در حالت تکلم قاری بہ نظر نیاید چارہ جو نہ شدہ اند - شبیہ باید کہ از حفظ موافق اصطلاح مکالمہ بکند - مے بینی یک ورق کاغذ دست گرفتہ با عبارات غلیظہ درسیہ مے خواند - با این حالت تقریر شبیہ چگونہ بطبیعت انسان مؤثر خواہد افتاد + اما نقل بہجت بواسطہ تشبیہات ہرگز رسم نیست - درین خصوص تا حال تصنیفے نوشتہ نشدہ است - باوجود اینکہ نقل بہجت متضمن مواعظ عجیبہ و نصائح غریبہ است - کہ اگر بوضع بہجت فزا و طرب انگیز بیان نشود ہرگز طبیعت خاص و عام باستماع آنہا راغب نخواہد گشت +

مجالس نقل بہجت از قراریکہ در فرنگستان متعارف است اگر بہ کمال وقت ملاحظہ بکنی چیزے بخلاف ادب و حیا درآنجا مشاہدہ نمے شود +

اس سے کچھ عرصہ پہلے جلال الدین مرزا پسر فتح علی شاہ قاچار نے نامۂ خسرواں ایک کتاب ایران کی تاریخ میں لکھی - اور اُس کی متعدد جلدیں اپنے احباب کو بھیجیں - ایک جلد مرزا فتح علی کو بھی (جس سے صرف علمی مناسبت کی وجہ سے ہی تعارف تھا) - تفلس میں بھیجی - مرزا نے اسکے عوض میں اپنی تمثیلات کی ایک جلد شاہزادے کو ارسال کی - اور سرورق پر یہ بھی لکھدیا کہ اگر ان کا ترجمہ فارسی میں بھی ہو جائے تو خالی از دلچسپی و فائدہ نہ ہوگا - مگر کسی وجہ سے یہ کتاب بہت عرصے تک زینت طاق فراموشی رہی +

[1] ایکٹر +

مرزا جعفر مترجم تمثیلات

جلال مرزا جیسا خود صاحب علم تھا ویسا ہی قدردان اہل علم و کمال تھا۔ بہت سے اہل قلم اس کے سلک ملازمت میں منسلک تھے۔ ان میں قراجہ داغ کا رہنے والا مرزا جعفر بھی تھا۔ جس کا تخلص تحقیق تھا +

تاریخ اور تذکرے اس باکمال کے مفصل حالات زندگی سے بالکل خالی ہیں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات[۱] سے جو مسٹر سڈنے چرچل نے شائع کئے ہیں۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراجہ داغ میں ہوئی تھی۔ وہ "قاپو دان" فتح علی سے اس سے دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی بیوی مر چکی تھی۔ اور مرحومہ کی یادگار ایک اکلوتی بیٹی تھی جسے وہ بہت پیار کیا کرتا تھا۔ وہ ایران کے مروجہ طریقۂ تعلیم کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب جو اس ملک کے مدارس میں جاری تھے اس قابل نہ تھے۔ کہ طلبا میں صحیح قابلیت پیدا کر سکیں۔ اور اس فکر میں رہتا تھا۔ کہ کس طرح اس طریقۂ تعلیم کی اصلاح ہو؟ اتفاقاً اسی فکر میں ایک دن اسے اپنے مربی شاہزادۂ جلال مرزا کے

سلہ جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء

کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو مصنف نے بھیجی تھی ہاتھ آگئی۔ اُس نے اس کو بڑے شوق سے پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو۔ مصنف کی خواہش (در بارہ ترجمہ فارسی) کو پورا کیا جاوے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملّا ابراہیم خلیل کیمیا گر کا ترجمہ ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۲ء) میں کر کے شاہزادے کے سامنے پیش کیا۔ شاہزادہ اُس کی خوبیاں دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ اور مترجم کا حوصلہ بڑھایا۔ اور باقی حصوں کے ترجمے میں جلدی کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ ۲۔ جمادی الثانی ۱۲۸۹ء کو موشیو ژوردان کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہونے بھی نہ پائی تھیں کہ جلال مرزا کا انتقال ہوگیا اور مرزا جعفر کی ملازمت بھی جاتی رہی۔ بیکاری میں اس کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہا۔ کبھی کبھار کوئی ملازمت مل جاتی تھی۔ لیکن مستقل ذریعہ روزگار کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری اور ترجمے کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ خرس قولدور باسان و قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۹۰ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر لنکران۔ مرد خسیس اور وکلائے مرافعہ ۱۲۹۱ھ میں شائع کئے۔

خرس قولدور باسان کو شائع کرتے وقت ایک مختصر تمہید بھی لکھی ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ مترجم نے کن حالات میں اس ترجمے کو شائع کیا تھا

لـه دیکھو فارسی کی تیسری کتاب مؤلفہ راقم الحروف۔

وہ لکھتا ہے :-

چندے قبل دو تمثیل ازیں تمثیلات کتاب تماشا خانہ محض تصحیح و امتحان بچاپ رسانیدہ تقدیم حضور اعاظم و معارف نمود۔ چوں در نظر خاص و عام مقبول و فوائدش نسبت بعموم مردم مشہور و محقق گردید۔ لازم آمد کہ ؎

اذا قلت فی شئ نعم فاتمہ
فان نعم دین علی الحر واجب[1]

باقی تمثیلات ایں کتاب نیز بعون اللہ بچاپ برسد۔ ولے از انجا کہ خواہ بصیغہ انعام و خواہ باعطاء قیمت از ہیچ جا اعانتے بعمل نیامد۔ برائے متصدی موجب کسالت و سبب تاخیر ایں تمثیل سیُم آمد۔ تا ایں روزہا بمفاد "الامور مرہون باوقاتہا" ایں تمثیل بہر نحوے کہ بود بہ چاپ رسید۔ امید از قدر دانئے خداوندان مرتبت آن ست کہ ایں نسخہا کہ از عدم شہرت و تازگی تقدیم حضور ایشاں مے شود ہر کہ را میل قبول نبودہ باشد "الیاس احدی الراحتین" نسخہ را برافع رد نمودہ متصدی را منتظر نگذارند و اگر چنانکہ بصرافت طبع ملاحظۂ آں رغبت فرمودند برائے یک ہیچ

---

[1] ترجمہ۔ جب تونے کسی کام کی ہاں کرلی تو اُس کو پورا کر۔ کیونکہ ہاں ایک قرض ہے جس کا ادا کرنا شریف پر واجب ہو جاتا ہے۔

نسخہ کہ دو ہزار قیمت و پنجہزار انعام قرار دادہ شدہ مضائقہ نفرمودہ حین قبول نسخہ یکے ازین دو التفات را دربارۂ حامل بہ فرمائند کہ متصدی را امیدواری حاصل شدہ از توجہ تربیت ایشان ہمہ کتاب بہ چاپ برسد۔ واز فوائد مندرجہ خاص و عام بہرہ مند شوند۔ هوالمستعان والیہ التکلان"۔

پھر ۱۲۹۱ھ میں چھیوں تمثیلوں اور قصہ یوسف شاہ سراج ... طہران سے شائع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف ... کے پاس تفلس میں بھیجا۔ جس نے انہیں بے انتہا پسند کیا ... اپنے خطوط میں مترجم کی مساعی کی بہت تعریف کی۔

۱۸۸۶ء میں ... پرسے مینارکے لئے فرانسیسی قونصل متعینہ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک ... لکھکر بھیجا تھا۔ جس کا انگریزی ترجمہ جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اس سے مصنف و مترجم کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم اس کے اس حصے کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں:-

"مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلس میں سے گذر رہا تھا کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہوگئی۔ اور دونو میں اتحاد پیدا ہوگیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند ایرانی آزاد منش لوگوں سے ہوگئی۔ جن کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ وہ حج کے ارادے سے دست بردار ہوکر وہیں مقیم ہوگیا۔ اور سلطنت روس کی ملازمت بھی کرلی۔ اس عرصے میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی

تمثیلات کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور تفلس میں ہی ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔ دس ہزار تومان (قریباً ساٹھ ہزار روپیہ) ترکہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلس جاکر واگذار کرالیا +

لیکن خود مرزا جعفر کو ان سب باتوں سے انکار ہے[۵] +

اسکے اپنے بیان کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱)- مرزا جعفر کے پاس کبھی اتنا روپیہ نہیں ہوا۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں ہے +

(۲)- مرزا جعفر کبھی تفلس میں نہیں گیا۔ اور نہ ہی مرزا فتح علی سے اس کی کبھی ملاقات ہوئی +

(۳) دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کرنے کے دوران میں جاری ہوا +

(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا۔ اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گوشہ نشین ہوگیا تھا۔ اور ناقدری ابنائے زمان کا شکوہ سنج تھا +

مقدمۂ مرزا جعفر

مرزا جعفر نے اپنی تمثیلات کے شائع کرنے پر جو مقدمہ لکھا ہے۔ وہ ہم یہاں بتمامہ نقل کرتے ہیں :-

"ہرچند تاکنوں وجودم را اثرے و اعمال بے اثرم مثمر ثمرے واز تہذیب اخلاقم خبرے نشدہ نشانہ و یادگارے نہ دارم ایں اوقات ہم کہ بایں توفیق موفق مے شوم۔ باز از برادراں امیدوار

---

[۵] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۶ء +

چنانم بتوجہ ونظر مرحمت خود شاں بہر نحوے کہ دانند ہمراہی فرمائند
کہ انشاءاللہ از پرتو تشویق ایشاں قوت ناطقہ قوت گرفتہ بیشتر
از پیشتر برائے انتشار ایں علم شریف ساعی شوم +
علم شریف تہذیب اخلاق کہ ہرگز بنوع کومڈی و بہ فن لطیف
تیاتر کہ الطف سخناں و الذ گفتگوہاست بزبان فارسی نوشتہ
نہ شدہ ۔ ہموطنانم ازیں تمتع مہجور اند ۔ انشاءاللہ بتوسطِ خامۂ
ایں گمنام دریں نامہ بزبان فارسی نگارش یافتہ یادگار بماند کہ
چوں انتشار و اشتہارش برائے اہل مملکت وسیلۂ بصیرت
و برائے خارجہ در آموختن زبان فارسی اسباب سہولت است
ایں آثار نام مرا بہتر از فرزند خلف زندہ و پایدار میدارد و برائے
طالبان تحصیل فارسی تاکنوں بایں سادگی و بے حشو و زوائدے
نمونۂ نوشتہ نہ شدہ +
اہل خارجہ و ترکان آذربایجاں وغیرہ را بہ جہت آموختن
زبان فارسی مداومت و مواظبت ایں تمثیلات از ممارست
سائر کتب فرس مفید تر و برائے رفع ہرگونہ کدرانیس بے
دردسر و جلیس بے زحمت وضرر خواہد بود +

سبب ترجمہ ومقصود از آن

مراد ازیں تالیف و ترجمہ تہذیب اخلاق درضمن مکالمۂ مضحکہ بہ
عبارت سہل ومصطلح بہ طرز تماشاخانہائے فرنگستان بطوریکہ
عمل درصورت تشبہ یعنے شناختن زشت و زیبائے خوئے

سلہ کومیڈی و تمثیل بہجت + سلہ تھیٹر +

انسان است - بتماشائے شکل و شباہت و شنیدن سخنان خوش مزہ بے اغراق و موافق طبع +

چوں حکمائے عصر متفق و معتقد شدہ اند براینکہ عیوب و قبائح را چنانکہ تمسخر از طبیعت انسان بیروں مے برد ہیچ قسم نصیحت و پندے نمیتواند برد - وہمچنانکہ استہزا ایشاں را برآں مے دارد کہ ترک اعمال قبیحہ مے نمایند - ہیچ گونہ موعظہ و پندے ایں طور موثر نمے افتد - بنا برآں اشتہار و انتشار علم تیاتر را کہ مستجمع افعال قبیحہ و مستحسنۂ بنی نوع انسان است لازم دانستہ امثال اتفاقیہ و حادثات واقعہ را کماہی بے میل و غرض تالیف کردہ دقائق مطالب تہذیب اخلاق را خواندہ بخواندن ونقل کردن و خواہ بدرس دادن و تشبیہ نمودن بردم وا نمود مے کنند - تا بہ کردارہائے خوب راغب و از کارہائے زشت بپرہیزند +

ایں بندہ کتابے بزبان ترکی دیدہ فوائد و منافع آں را مشاہدہ کردہ افسوس خوردم کہ چرا تا امروز ما اہل ایران ازیں استفاضہ محروم ماندہ ایم - محض خدمت ہموطناں و حصول اطلاع از فواید عائدۂ تیاتر و تازگی و خوش طرحئے ایں چندے بہ ترجمہ آں پرداختہ معروض نظر ارباب کمال مے نمائد - صرف نظر از فوائد عامہ کہ از قول[له] مصنف در ترجمہ عرض خواہد شد - فائدۂ خاص را نیز دریں ضمن مراعات کردہ برخلاف سلیقہ چیز نویسان قدیم از قید عبارت مغلقہ والفاظ مشکلہ رہائیہ ہ

[له] دیکھو صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴ +

بزبان عوام وسخنان روان وکلمات مانوس وعبارت معروف
این کتاب مستطاب را نوشته باتمام رسانید۔ که بے سواد و
باسواد ہردو بخواندن وشنیدن از فواید آں بہرہ مند شوند
واطفال مظلوم کہ ہمیشہ برائے یادگرفتن ترکیب کلمہ و
آموختن ہجی در ورطۂ عبارات مغلق مستغرق وگرفتار
اند۔ بخواندن این کتاب کہ بزبان خود آنہا مسطور است۔
خلاصی یافتہ سہولت عبارت و مانوسئے سخنان وسیلۂ
تشویق وترغیب آنہا گردیدہ آنچہ کہ مے خوانند و مے آموزند
معنی آں را نیز فہمیدہ بصیرت روشنائی حاصل کنند +
محقق است کہ لذت فہم معانی وحصول بصیرت وسیلۂ
شوق ورغبت درس ومعرفت گشتہ از روئے میل طبیعی
وخواہش خود بدرس خواندن اقدام خواہند نمود +
ہمچنیں کسانیکہ فارس نہ بودہ ایام قبل سانہا برائے آموختن
زبان فارسی زحمت کشیدہ از روئے کتب فرس و یا
ترجمہ ہائے انجیل وتوراۃ تحصیل فارسی مے نمودند و بے
وقت حرف زدن یا چیز نوشتن (دیدہ و شنیدہ است) کہ
چہ مے گفتند وچہ مے نوشتند ایشاں مورد ملامت نیستند۔ اما
بعد از قرنے زحمت وریاضت از وصول مدعا تہیدست مے بودند+
امید دارم بخواندن ومداومت این تمثیلات از قیود آں عیوب
مستخلص وبرائے تحریر وتقریر ضروری از زحمت کثیر مستغنی شوند
بارے چندانکہ برائے اطفال مملکت فارس خواندن این کتاب

ضرورت دارد - دوچنداں برائے بزرگ و کوچک غیر ممالکت فارس مداومت ایں تمثیلات لازم و درکار است" +

لیکن افسوس ہے کہ اہل ملک و ملّت نے مترجم کی عملی قدر دانی نہ کی اور اسے عمر بھر اس بات کا افسوس رہا کہ نہ تو اس کی ترجمہ کردہ تمثیلات کی اہل ملک نے تماشا خانہ میں نقل کی اور نہ ہی انہیں بطور نصاب تعلیم مدارس میں داخل کیا + اس ناقدری کی وجہ یہ ہے کہ مکتبوں کے معلم تعلیم کے پرانے طریقوں اور نصاب مروجہ کو آسانی سے چھوڑنے والے نہ تھے علاوہ ازیں ان تمثیلوں کی تکلمی اور سوقی زبان ان کے خیال میں متانت کی منافی تھی اس لئے تعلیمی نصاب میں ان کو داخل کرنے کی بہت مخالفت کی گئی +

تشبیہی حیثیت سے ان کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ اوّل ایران میں فن تشبیہ ابھی ابتدائی حالت میں تھا - اور تمام نظاروں کو تماشائیوں کے سامنے پیش کرنے میں بہت دقّت تھی - دوسرے چونکہ ان میں ملّاؤں رمالوں فالگیروں نجومیوں اور حکام عدالت کے خاکے مضحکہ آمیز رنگ میں اڑائے گئے ہیں اور ممالک ایشیا اور خصوصاً ایران میں عامۃ الناس پر ان کا اثر اور نفوذ بہت زیادہ ہے - اس لئے ان لوگوں کی علانیہ تضحیک آسان بات نہ تھی تاہم اتنا معلوم ہے کہ بعض اصل آذری اور فارسی ترجموں کی نقلیں، مختلف اوقات میں تماشا خانوں میں دکھائی گئی ہیں +

ہاں ممالک غیر کے فارسی آموزوں نے ان کتابوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا - اور ایران کی تکلمی زبان کے سیکھنے میں ان سے معتدبہ

فائدہ اُٹھایا اور اٹھا رہے ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے اور حاشیئے شائع ہو چکے ہیں اور اکثر تعلیمی مجلسیں ان کو فارسی زبان کے نصاب میں داخل کر رہی ہیں۔ ایران کے آئندہ تعلقات بین الاقوامی کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی مانگ اور قدر اب بہت بڑھ جائے گی +

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے ہاں اس فن کی ترویج اور ترقی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمے ہیں۔ منجملہ ان کے شکسپیئر کے ہنری چہارم کا انگریزی سے مولیر کے متعدد ڈراموں کا (جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے) فرانسیسی سے اور تیاتر ضحاک (جس میں ضحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے) کا ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔ بامذاق مستورات نے بھی ادھر توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیرہ آقائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری (نادر شاہ افشار کے عروج وزوال کے واقعات میں) ترکی سے ترجمہ کیا +

کچھ مدت ہوئی ہندوستان میں بھی رسالہ زمانہ کانپور کے اڈیٹر نے نواب ہندی نام ایک فارسی ڈرامہ شائع کیا تھا۔ جس میں گو محاورۂ جدید ایران کو نباہنے کی بہت قابل قدر کوشش کی گئی ہے تاہم "ہندیت" کی جھلک صاف نظر آتی ہے +

سرگذشت مرد خسیس

یہ تمثیل جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۱۲۹۱ھ میں ترجمہ ہوئی تھی۔اس میں علاقہ قفقار کے تاتاری قبائل کے رواجات۔اخلاق بود و باش کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔جو ابھی تک روسی حکومت کی جکڑ بندیوں سے مانوس نہیں ہوئے۔چوری چکاری رہزنی کی روک تھام کو سدّ رزق خیال کرتے ہیں۔تجارت و زراعت کو ذلیل سمجھتے ہیں حکومت کی طرف سے عاید کردہ تجارتی پابندیوں کو برا سمجھتے ہیں ہر ایک قانون کو اپنی آزادی کے منافی جانتے ہیں۔غرضیکہ نئی حکومت میں وہ مرغ نو گرفتار کی طرح پھڑپھڑا کر جال سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بے سود۔

مصنف مرزا فتح علی روسی حکومت کا نمک خوار ہے اور قدرتاً اسی کی طرفداری کرتا ہے۔تاہم وہ اپنی قوم کی کمزوریوں اور نقصوں سے بھی واقف اور متاسف ہے۔اور جہاں لوگوں کو حکومت اور پابندیے قوانین کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے وہاں دبی زبان سے حکومت کی کمزوریوں اور خصوصاً پولیس کے ہتھکنڈوں اور چالاکیوں کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا۔

اس تمثیل کی زبان بازاری ہے جو عوام الناس طہران اور اس کے گرد و نواح میں بولتے ہیں۔کتابی زبان کی طرح اس میں عربی اور ترکی الفاظ کی جا و بیجا بھرمار نہیں ترکیبیں بالکل سادہ اور عام فہم ہیں طرز ادا میں آمد اور روانی بہت ہے عالمانہ پیچدار ترکیبوں مغلق و مشکل الفاظ اور مترادفات کا استعمال بالکل نہیں

تصنع اور تکلّف سے بالکل پاک و صاف ہے۔ محاورۂ جدید کی بعض خصوصیات (جن کی طرف فرہنگ میں جابجا اشارہ کیا گیا ہے) اور جن کا استعمال اس کتاب میں ہے درج ذیل ہے :-

(۱) اسم کی جمع بنانے کے لئے عام اس کے کہ وہ جاندار کے لئے ہو یا بیجان کیلئے عموماً علامت جمع ہوتی ہے "ان" کا استعمال آجکل بہت کم ہے +

(۲) ضمائر جمع کے بعد بھی مزید تاکید کے علامت جمع لگائی جاتی ہے +

(۳) ترکیب اضافی میں مضاف الیہ کے بعد علامت جمع کا استعمال ہوتا ہے +

(۴) ضمائر متصل کا استعمال ضمائر منفصل کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اکثر حروف کے بعد بھی لگا لیتے ہیں +

(۵) اگر کسی اسم کے بعد حرف علت ہو تو خلاف قاعدۂ قدیم ضمیر متصل لگاتے وقت اس کے ماقبل یٰ کی ضرورت نہیں +

(۶) گفتگو میں کاف بیانیہ۔ کاف صلہ۔ حروف عاطفہ۔ حروف شرط اور حروف جر کے حذف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے +

(۷) کہ تاکید کیلئے اور بجائے حرف شرط اکثر استعمال ہوتا ہے +

(۸) اسماء بھی صفتی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ علامت تفضیل بھی لگا لیتے ہیں +

(۹) صفات اور اسماء دونو کے ساتھ کَ تصغیر کا استعمال کر لیتے ہیں +

(۱۰) فعل حال اور فعل ماضی۔ فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +

(۱۱) اسم مفعول سماعی کے بعد بعض وقت لفظ ”شدہ“ علامت اسم مفعول تاکید کے لئے لگاتے ہیں +

(۱۲) ایک ہی جملہ میں واحد کے لئے ضمیر کبھی واحد ہوتی ہے اور کبھی جمع خصوصًا مخاطب کے صیغوں میں +

(۱۳) فاعل واحد کے فعل جمع اور بالعکس کا رواج عام ہے +

(۱۴) لفظ ”بندہ“ عمومًا قائم مقام ”من“ سمجھ کر فعل متکلم استعمال کرتے ہیں +

(۱۵) کلمات ذیل کے استعمال کا رواج محاورۂ جدید میں بہت ہے

توے (اندر) روے۔سر (بر) پاے (زیر) جلو (پیش) محض (برائے) دم (نزد۔در) بلکہ (شاید) خیر (نہ) وغیرہ وغیرہ +

خلاصۂ تمثیل سرگذشت مردخسیس

مجلس اوّل

حیدر بیگ چاندنی رات میں بستی کے باہر بیٹھا اپنے دوست صفر بیگ کے سامنے اپنا دکھڑا رو رہا ہے کہ روسی حکومت کی پابندیوں کی وجہ سے ان کی قوم اور ملک کے ہنروں کی سخت بیقدری ہو رہی ہے۔ نہ سواری کا کوئی شائق نظر آتا ہے اور نہ چوری و رہزنی کا مشتاق۔ حکومت کی طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ چوری نہ کرو۔ لوٹ مار نہ کرو۔ بلکہ تجارت و زراعت کے ذریعے روزی کماؤ۔ یہ پیشے اس کے

خیال میں شرافت اور جوانمردی کے منافی ہیں۔ تجارت ذلیل لوگوں کا کام ہے۔ اور کاشتکاری کو بہادری وجواں شیری سے کوئی مناسبت نہیں۔ پنجالنگ کہیں دَورے پر آیا تھا۔ حیدر بیگ کو چوری چکاری سے باز رہنے کی تاکید کر گیا تھا۔ چونکہ اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں اسلئے بہت جھلایا ہوُا ہے۔ علاوہ اس کے مصیبت یہ ہے کہ اسے صونا خانم سے عشق ہے گو اس کے ماں باپ نے دونوکی شادی منظور کر لی ہے مگر افلاس وبے زری باقاعدہ شادی کرنے میں مانع ہے۔ بنا بر آں اپنی محبوبہ سے وعدہ لے آیا ہے کہ وہ اس رات کو اسکے ساتھ فرار ہو جاویگی۔ چنانچہ اسی مطلب کے لئے وہ اسوقت باہر بیٹھا اپنے دوسرے دوست عسکر بیگ کا منتظر ہے۔ اتنے میں وہ بھی آجاتا ہے اور تینوں میں اس مضمون پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔ حیدر بیگ دل میں اس طرح بھگا لانے کے خلاف ہے کیونکہ وہ اسے قابل شرم اور ذلیل سمجھتا ہے اس لئے کچھ متردد سا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر وہ حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنی بے زری کا رونا روتا ہے۔ عسکر بیگ تجویز کرتا ہے کہ حاجی قرہ سوداگر آغچہ بدیعی سے روپیہ قرض لیکر تبریز سے فرنگستانی کپڑا (جس کی درآمد کی علاقہ میں حکومت روس کی طرف سے ممانعت ہے) خرید کر لایا جاوے اور اس کی فروخت سے نفع کمایا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ حیدر بیگ نے صونا خانم سے اسی رات کو بھگا لیجانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے انتظار کا خیال ہے اس لئے وہ اپنے دوستوں سے اجازت لیکر تنہا اس کے پاس جاتا ہے کہ اسے اپنی تجویزوں کے متعلق مطلع کرے۔

صبح کو ملنے کا وعدہ کرکے تینوں دوست علیحدہ ہو جاتے ہیں +

ادھر صونا خانم اپنے خیمے سے نکل کر حیدر بیگ کا بڑے اضطراب سے انتظار کر رہی ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے اور حیدر بیگ حسب وعدہ ابھی تک نہیں آیا اور بے چینی اور سراسیمگی کے عالم میں خود بخود باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے دل میں طرح طرح کے خیالات گذر رہے ہیں حیدر بیگ کی طبیعت اور افتاد سے خوب واقف ہے اسے خطرہ ہے کہ کہیں چوری چکاری میں پکڑا نہ گیا ہو۔ کیونکہ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا کہ اسی چوری کی وجہ سے دو سال تک مفرور رہا ہے۔ کبھی اس کی محبت کے بارے میں مشکوک ہو جاتی ہے اور تنگ آکر ترک الفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ مگر اسے یہ بھی امر محال معلوم ہوتا ہے۔ آہٹ کے لئے ہمہ تن گوش بنی ہوئی ہے۔ کشمکش بیم و رجا کی زندہ تصویر ہے اتنے میں کسی کے پاؤں کی آواز سے چونک اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر میں حیدر بیگ اور وہ باہم سرگرم گفتگوئے ناز و نیاز نظر آتے ہیں۔ صونا خانم جذبات عشق کے ہاتھوں بے قابو ہوئی جاتی ہے اور حیدر بیگ کو تاکید پر تاکید کئے جاتی ہے کہ جلدی بھاگ چلو مگر وہ محبت بھرے الفاظ میں بھگا لے جانے کی بے شرمی و بے حیائی کے نتائج اس کے سامنے بیان کر رہا ہے اور سمجھاتا ہے کہ ایک دو ہفتے صبر کرو۔ میں کہیں سے روپیہ کا انتظام کرکے باقاعدہ نکاح کرکے تمہیں لے جاؤں گا۔ اور اس کو اپنی تجویزوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہے۔ مگر صونا خانم کی بے صبری کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی جو ہر بات کو کاٹ دیتی ہے۔ اور اس بات پر تُلی ہوئی ہے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو ابھی بھگا لے چلو

آخر اُسے بادل ناخواستہ اس بات پر آمادہ کرہی لیتی ہے اور اچک کر گھوڑے پر سوار ہوتا ہی چاہتی ہے کہ سفیدۂ صبح نمودار ہو جاتا ہے اور اس کی ماں اسے خیمہ میں نہ پاکر اُسے زور سے پکارتی ہے صونا خانم اب مجبور ہو جاتی ہے اور ماں کی نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور حیدر بیگ مختصر مگر محبت آمیز الوداعی کلمات کے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے +

ماں نوجوان بیٹی کے اکیلے بے وقت باہر رہنے کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ بیٹی چالاکی وعیاری سے جواب دیتی ہے کہ میں کل شام تک غالیچہ بچھائے کام کرتی رہی واپسی پر اسے لے جانا بھول گئی تھی اور اس خیال سے کہ کہیں گوالوں اور چرواہوں کے ہاتھ نہ آ جائے سویرے ہی سے اس کی تلاش کے لئے میں آئی تھی واپسی پر جوتی کا ایک پاؤں اتر کر گم ہو گیا ہے۔ اس کی تلاش کر رہی ہوں ماں محبت آمیز تنبیہ کر کے جوتے کی تلاش میں شریک ہو جاتی ہے اور لڑکی جھوٹ موٹ اِدھر اُدھر ہاتھ مار کر جلدی ہی چلّا اُٹھتی ہے کہ اے لو مل گئی اس پر دونو ماں بیٹیاں اپنے خیمے کی طرف چلی جاتی ہیں +

مجلس دوم

آنجہ بدیع کے بازار میں حاجی قرہ (مرد خسیس) جو کپڑے کا مالدار سوداگر ہے اپنی دوکان پر بہت ملول اور غمناک بیٹھا ہے کہیں سے دھوکا کھا کر بہت سا کپڑا خرید چکا ہے جس کا علاقہ میں رواج نہیں۔ خریدار دوکان کی طرف منہ بھی نہیں کرتے۔ حاجی بہت

بددل ہوکر بیوپاری پر لعنتیں بھیج رہا ہے۔ خسارے کا خوف اسے ہلاک کیئے جا رہا ہے اتنے میں خداوردی مؤذن آکر السلام علیکم کہتا ہے۔ حاجی آواز پر چونک اٹھتا ہے "بلی کو چھچھڑوں کے خواب،، وہ سمجھتا ہے کوئی خریدار ہے۔ فوراً پوچھتا ہے آپ ناشور مانگتے ہیں؟ کتنے تھان چاہئیں۔ مگر مؤذن اس سے اس کے مرحوم باپ کا نام پوچھتا ہے کہ اس کی روح کو سورۂ جمعہ کا ثواب پہنچائے اور اس کے بدلے میں صرف ایک عباسی (ایک قلیل القیمت سکہ) کا طلب گار ہے۔ حاجی پہلے ہی جلا بھنا بیٹھا ہے۔ اس بات سے صاف منکر ہو جاتا ہے اور دوکان سے ہٹنا چاہتا ہے۔ مؤذن صاحب کو کھسیانا ہوکر واپس ہونا پڑتا ہے۔ بعد ازاں حیدر بیگ اور اس کے رفقا آجاتے ہیں۔ حاجی انہیں بھی خریدار سمجھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور خوب آؤ بھگت کرتا ہے۔ اور انہیں پھنسانے کے لئے بہت خوشامد درآمد کرتا ہے مگر جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خریدار نہیں تو فوراً نگاہ بدل جاتا ہے اور انہیں دوکان سے چلے جانے پر مجبور کرتا ہے اور ان کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ آخر حیدر بیگ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ کہ اس شخص کی قسمت میں ہی روپیہ نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلو چلیں اس کے پاس ہم کیوں آئے۔ حاجی یہ سن کر پھسل پڑتا ہے۔ اور ان کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور بڑے اصرار و الحاح سے حصول زر کے ذریعہ کی بابت دریافت کرتا ہے۔ جب یہ وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔ حاجی خود بھی ان کے ساتھ تبریز جانے اور کپڑا خرید لانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اسے صحیح سلامت واپس پہنچانے کے صلہ

میں تینوں دوستوں کو پانچ فیصدی سود پر کچھ رقم دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ بات پختہ ہو جاتی ہے۔ تینوں دوست چلے جاتے ہیں۔ اور حاجی بھی دوکان سے اُٹھ کر گھر میں جاتا ہے۔ سامان سفر درست کرتا ہے۔ ہتھیار پہن لیتا ہے۔ نقدی کے صندوق کھول کر روپیہ گن رہا ہے۔ کہ اس کی بیوی تکذبان آجاتی ہے وہ اس کی ہیئت کذائی کو دیکھکر اس کے متعلق دریافت کرتی ہے اور اسکے ارادۂ سفر سے مطلع ہو کر چراغ پا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں خوب مزے کی نوک جھونک ہوتی ہے۔ اتنے میں حیدر بیگ اور اسکے ساتھی بھی آپہنچتے ہیں۔ اِدہر اُدہر کی باتوں کے بعد حاجی کے نوکر کرم علی کا قضیہ پیش آتا ہے۔ یہ شخص حاجی کی بدسلوکی اور کنجوسی سے تنگ آیا ہوُا ہے اور نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے ایک دفعہ بغیر پروانۂ راہداری سفر کرنے کے پاداش میں سزا پاچکا ہے۔ اس لئے اس مجرمانہ سفر میں حاجی کی ہمراہی سے انکاری ہے۔ مگر حیدر بیگ وغیرہ دم دلاسا دے کر اسے ساتھ لے ہی لیتے ہیں ۔

مجلس سوم

قاچاقچی (حیدر بیگ وغیرہ) تبریز سے مال خرید کر گھوڑوں پر گٹھڑیاں لادے دریائے ارس کے اس کنارے پر جو ایران کی سرحد میں ہے۔ آرہے ہیں۔ دریا چڑھاؤ پر ہے۔ مینہ کے آثار بھی نمودار ہیں۔ آندھی زوروں کی چل رہی ہے۔ حیدر بیگ اور

اسکے ساتھی دریا سے پار اترنے کی تجویزیں کر رہے ہیں - حیدر بیگ اور دوسرے آدمی حاجی کو اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر ذرا اوپر چلے جاتے ہیں وہاں جاکر شور کرتے ہیں - پولیس اور گشت کے سپاہی شور سن کر ادھر جاتے ہیں اور ان کا رستہ صاف ہو جاتا ہے - حیدر بیگ وغیرہ جلدی ہی اس مقام پر جہاں حاجی کو چھوڑ گئے تھے واپس چلے آتے ہیں اور گھوڑوں کو دریا میں ڈال دیتے ہیں - حاجی کے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ پانی میں گر پڑتا ہے - اور پانی اُسے بہا کر لے جاتا ہے - آخر وہ ایک درخت سے چمٹ جاتا ہے اور چلّانا شروع کرتا ہے - اور اس کے ساتھی پھندا بنا کر رسہ پھینکتے ہیں - جو بدقسمتی سے اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے وہ اُسے کھینچتے ہیں اور وہ گلا گھٹنے سے بہت تکلیف اُٹھاتا ہے - آخر بڑی مشکلوں سے حاجی کی جان خلاص ہوتی ہے - اتنے میں گشت کرنے والے سپاہیوں کا ایک دستہ روند کرتا ہؤا اُن سے دوچار ہوتا ہے - سپاہی ان کو مشتبہ سمجھ کر ان کا احاطہ کر لیتے ہیں - حیدر بیگ ان کو ذرا دھمکا کر بھگا دیتا ہے - مقام خطر سے نکل کر حاجی ڈینگ مارتا اور شیخی جتانا شروع کر دیتا ہے - اسے دفعتہً یاد آتا ہے کہ دوسرے دن جمعہ بازار لگنے والا ہے - اسکے سمند حرص پر تازیانہ لگتا ہے اور باوجود ساتھیوں کے روکنے اور منع کرنے کے اپنے نوکر کرم علی کو ساتھ لیکر ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے - اور بازار کے مقام کی طرف رُخ کرتا ہے +

مجلس چہارم

حاجی اور کرم علی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہوکر درۂ خوناشیں میں سے گذر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے طوغ کے دو کسان آپس میں باتیں کرتے آتے ہیں وہ کٹائی کرکے واپس آ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں درانتیاں ہیں۔ ان کی باتیں حسب معمول فصل اور غلے کے متعلق ہیں۔ حاجی فرہ سے ان کی مٹھ بھیڑ ہوتی ہے۔ کرم علی گھبراتا ہے۔ مگر حاجی اوپرے دل سے تسلی دے کر اشارہ کرتا ہے کہ اسباب کو لیکر آگے بڑھے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ وہ نہتے ہیں تو اُن کو آواز دیکر روکتا ہے اور خوب ڈانٹ ڈپٹ کر ان سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو اور اس وقت کیا کر رہے ہو۔ کسان اس طرح اچانک روکے جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حاجی ان کو ڈانٹے ہی جاتا ہے۔ کبھی انکو چور کہتا ہے اور کبھی ڈاکو بتلاتا ہے اور ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ بیچارے بہتیرا اپنی اصلیت و بے گناہی کا اظہار کرتے ہیں مگر حاجی اپنی ہی ہانکے جاتا ہے۔

اسی حالت میں مو ورا و بمعہ خلیل یوزباشی کے وہاں آ نکلتے ہیں۔ ان کو دیکھکر کسان داد فریاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حاجی بھی چلّانا شروع کرتا ہے اور ان کو چور اور ڈاکو بتا بتا کر داد خواہ ہوتا ہے۔ مودراو فریقین کے بیان سے مشکور ہوکر ان کو گرفتار کرلیتا ہے اور عدالت میں چالان کر دیتا ہے۔ عدالت کا نام سن کر حاجی کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں رہائی کے لئے بہتیرے

ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ مگر سپاہی اس کی ایک نہیں سنتے اور کشاں
کشاں اسکو کچہری کی طرف لے ہی جاتے ہیں +

مجلس پنجم

حاجی کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو کر بخیریت شہر میں آ جاتے
ہیں۔ اور کپڑا بیچ دیتے ہیں۔ اسکے منافع کے روپیہ سے حیدر بیگ
شادی کا انصرام کر کے ضونا خانم کو اپنے خیمے میں لے آیا ہے میاں
بیوی میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بیوی گذشتہ سفر کے حالات
سن سن کر دہلی جاتی ہے اور اس قسم کے آئندہ سفر سے میاں کو
روک رہی ہے۔ لیکن حیدر بیگ بعض مجبوریوں کا اظہار کر کے
کم از کم ایک دفعہ اور جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ مگر یہ اسکے
متعلق ایک حرف بھی سننا نہیں چاہتی دوران گفتگو میں حاجی کی
بیوی تلذبان آنکلتی ہے۔ اور حیدر بیگ سے اپنے شوہر کی گم گشتگی
اور عدم واپسی کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ وہ اسکو تسلی دے کر ٹالنا
چاہتا ہے۔ اسی وقت موور او ونچالنگ سواروں کا ایک دستہ لئے
آموجود ہوتے ہیں۔ اور بستی کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ نچالنک حیدر بیگ
کو بلا کر کہتا ہے کہ دیکھو! تم نے باوجود میری فہمائش کے وہی سابقہ
کام اختیار کر لئے ہیں۔ اور اکلیس کے ارمنیوں کو لوٹا ہے مناسب
یہی ہے کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو اور اپنے ساتھیوں کا نام بھی بتا
دو۔ حیدر بیگ صاف منکر ہوتا ہے۔ نچالنگ اوہان (یہ وہی یوزباشی
ہے جس سے دریائے ارس کے کنارے مٹھ بھیڑ ہوئی تھی) کو سامنے

بلاتا ہے۔ حیدر بیگ پہچان جاتا ہے۔ مگر انجان بن کر اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتا ہے۔ جس پر حیدر بیگ اور اوہان میں کہن سن ہو جاتی ہے نچالنگ ان کو ٹوک کر اصلی معاملہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ اوہان اصل مجرم گرفتار نہ کر سکنے کی شرم کو مٹانے کے لئے چاہتا ہے کہ یہ الزام حیدر بیگ پر تھوپ دے۔ خصوصًا اس لئے کہ ایک دن قبل ہی وہ حیدر بیگ کے ہاتھوں زک اٹھا کر ذلیل ہو چکا تھا اس لئے کہتا ہے کہ صاحب! یہی ڈاکو تھا جس نے ہم پر (جب ہم اکلیس کے ارمنی لوگوں کو بچانے کے لئے پہنچے تھے) تلوار سونتی اور بندوق چھتیائی تھی۔ یہ اکیلا نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ بیس اور ڈاکو تھے ہم صرف دس تھے اور مقابلہ برابر کا نہ تھا۔ ورنہ ہم ان کو ضرور گرفتار کر لیتے۔ حیدر بیگ بھی تجربہ کار چوروں کی طرح اوہان ہی کو ذلیل اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نچالنگ حیران ہو کر کہتا ہے کہ تاتاری سب کے سب جھوٹے ہیں۔ کس کی بات کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ اسی قسم کا ایک اور مقدمہ اسوقت میرے پیش ہے۔ جس میں ایک فریق تو دو ارمنی ہیں اور دوسرا ایک مسلح تاتاری اور دونو اپنے فریق مخالف کو چور اور ڈاکو بیان کرتے ہیں۔ حیدر بیگ اصلیت کو بھانپ جاتا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ اگر وہ دونو میرے سامنے لائے جائیں تو میں شاید اصلیت ظاہر کر سکوں۔ نچالنگ حاجی اور دونو ارمینوں کو سامنے منگواتا ہے۔ حیدر بیگ کہتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی بھی چور اور ڈاکو نہیں۔ نچالنگ یہ سن کر بہت ہی جھلاتا ہے۔ اور حیدر بیگ کو سشن سپرد کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ نچالنگ

حاجی سے دریافت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سلطنت کا ایک وفادار فرد قرار دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ دیتا ہے کہ میں ہر سال ٹیکس اور محصول کی صورت میں ایک معقول رقم خزانہ شاہی میں داخل کرتا ہوں۔ نچالنگ اس نامعقولیت کا مذاق اڑا کر کہتا ہے کہ حکومت کو اس حسن خدمت کے صلہ میں تمغہ عطا کرنا چاہئے۔ جیسے حاجی سادہ لوحی سے سچ مان لیتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے اسی اثنا میں معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی سوداگروں پر ڈاکہ مارنے والے بمعہ مال مسروقہ کے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک یساول کے ذریعہ ایک قاچاقچی (کرم علی) گرفتار ہو کر پیش ہوتا ہے۔ حاجی کو اس خیال سے کہ اب راز ظاہر ہو گیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مال ضبط ہو جائے غش آجاتا ہے۔ نچالنگ کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور اس کا سبب دریافت کرتا ہے۔ آخر حیدر بیگ تمام حالات پوست کندہ بیان کر دیتا ہے۔ اور نچالنگ صوناخانم کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر اور ملزمین کے اس اقرار پر کہ وہ سب روسی فوج میں بھرتی ہو جاویں گے۔ سب کو ضمانت پر رہا کر دیتا ہے۔ اور ان کو آئندہ کے لئے قانون کی پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔ حاجی اس موقعہ پر بھی اپنی خست کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سپاہیوں نے گرفتاری کے وقت کہیں تھوڑی سی رقم اس سے اڑا لی تھی حاجی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں تباہ ہو جاؤں گا +

سیر و خصائل افراد مجالس

حیدر بیگ۔ صاحب ہمت اور باحوصلہ جوان ہے۔ چوری چکاری اور راہزنی کا شائق ہے۔ اور ان باتوں میں بہت مشاق۔ ملازمت کو عار سمجھتا ہے۔ اور تجارت حرفت اور زراعت کو خلاف بہادری و مردانگی جانتا ہے۔ یہ پیشے اس کی نظروں میں ذلیل اور ناکارہ ہیں امن و امان کی زندگی اس کی جری طبیعت کے خلاف ہے۔ وہ ہر وقت لوٹ مار کا متمنی اور لڑائی جھگڑے کا خواہشمند ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہے۔ حکام بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اس کی حرکات کے نگران ہیں۔ وہ بھی پولیس اور کاسکوں کی نقل و حرکت سے واقف ہے۔ اور ان سے بچنے کی سینکڑوں تدبیریں جانتا ہے۔ نڈر ہے۔ اور وقت پر حوصلہ نہیں ہارتا۔ اس کا دل جذبۂ عشق سے خالی نہیں۔ غریب ہے مگر غیور۔ عسرت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ اپنی منسوبہ کو اغوا کر کے لے جانے کو بھی عار و ننگ سمجھتا ہے۔ عزت نفس کا محافظ ہے۔ طبیعت میں تمسخر اور دل لگی ہے۔ اور قیافہ شناس اول درجے کا ہے +

صفر بیگ و عسکر بیگ۔ حیدر بیگ کے وفادار دوست ہیں ان میں بھی حیدر بیگ کے سے اوصاف پائے جاتے ہیں مگر کم۔ ضرورت کے وقت دوست کو ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار ہیں +

صونا خانم - سردار قبیلہ کی لڑکی ہے - خوبصورت اور نوجوان ہے - حیدر بیگ پر دل و جان سے فدا ہے - محبت میں اعتدال سے بڑھ جاتی ہے - مگر عام طور پر مآل اندیش ہے - حیدر بیگ کی حرکات راہزنی وغیرہ سے بہت خائف ہے اور اسے ارتکاب جرائم سے روکتی ہے - حیلہ ساز بھی اوّل درجہ کی ہے +

حاجی قرہ - مرد خسیس یہی ہے - بہت مالدار ہے - مگر بخل اور خست اسپر ختم ہے - مطلبی - خوشامدی - طماع - خود غرض اور سود خوار ہے - روپیہ کو ہر طرح سے جمع کرتا ہے - مگر خرچ کرنے میں بہت بخیل اور خسیس ہے - اس کے متعلقین حتی کہ بیوی بچے اس کی بدسلوکی سے بیزار اور نالاں ہیں - وقت پر صرف باتوں سے آؤ بھگت کرنے والا ہے - مگر سو گز ناپے اور گز بھر نہ پھاڑے - سادہ لوح - جھوٹا - بات بات پر قسمیں کھانے والا ڈرپوک اور بزدل ہے - مگر کمزوروں اور نہتوں پر اپنی بہادری اور شہ زوری کا سکہ بٹھانے میں فرد ہے - بیہودہ گو اور شیخی باز ہے - مگر درحقیقت ماروں کے آگے اور بھاگتوں کے پیچھے ہے +

تکذبان - حاجی کی بیوی بڑی طرار زبان اور لڑاکی عورت ہے - حاجی کے بخل اور کنجوسی سے تنگ ہے - مگر اپنی زبان درازی سے اس کا ناطقہ بند کر دیتی ہے - اس کی مفارقت بھی گوارا نہیں کر سکتی - اس کی حرکات کی نگراں

اور ہر بات پر ٹوکتی ہے۔ مگر بے سود +

حداوردی۔ ذلیل الاوقات قلاؤ ذی مؤذن ہے۔ خدا کے کلام کا بیچنے والا ہے۔ قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر رقم قلیل کے معاوضہ پر ان کا ثواب بیچتا پھرتا ہے۔ مانگنے میں بہت اصرار کرتا ہے +

کرم علی۔ حاجی کا نوکر ہے۔ یہ بھی اس کی کنجوسی کے ہاتھوں تنگ آکر میعاد ملازمت ختم ہونے پر ملازمت چھوڑنے کے لئے آمادہ ہے۔ نہائت ڈرپوک مگر مطلب کا یار ہے۔ مسخرہ بھی ہے +

اوہان۔ روسی پولیس کا ارمنی داروغہ ہے۔ بڑا ڈرپوک۔ مگر چالباز ہے۔ پولیس کے ہتھکنڈوں میں بہت ہوشیار ہے اصلی مجرموں کا سراغ نہ لگ سکنے پر جھوٹ موٹ دوسروں پر الزام لگا دیتا ہے۔ جھوٹی شہادت دینے کا عادی ہے۔ اپنی نیک چلنی کی سندات ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے اور وقت بے وقت اپنی حسن کارکردگی کے اظہار کو ضروری خیال کرتا ہے +

فقط

سرگذشت مرد خسیس

افرادِ اہلِ مجالس

حیدر بیگ
صفر بیگ
عسکر بیگ } بیگہائے آنجا +

حاجی قرہ ۔ سوداگر +

بدل ۔ پسر حاجی قرہ +

کرم علی ۔ نوکر حاجی قرہ +

خداوردی ۔ مؤذن +

اوہان ۔ یوزباشی قراولان +

پسر کرز ۔
قہرمان ۔
قراپیت ۔
وشش نفر دیگر } قراولان +

ارا کیل ۔
مکر دیچ ۔ } زارعین طوغ +

موو راو ۔ حاکم +

خلیل ۔ یوزباشی کہ ہمراہ موو راو است

پنچالنگ ۔
یساول ۔ } سائر عملہ موو راو ہستند +

صونا خانم ۔ نامزد حیدر بیگ +

طیبہ خانم ۔ مادر صونا خانم +

تکذبان ۔ زن حاجی قرہ +

مجلس اوّل

(واقع میشود درکنار اوبۂ حیدر بیگ در زیر درخت بلوط حیدربیگ وصفربیگ ہردو مکمّل ومسلّح چُست وچابک در شب مہتابے از خانہ بیروں آمدہ درکنار اوبۂ صفربیگ بسر سنگے نشستہ۔ وحیدر بیگ روبروے او بحالت غمیں حرف میزنند) +

حیدربیگ - خدایا! ایں چہ عصریست؟ ایں چہ زمانہ ایست مرد از قدر و قیمت افتادہ۔ نہ سواری بکارے خورد۔ نہ تیر اندازی طالب دارد۔ نہ جوانے راقیمتے ماندہ است۔ و نہ بہادرے را حرمتے باقیست + مثل زنہا بایست صبح تاشام و از شام تا بامداد میان آلاچیق محبوس باشی۔ آدم ازکجا دیگر زندگانی بکند۔ پول پیدا نماید۔ دولت دست بیاورد +

روزہائے گذشتہ دورہائے پیش میان ہرہفتہ یا ماہے یکدفعہ لااقل آدم کاروانے مے چاپید۔ اردوئے مے زند۔ چپاوی مے کرد + حال نہ کارواں میتواں چاپید۔ نہ اردوئے داغان تواں کرد۔ نہ جنگ قزلباشی۔ نہ دعوائے عثمان لوئی۔ اگر بخواہی نوکرہم بشوی بجنگ بروی۔ باید سرایں لزگیہائے لات و لوت بروی۔ اگر بہ ہزار زحمت یکے را از سوراخ کوہ ہا در بیاری۔ جز انبانِ کہنہ ولولۂ شکستہ چیزے دیگر بدست

نخواہد افتاد- کو دعوائے قزلباشی و عثمانی ؟ کہ ہمہ قراباغ را با طلا و نقرہ پر کنند ٭

الحال ہم خیلے خانہا ہست کہ از چپاد اصلا ندوز نان مے خورند- اولاد اصلابیگ باز دیروز در بازار آغجہ بدیع یراقہائے نقرۂ کہ پدر شان از عثمانلو اُلجہ کردہ بود- مے فروختند- باز یک ہیچو دعوائے اتفاق بیفتد- پیش از ہمہ جلودستہ وا ایستم- ہنرے نمایاں کنم- کہ رستم دستان ہم نہ کردہ باشد- کار من این است- نہ اینکہ پنجالنگ مراصدا کردہ است- مے گوید "حیدر بیگ! راحت بنشیں- دلگی مکن- راہ نزن دزدی نرو"- پیشمانم کرد- کہ گفتم "بلے پنجالنگ! ما ہم باین کارہا راغب نیستم- ولے بہ شما لازم است کہ امثال ما مردانِ نجیب را بلقمۂ نانے راہ نمائی بفرمائید- کار و شغلے بدہید- کہ نان و آشے داشتہ باشد"- گوش کن! بہ بیں! چہ جواب داد بمن- "حیدر بیگ! زراعت بکن- باغ بکار- داد و ستد برو- خرید و فروخت بکن"- گویا کہ من یا نازور ارمنی ہستم کہ ہر روز تا شب خیش برانم- یا اہل لنبرانم کرم پیلہ نگاہ بدارم- و یا لکم پیلہ وری بروم- عرض کردم "پنجالنگ! ہیچ وقت از جوان نشیہ بزرگری و بازرگانی دیدہ نشدہ پدر من قربان بیگ (خدا رحمتش کند) این کارہا نہ کردہ است- من ہم کہ پسر او ہستم ہرگز ازیں کارہا نخواہم کرد" اخمش را ریختہ روشش را گردواندہ اسبش را ہیے کرد و رفت ٭

صفربیگ - ایں حرفہا فائدہ ندارد - آدم کہ گوشت دُزدی نخورد اسپ سوار نشود - از زندگانئے خود چہ لذت مے برد؟ و در روے دنیا برائے چہ راہ مے رود؟ شب گذشت عسکربیگ نیامد نمے دانم برائے چہ دیر کردہ است؟ ہا! آنست - آمد +

(دریں حال عسکربیگ مے رسد) +

عسکربیگ - حیدربیگ! من ہم حاضرم - میروید؟ بسم اللہ راہ بیفتید - پس چرا غمگینی؟ ہیچو فکری بنظر مے آئی +

حیدربیگ - واللہ! نمیدانم کدام دہن لقّ حرف مفت زن مرا بہ نچالتنگ نشاں دادہ است - آمدہ بود میان بلوک گردش کند - امروز از کنارِ اوبۂ ما میگذشت - مرا صدا کردہ مے گوید "حیدربیگ! دزدی نرو - راہ زنی نکن" +

صفربیگ - یہ! یعنی از گشنگی بمیر!

حیدربیگ - البتہ ہیچو مے گوید - دیگر گویا کہ در ہمۂ قراباغ ہمۂ ایں دزدیہا را حیدربیگ مے کند - اگر او از دزدی دست بردارد - ولایت آسودہ خواہد شد - دزدیٔ بُزومیش ہم برائے ما دشخار شدہ است - حالا ہم مُعطّل و فکری ماندہ ام - اگر برویم دخترہ را برداریم بیاریم - مے ترسیم پدرومادرش شکایت کنند باز باید فراری بشوم +

عسکربیگ - حیدربیگ! ہمۂ قراباغ مے داند - دخترہ را پدر و مادرش بتو دادہ است - نمے فہم چہ باعث شدہ است کہ باید پنہانی برداری بیاری +

حیدربیگ - چہ باعث خواہد شد؟ پول ندارم۔ خرجش را بکشم۔ عروسی بکنم۔ بردارم بیاورم لابد شدہ ام۔ باعلتش بے پولی است۔ دیگر برائے ایں صفربیگ مصلحت ہیچ دید کہ بردارم بیارم خرج عروسی از گردنم بیفتد۔ اما ایں عمل برائے من بدتر از مرگ است کہ بگویند پسر قربان بیگ پول پیدا نکرد۔ عروسی کند۔ نامزدش را بردا شت۔ گریخت۔ گریز اند۔ چوں صفربیگ گفت از ترست اینہا را بہانہ درمے آوی (بجہت آں غیظ کردہ) بگردنم وارد آمدہ است۔ پئے شما فرستادم کہ تو ہم بمن ہمراہی بکنی ✤

صفربیگ - من چرا میگویم؟ خودت پیش من آہ وادہ کردی کہ دو سال است نے توانی عروسی بکنی۔ نامزدت را بیاری۔ گفتم میخواہی من ہم بیایم برویم برداریم بیاریم خودت بداں! ازبرائے من چہ تفاوت مے کند؟

عسکربیگ - حیدربیگ! ازیں نیّت بیفت۔ پانزدہ روز بہ من مُہلت بدہ۔ من خرج عروسئ ترا پیدا مے کنم۔ موافق قاعدہ عروسی بکن۔ نامزدت را بیار ✤

حیدربیگ - از کجا پیدا مے کنی؟

عسکربیگ - (یکایک) تا پانزدہ روز بہ تبریز مے رویم۔ برمے گردیم۔ مال فرنگ مے آوریم۔ منفعت مے کند۔ مے فروشیم۔ از منفعت او عروسیت را بکن ✤

حیدربیگ - خوب آوازہ مے خوانی۔ اما صدات مے گیرد در تبریز مال مفت ریختہ اند؟ ما برویم جمع کنیم۔ برداریم بیاریم ✤

عسکر بیگ - البته مال مفت کجا بود؟ باید پول داد خرید +

حیدر بیگ - عجب حرف مے زنی - ماشاءالله! من پول را از کجا بیاورم؟

عسکر بیگ - مگر من از خودم پول دارم؟ حرف من این است - حاجی قره آغچه بدیعی سوداگر پولدار است از و بگیریم برویم - مال بیاریم - بفروشیم - پول او را رد مے کنیم - نفعش از برائے ما مے ماند +

حیدر بیگ - مے گویند "حاجی قره خیلے مرد خسیس است بکسے پول نمے دہد +

عسکر بیگ - هر قدر خسیس است دو آں قدر هم طمع کار است - تطمیع مے کنیم با خود ماں شرکت کند - بخاطر شراکت (که همراه ما برود) بما هم پول میدهد - من درست مے کنم +

حیدر بیگ - خوب! اگر بخودت خاطر جمع داری - من راضیم - امّا باید دختره را به بینم - حالیش بکنم - قول داده ام امشب انتظار مرا مے کشد +

عسکر بیگ و صفر بیگ - بسیار خوب! بسیار خوب!! خیلے خوب شد!!!

حیدر بیگ - پس شما بروید - من خودم مے آیم - شما را پیدا مے کنم - با هم میرویم پیش حاجی قره +

عسکر بیگ و صفر بیگ - خدا حافظ شما! ما رفتیم دیگر امّا صبح زود تر بیائی + (میروند)

تبدیل مجلس

(دریں حال مجلس تبدیل یافته- از دور آلاچیقے نمایاں مے شود به مسافت ده قدم دور از آلاچیق پشتِ بُتّه ها صوناخانم بوضع قشنگ لباس سفر پوشیده چادرِ شب ابریشمی در سر کرده گاہے نشسته گاہے ایستاده از پناه بوته ها ایں سُو آں سُو نگران و چشم براه است) ٭

صوناخانم- خدایا به بیتی باز چه شد! که نیامد- شب از نیمه گذشت هنوز پیدایش نیست- سفیدۂ صبح میزند- حالا صبح میشود نمیدانم چه بکنم کے ہم واے ایستم ٭ اگر نیامد چاره ندارم- باید برگروم باز بروم آلاچیق ٭ (برخاسته ایں طرف آں طرف نگاہے مے کند- باز مے گوید) خیر- نیامد- یقین که دیگرنمے آید- بے شک نخواهد آمد بیتی باز یکدام دیوانه از خدا بے خبر دوچار شد- تابیدند- کشیدند بردند به دزدی گاؤ خر- اگر نه تا حال مے بایست بیاید- از عهده اش کہ نمے توانم برآیم- اگر ایں دفعه ہم بشناسندش باز باید از نو فراری شود- روز مرا سیاه کند- باز دو سال دیگر توے خانۂ پدرم دوستاق بمانم- بخدا! که دیگر پیٔ اش بلند نمے شوم- هرگز سر راهش نمے نشینم- میروم به یکے دیگر شوهر مے کنم- فکرش ایں است- خانۂ پدرم سر مرا سفید کند (مے نشیند زمین- بار دیگر) ایپه- چه وسوسه ها به خیالم میرسد؟ انشاء الله که نمے رود- به من قسم خورده که تا ترا نبرم- هرگز بدزدی بره هم نروم- بے شک چیز دیگرے باعث تاخیر او شده است- واه! حالا پشت بوته گوش بدهد- بشنود که من گویم-

"میروم به یکے دیگر شوہر مے کنم" باور مے کنند؟ نه البته باور نمی کنند- مے دانند که دروغ مے گویم- حوصله ام تنگ مے شود- ہرچه بدہنم مے آید- مے رانم- آه! صدائے پا مے آید + (دریں حال از پشت بوته حیدر بیگ سواره پیدا شده از اسب پیاده مے شود) +

حیدر بیگ - صونا خانم!

صونا خانم - حیدر! توئی؟

حیدر بیگ - منم +

صونا خانم - تنہائی؟ پس رفیقہات کو؟

حیدر بیگ - رفیق ندارم- تنہا آمده ام +

صونا خانم - باز این چه حرفے است میگوئی؟ پدرم برادرم ہمه توے آلاچیق خوابیده اند- ہیچ که دیر آمدۂ الآن ہم دم صبح است- بیدار مے شوند- مرا که خانه ندیدند- خواہند فہمید- بے شک فرار شده- شما را عقب کرده مرا از دست تو خواہند گرفت بعد ازاں دیگر تا قیامت نے توانی روے مرا به بینی +

حیدر بیگ - ہنوز برائے بردن شما نیامده ام- نترس +

صونا خانم - (با غیظ) چه طور "برائے بردن تو نیامده ام" چه مے گوئی؟

حیدر بیگ - بہتر ازیں مصلحت دیده ام- گوش بده +

صونا خانم - ہیچ مصلحتے نیست به بینید- زحمت کشیده اید- اسب را پیش بکش- خواہیم رفت- من دوباره نمے توانم- با آلاچیق برگرد +

حیدر بیگ۔ تامل بکن۔ حرف مے زنم۔ گوش بدہ +

صونا خانم۔ (جلوِ اسپ را گرفتہ) گوش نمے دہم۔ رکاب را بگیر۔ سوار بشوم۔ حرف را توے راہ مے گوئی +

حیدر بیگ۔ (بازُویش را گرفتہ) دختر! تعجیل مکن۔ گوش بدہ۔ بہ بیں چہ مے گویم +

صونا خانم۔ صبح روشن مے شود۔ وقت درنگ کردن نیست۔ حرفت را باز بگو +

حیدر بیگ۔ دخترم! آرام بگیر۔ بگویم۔ پول پیدا کردہ ام۔ مے خواہم موافق قاعدہ یا عادت ایلیت عروسی کنم۔ بہ مرت دیگر برائے چہ نصف شب بردارم؟ ببرم؟ کسے کہ ترا از دست من نمے گیرد +

صونا خانم۔ دروغ مے گوئی۔ پول پیدا کن! دریں دو سال ہم پیدا نمے کرد۔ من عروسی نمے خواہم۔ مے خواہم۔ بہ ہمیں طور بروم۔ تنہا من نیستم کہ با تو مے روم۔ روزے صد تا دریں ملک دست ہم گرفتہ در مے روند۔ عار کہ نیست۔ از ہیبت تا دختر یکے را طوی نمے گیرند۔ ہمہ بہ ہمیں طور ہا مے روند +

حیدر بیگ۔ جان من! عزیز من! آنہا کہ دست ہم را گرفتہ در مے روند۔ پدر و مادر شاں میل ندارند۔ اذن نمے دہند۔ دختر را چارہ از ہمہ جا بریدہ لابد مے شود۔ در مے رود۔ پدر و مادر تو کہ خود شاں ترا بمن مے دہند۔ نمے گویند بے حیا! دیگر ایں چہ حرکتے بود کہ کردی مارا رسوا نمودی؟ آن وقت چہ بگویم؟

صونا خانم - (قدرے فکر رفتہ) پول از کجا پیدا کردۂ ؟

حیدر بیگ - دِہ ! بنشیں زمیں - گوش بدہ - بگویم از کجا پیدا کردہ ام +

صونا خانم - (مے نشیند) خوب ! بگو - بہ بینم +

حیدر بیگ - مے دانی کہ مال فرنگ درینجا چہ قدر گران و با صرفہ است برائے فروشندہ +

صونا خانم - اِیْنَہ ! نمے دانم - با مال فرنگ چہ سر و کار داری ؟ تاجر کہ نیستی این حسابہا را ملاحظہ بکنی - بگو بہ بینم پول چہ قدر پیدا کردۂ +

حیدر بیگ - آخر گوش بدہ - بفہم کہ چہ مے گویم - دولت روس چیت فرنگ را قدغن کردہ است - کسے از ترس نمے تواند برود بیاورد - مگر باتفاق یک نفر آدم رشید و بہادرے جرأت بکند - یکبار دو بار بتواند بکشد - بیاورد +

صونا خانم - اے مرد ! بمن چہ ؟ روس مال فرنگ را غدغن کردہ است - بچہ کار من مے خورد ؟ خدا بکند ! کہ چیت پوشیدن را از بیخ بمردم غدغن بکنند - حرف خودت را بزن - بگو بہ بینم - پول از کہ گرفتۂ +

حیدر بیگ - دختر ! نمے گذاری کہ حرفم را تمام کنم ! اما مردمان اینجا چنان بچیت ہائے فرنگ حریص اند کہ ہر وقت ہر جائے بینند دیگر بروے حریر و پرند نگاہ نمے کنند - عسکر بیگ میگوید وہم ارزان است وہم قشنگ است درنگش ہم نمے رود - زنہا

بلے ایں چیت ہا ــــ بے اختیار اند ہیچ چیت روسی را اعتنا ندارند +

صونا خانم۔ آخر بہ من چہ؟ چیت فرنگ یا چیت روس ہر دو بہ جہنم۔ حرف خودت را بزن +

حیدر بیگ۔ مے گویند زن پنجالنگ ہم پنہانی از شوہرش ہمیشہ چیت فرنگ مے خرد۔ مے پوشد۔ حاجی عزیز دریں نزدیکی بیست تومان چیت فرنگ بہ اش فروختہ است +

صونا خانم۔ بجہنم بفروشد! بگور سیاہ بفروشد! نے دانم ایں صحبت چیست؟ از کجا بمغز ایں فرو رفتہ است۔ حیدر! دماغت ناخوش شدہ است۔ چہ چی مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ ہر چہ مے گویم۔ آخر حالیت مے شود کہ چیت فرنگ دریں جا چہ مرغوب است +

صونا خانم۔ بچہ کار من مے خورد؟ حالیم بشود چیت فرنگ خرید و فروخت خواہم کرد؟

حیدر بیگ۔ خیلے خوب! دِہ۔ گوش بدہ اگر من یک دفعہ بروم۔ چیت فرنگ بیاورم بہ بزاز ہا بدہم۔ خرج دو ہیچو عروسی را در مے آورم یا نہ؟

صونا خانم۔ از آں وقت تا حال ہق ہق ایں را مے خواستی بگوئی۔ بارک اللہ! من ہم مے گفتم راستی راستی جوان پول پیدا کردہ است۔ مال فرنگ گویا صحرا ریختہ است۔ ایں بردو۔ جمع کردہ بیاورد + پاشو! برویم۔ پاشو! بس است۔ حالا است کہ دم صبح روشن مے شود +

حیدر بیگ - پول پیدا کرده ام. دروغ نه گویم +

صونا خانم - پول پیدا کرده عروسیت را تمام کن + بمال فرنگ دیگر چرا مے دہی ؟

حیدر بیگ - آخر قرض کرده ام. صاحبش بشرط این میدہد که مال فرنگ را بیاورم. نفع آن را قسمت کنیم. نمیدہد که عروسی کنم +

صونا خانم - من این نفع ہا را نمے خواہم. عروسی کنم + پا شو! برویم. اگر مال فرنگ ہیچ مداخل دارد. صاحب پول چرا با تو قسمت می کند؟ نمے رود. خودش بیاورد. ہمۂ خیرش را خودش ببرد +

حیدر بیگ - خودش مرد تاجر و تاجیک است. تا با ہیچ منے ہمراہی نکند. چه بنیه دارد؟ بآن طرف ارس بتواند پا بگذارد. قزاقہا مویش را مے کنند +

صونا خانم - قزاقہا موے ترا نمے توانند بکنند ؟

حیدر بیگ - من دزدی رفته ام. صدتا روباه بازی بلدم. من خود را به قزاقہا نشان نمے دہم. تا مویم را بکنند +

صونا خانم - تو ہر وقت بدزدی و راہزنی ہم میخواستی بروی مے گفتی کسے مرا نمے بیند نمے شناسد. اما بانمے دیدند مے شناختند. دو سال فراری شدی. روے خانه ندیدی. حالا پیش روے مردم بیرون آمدهٔ. مے خواہی باین کارے دست بزنی. فراری بشوی. باز مرا با دیدهٔ گریان بگذاری. من راضی نیستم. نمے خواہم. عروسی بکنی. پا شو! برویم +

حیدر بیگ - گیرم که عروسی نخواستی. نان ہم نمے خواہی ؟

نباید- من یک راه مداخلے داشته باشم؟
صونا خانم- خدا کریم است. گشنه نمے خواهیم ماند +
حیدر بیگ- دیگر چه طور گشنه نخواهیم ماند؟ مے گوئی دزدی
نرو- مال فرنگ نیار- نان که از آسمان نمے بارد!
صونا خانم- صبح شد- پاشو! برویم- مرا ببر- تو سے خانه ات
بگذار- بعد از دو هفته مے خواهی برو پئے مال فرنگ +
حیدر بیگ- چونکه رخصت مے دهی این هفته را هم در خانهٔ
پدرت باش- اگر بعد برائے تو عروسی نکردم نبردم- پس کمتر از
من کسے نیست +
صونا خانم- نمے خواهم نمے خواهم- من الآن نه خواهم رفت.
پاشو! برویم +
حیدر بیگ- دورت بگردم! دردت بجانم! پائے ترا می
بوسم- قربانت مے روم- دو هفته مهلت مے گیرم- صبر کن- والله
بعد از دو هفته عروسی کرده مے برمت- خاطر جمع پئے عروسی-
این طور بردن تو از برائے من از مرگ بدتر است- پیش پدر و
مادرت مرا خجالت نگذار +
صونا خانم- دو هفته صبر کردن برائے من از عذاب جهنم
مشکل تر است- دیگر تاب نمے توانم بیاورم- پاشو! برویم +
حیدر بیگ- ترا بخدا! حرف مرا بشنو- قبول کن +
صونا خانم- (بنا مے کند گریه کردن) حیدر! هیچ معلوم
مے شود دلت از من سرد شده است +

حیدر بیگ - صونا خانم! دلم را خون مکن. حالا که دوام نمی کنی - دِه. پاشو! سوار شو - برویم +

(صونا خانم مے خواهد پا بر کاب بگذارد - در آن حال صبح سفیده زده طیبه خانم مادر صونا خانم از آلاچیق بیرون آمده صدا مے زند) +

طیبه - صونا! صونا!! صونا هو-ے!!!

صونا خانم - اے واے جانم! ننم صدا کرد - دیگر نمے توانم بروم +

(زود خود را مے چسپاند بزمین) +

حیدر بیگ - آه! آه!! دختر! پس من چه کنم؟

صونا خانم - دیگر برو - وانه ایست - ننم الآن مے آید - این سمت!

حیدر بیگ - پس کے بیایم؟

صونا خانم - دیگر هیچ وقت نیا - برو - مرا دیگر نمے توانی به بینی

حیدر بیگ - صونا! حرفت را برگردان - اگر نه این خنجر را پیش رویت مے زنم بر دلم - خودم را مے کُشم +

صونا خانم - نه - نه بخاطر خدا! برو - پئے مال فرنگ - بعد بر گرد - بیا - عروسیت را بکن - برو - ننم ترا نه بیند - خودت را چرا مے کشی - من با بخت سیاهِ خودم بودم +

حیدر بیگ - (گردنش را بغل گرفته - رویش را بوسیده) حالا می روم - دیگر - دردت بجانم! غصه نخور - خودت اذن دادی +

طیبه خانم - اے دختر صونا! کجائی؟

(حیدر بیگ زود سوار شده، ہیے، کرده دور مے شود) +

صونا خانم۔ اے ننه! اینجایم۔ مے آیم +

طیبه خانم۔ (میرود نزد او) اے دختر! این وقت درین بیابان کارت چه بود؟

صونا خانم۔ اے ننه جان! روز اینجا قالیچه انداخته نشسته بودم۔ شب خاطرم آمد۔ قالیچه اینجا مانده است۔ از رخت خواب که پا شدم۔ آمدم۔ بر دارم که اول صبح دُچار گاو گلپا ہا و گاوساله چراں ہا مے شود۔ مے برند۔ قالیچه را بر داشتم مے آمدم۔ لنگهٔ کفشم از پایم در رفت۔ تاریکست۔ نمے توانم بجویم +

(خم مے شود بجستنِ کفش) +

طیبه خانم۔ پات را نمے توانی درست زمین بگذاری؟ کدام طرف افتاد؟

صونا خانم۔ ہمیں جا افتاد۔ ہا!

(دست بزمین مے مالد۔ طیبه خانم ہم کج مے شود) +

طیبه خانم۔ اگر اینجا افتاده است پیس کوش +

صونا خانم۔ ہا! به بیں۔ این است۔ جستم +

(لنگهٔ کفش را دست گرفته نشانش مے دہد) +

طیبه خانم۔ ده! پا کن۔ برویم +

(صونا خانم کفش را پا کرده ہمراه مادرش مے رود) +

پرده مے افتد

مجلس دوم

(واقع مے شود در قریۂ آغچہ بدیع دکانے کہ قدرے قدک کرپاس شلہ وچیت ہاے وسط ریختہ شدہ وحاجی قرہ نیم ذرعے دست گرفتہ بے دماغ وملول نشستہ است) +

حاجی قرہ۔ (پیش خود تنہا) خدا خراب کند ہیچو بازار را بیزہ چنیں بدہ بستانرا۔ سگ پدرسے قدک وشِلہ فروش ایں کارکن وستش شُرب بودہ است سہ ماہ است در قلعہ جنس خریدہ ام۔ آوردہ ام ہنوز پنج توب فروش نکردہ ام۔ کسے نیست کہ بہ روے مال نگاہ کند۔ بادولت روس داد وستد بالمرّہ بریدہ شدہ جنس شل میراث گشتہ۔ طاعون آنجا ریختہ۔ کسے نزدیکش نے رود۔ باایں بازار تایکسال دیگر مال فروش نخواہد رفت۔ تمام نخواہد شد۔ خانہ خراب شدم رفت۔ ایں چہ کارے بود۔ کہ سرِمن آمد۔ پانصد منات پول نقد بدہی۔ مداخل ومنفعت پول جہنم۔ مایہ ہم دست نیاید۔ ہیچو چیزے کجا دیدہ شدہ ہ کہ نشان مے دہد؟ خانہ ات خراب شود چیت فروش! درِ ترا خدا بندد۔ شِلہ فروش! چادرہ فروش! آہ ہرگز خیر نہ بینی انشاء اللہ۔ صحیح وسالم منفعتِ مالت را نہ خوری ہیچو کہ فروختی۔ اوف! اوف!! (دست تاسّف بزانو میزند) بے مروت! صد بار قرآن خورد۔ پیغمبر یاد کرد۔ کہ بسیار مال رواج است در بازار آغچہ بدیع۔ درعض سہ روز ہمہ را مے فروشی۔ سہ روزش سہ ماہ شدہ۔ سہ ماہ ہم

سه سال خواهد شد۔ ایں مال مشکل فروش برود۔ خوب مغبونم کرد ازیں قرار درست صد منات ضرر دارم۔ ایں درد مرا بے شک خواهد گشت +

(دریں حال غفلتاً خداوردی مؤذن مے رسد) +

خداوردی۔ سلام علیک۔ حاجی آقا! اسم شریف پدرت چیست؟

حاجی قره۔ علیک السلام آقا! ناشور فرمودید؟ تو پے چند؟

خداوردی۔ خیر عرض کردم اسم شریف ابوی را بفرمائید +

حاجی قره۔ مے خواهی چه کنی؟ باسم پدر من چه کار داری عزیز من؟

خداوردی۔ من چه کار دارم؟ سورۂ جمعه خوانده ام۔ مے خواهم۔ برائے پدرت فاتحه بدهم +

حاجی قره۔ بفرما ایں عمل خیر از کجا بخیال شریف شما رسیده است؟ بسیار خوب! خیلے مرا خوشحال کردی +

خداوردی۔ از کجا بخیال من رسیده است؟ بسیار خوب! امروز صبح از در خانۂ ما نه بتے گذشتید؟ به بنده زاده نفرموده اید؟ که پدرت را بگو سورۂ جمعه به پدر من تلاوت کند۔ بیاید یک عباسی مے دهم +

حاجی قره۔ من؟ یک عباسی؟ چه طور؟ چه مے گوئی؟ دیوانه نشدۂ که؟

خداوردی۔ حاجی! هنوز دیوانه شدن من جهتے پیدا نکرده

است۔ خودت سفارش کردۂ پسرم ہم بمن گفتہ است ۔ سورۂ جمعہ را ہم خواندہ ام۔ اگر عباسی را ندہی۔ آں وقت دیوانہ خواہم شد +

حاجی قرہ۔ مردکہ ؟ سرِ خود ترا چہ شدہ بود بہ پدرِ من قرآن بخوانی ؟

خداوردی۔ من ہرگز سرِ خود نخواندہ ام۔ تو گفتہٖ من ہم خواندہ ام +

حاجی قرہ ۔ من ہیچ وقت ہیچو حرفے نزدہ ام۔ و ہرگز محال است کہ بزنم۔ از من ہیچو کارے نشدہ است۔ من ہمیشہ خودم برائے پدرم قرآن خواندہ ام۔ ولیکن ہیچ نشدہ است۔ کہ پول بدہم۔ قرآن بخوانند۔ در عمرم نکردہ ام۔ و ہرگز ہم بخیالم نیامدہ است کہ بکنم +

خداوردی۔ حاجی ! یک عباسی مگر چہ چیز است ؟ ایں قدر حرف بزنی۔ نگفتہ باشی ہم نقلے ندارد۔ یک عباسی را مرحمت بکن۔ بروم اگرچہ پسرم خصوصًا شما را مے گفت و نشان مے داد +

حاجی قرہ۔ عزیز من ! پسرت مشتبہ شدہ است۔ احتمال دارد کسے دیگر گفتہ باشد۔ برو پیدایش کن۔ عباسی را بگیر۔ من بایں کساد بازاری یک شاہی ندارم یک عباسی را از کجا بیارم بشما بدہم۔ امروز دشت ہم نکردہ ام۔ ترا بخدا ! جلو دکان را نگیر۔ مشتری مے آید۔ رد مے شود +

(خداوردی مے رود۔ بعد عسکر بیگ و صفر بیگ و حیدر بیگ مے آیند) +

عسکر بیگ۔ سلامٌ علیکم حاجی !

حاجی قره - (سرش را بلند کرده) وعلیکم السلام - حاجی قربانتان برود - بفرمائید - تو بنشینید + (بیگها داخل دوکان شده مے نشینند)

حاجی قره - خوش آمدید - دردتان بجان حاجی ! صفا آوردید - دوکان از خودتان است - پیشکش شماست - چوبوق میل دارید ؟ غلیان مے فرمائید ؟

عسکر بیگ - غلیان مے کشیم حاجی !

حاجی قره - حاضر - الآن چاق مے کنم - دردتان بجانم !

(زود غلیان را چاک مے کند) +

عسکر بیگ - حاجی ! حالت بازارتان چه طور است ؟ فروش تان خوب است ؟

حاجی قره - خدا برکت دهد ! مال که خوب شد - بازار کساد نمے شود - خودت میدانی که من مال بد وارد دوکان نمے کنم - روز بروز جنس دوکان من فروش مے رود - دیروز دوکان بسیار خالی شده بود قلعه پیغام کردم - غلام بچه شما این مال را تازه فرستاده است - تازه امروز آورده ام چیده ام + (غلیان را مے دهد - دست دراز مے کند - از قدک و شلّه مے ریزد پیش حضرات) حاجی قربان شما ! هر چه مے خواهید - رواکنید - بخانه کعبه ! به بیت الله که رفته ام ! بقرآن قسم ! بحق پیغمبر بمرگ پسرم عروسئے بدل را نه بینم ! اگر دروغ بگویم ! ۔ آنچه بدیع را بهم بزنی بهتر ازین چیت وقدک یا جوراین هیچ جا دکان هیچ کسے بهم نمے رسد - قماش اینها قماش دیگر دارد - مشتری مجال نمیدهد - ازین سر مے آرم - از آن سر مے برند - فردا اگر اینجا گذرتان بیفتد - یکے

ازینهارا در دوکان نخواهید دید۔ بخرید ببرید مبارک تان باشد۔
پول تان حلال است بمال خوب هم قسمت شده است +

عسکر بیگ۔ مے خواهیم چه کنیم۔ حاجی! زحمت بیجا کشیدهٔ۔
پارچه ها را بهم مے زنی۔ اینجا مے ریزی +

حاجی قره۔ (متعجب و اوقات تلخ) چه طور؟ مے خواهیم چه کنیم؟
مگر خرید نخواهید کرد؟ شب عید است۔ تدارک نباید به بینید؟
رخت نمے خواهید؟

عسکر بیگ۔ خیر حاجی! برائے رخت خریدن و تدارک
عیدی نیامده ایم۔ مطلب دیگر داریم +

حاجی قره۔ پول نقد نداشته باشید با روغن گاو هم معامله
مے کنم بشرطیکه خالص روغن گاو باشد +

حیدر بیگ۔ اے مرد عزیز! اگر روغن داشته باشیم۔ خودمان
مے خوریم۔ روغن گوسفند بهم نمے رسد۔ تا چه رسد بروغن گاو +
عسکر بیگ! گوشت اینجا باشد به بیں چه مے گوید +

حاجی قره۔ (اوقاتش تلخ شده) شمارا بخدا! زحمت بکشید۔ تشریف
ببرید۔ یک وقت دیگر تشریف بیاورید۔ حرف بزنیم در دکان را نگیرید
حالا وقت آمدن مشتری است۔ مے آیند رد مے شوند +

عسکر بیگ۔ حاجی! ما هم مردمانے هستیم۔ شما را مرد مے
دانستیم۔ که پیشت آمدیم۔ فروش را یک ساعت دیگر هم مے توان کرد
چه خبر است؟ ما هم کارے داشتیم که خواستیم ترا به بینیم +

حاجی قره۔ بجان شما! بخدا! مجال ندارم۔ بعد ازیں باز هم گر

راخواہیم دید۔ الآن تشریف ببرید۔ زحمت نکشید +

حیدر بیگ ۔ مرد عزیز! مے خواہی جواب ماں نکنی؟ تو چہ طور آدمی؟ ایں چہ حالتے است کہ تو داری؟

حاجی قرہ ۔ قربانت برم جواب کہ نکردم۔ خواہش کردم ۔ کہ مرد کاسبم۔ بضرر من راضی نشوید۔ اگر شما نیامدہ بودید تا حال ہفت و ہشت دہ توپ چیت و قدک فروختہ بودم +

حیدر بیگ ۔ عسکر بیگ عجب ما را پیش آدم آورد ۔ پا شویم برویم ۔ اینکہ فائدۂ ندارد +

عسکر بیگ ۔ شما را بخدا حرف نزنید ۔ بہ بینم ۔ حاجی! اگر زحمت نہ مے شود غلیان دیگر بما بدہ ۔ بکشیم ۔ برویم +

حاجی قرہ ۔ بمرگ فرزندم! دیگر تو ے کیسہ تنباکو نیست ۔ ہمہ اش ہماں بود ۔ تہِ کیسہ را تکان دادم ۔ چاق کردم ۔ تشریف ببرید ۔ خوش آمدید! زحمت کشیدید!

عسکر بیگ ۔ راست است وقتے کہ خدا از آدم گرفت ۔ بندہ نمیتواند بدہد ۔ من خودم مے دانم ۔ سہ ماہ است در آنچہ بدیع سہ توپ چیت و قدک نتوانستۂ بفروشی ۔ یک عالم ضرر داری ۔ ما آمدیم کہ در سر پانزدہ روز صد منات خیر بہ شما برسانیم ۔ چہ فائدہ؟ بختت کار نکرد ۔ خدا حافظ! (پا مے شوند راہ بیفتند)

حاجی قرہ ۔ اینجا نگاہ کنید بہ بینم چہ مے گوئید؟ چہ طور سر پانزدہ روز صد منات بخشی؟ یعنی چہ؟

عسکر بیگ ۔ ما دیگر چہ بگوئیم؟ تو کہ گوش نمے دہی آشکار ۔

جواب کرده بیرون مال مے کنی +

حاجی قره - اے مرد عزیز من باکے بشما جواب کردم؟ کے بیرون تاں نمودم؟ بنشینید پائیں - برائے خدا! فروش امروز ہم بدرک - بنشینید بہ بینیم - من ندانستم کہ شما از حرف من خواہید رنجید - اگر نہ صد تومان ضرر مے کشیدم ہرگز بہ شما نمے گفتم - بروید کسے تا حال از من حرف سخت نشنیدہ - سخنے درشت تر از برگ گل بروے کسے نزدہ ام - کلفتے بہیچ احدے نگفتہ ام +

عسکر بیگ - خوب! حالا کہ ایں طور شد چشم! باز می نشینم و بشما ہم مے گوئیم کہ مطلب ما چہ بودہ است + (ہمگی از نو مے نشینند)

حاجی قره - دہ بگوئید - بہ بینیم - حاجی قربان تاں بروم - صد منات خیر از کجا پیدا خواہد شد؟ ایں خیر را کہ میدہد؟ کہ مے رساند؟

عسکر بیگ - خیر رساں ہمیں مرد است - ہا! حیدر بیگ +
(اشارہ بطرف حیدر بیگ مے کند) +

حاجی قره - (بشتاب) از کجا مے رساند؟ اے قربان تو حیدر بیگ! غلیان چاق بکنم - دردت بجانم!

حیدر بیگ - تو کہ تنباکو نداشتی از کجا غلیان چاق خواہی کرد؟

حاجی قره - کیسہ دارد - کاش تو غلیان بکشی! (زود دست دراز مے کند - از کیسہ تنباکو مے آورد - قلیان را چاق کردہ بہ حیدر بیگ تواضع مے کند بعد رو بہ عسکر بیگ مے نماید) + دہ! بگو بہ بینیم - چہ طور مے خواہد برساند؟

عسکر بیگ - حاجی! ایں ہمہ مال کہ اینجا ریختہ یک قروش

برائے تو منفعت دارد +

حاجی قرہ - دارد یا ندارد - تو حرف خلوت را بزن +

عسکر بیگ - حاجی! بزن بہادر یئے حیدر بیگ را کہ تو بلدی ؟

حاجی قرہ - بلے! مے گویند کہ بزن بہادر است +

عسکر بیگ - ہمہ مے دانند - در ہمۂ قراباغ ہر جا کہ اسم حیدر بیگ گفتہ شود مرغ پر مے اندازد +

حاجی قرہ - در این زمانہ آدم در جیب خود زر داشتہ باشد بہتر است تا در بازویش زور - ہر کہ را زر در ترازو است زور در بازو است +

عسکر بیگ - آدم تا زور ہم نداشتہ باشد نے تواند - زر پیدا کند - حالا گوش بدہ تا بگویم - خودت مے دانی کہ مال فرنگ درینجا چہ قدر گراں و رواج است - در تبریز چیت ذرعے یک عباسی اینجا ذرعے سی صد دینار فروش میرود - چائے گرد آنکہ یک منات اینجا یک منات ونیم نہ مے گذارند زمین نیفتد - سبب این را مے دانی - برائے چیست ؟

حاجی قرہ - خیر - چہ مے دانم ؟

عسکر بیگ - سببش این است از ترس یساولان ارمنی وقراولان گمرکخانۂ قراباغ - واز دست قزاقہا مرغ نمے تواند آں طرف ارس پر زند +

حاجی قرہ - یعنی شما از مرغ ہم تیز پرید - آں طرف ارس بہ پرید +

عسکر بیگ - البتہ دستہا را بدستہا پیشی است - حید بیگ

پیش ما باشد قراول یساول بما چه مے تواند بکند +

حاجی قره - قراول و یساول را کنار بگذار - هرگاه قزاقها نباشد بخدا ! ما ہے دو دفعه تبریز مے روم بر مے گردم - قراول و یساول بمن چه خواهد کرد ؟ من از لطف خدا تنها بیست نفرش را جواب مے دهم - اما وقتے که اسم روس مے برند دلم مے ترکد - شمشیر و تفنگ اینها این قدرها مرا نمے ترساند که آمدو شد مجلس استنطاق لرزه بجان من مے اندازد - راستش ازیں قزاقها باید ترسید که شر و خطا از اینها خارج نیست و نخواهد شد +

عسکر بیگ - ایه ! ما پنجاه تا گذرگاه بلدیم - قزاقها را فریب مے دهیم - از جائے مے گذریم که گرد بو پائے ما را نه بینند تا چه رسد بخود ما +

حاجی قره - حالا ازیں آمدن پیش من غرض تان چه چیز است ؟

عسکر بیگ - غرض ما این است - از نشستن اینجا جز اینکه پشه بچشم و روت مے نشیند مداخلے نخواهی کرد - پاشو ! پول زیادے بردار - هم برائے ما هم واسۂ خودت - برویم تبریز - ماکه از خرید و فروش آنجا سر در نمے بریم - سررشته اش نداریم - برائے خودت و برائے ما خرید کن - ما هم ترا صحیح و سالم با مال و جان تا اینجا مے آریم - پانزده روز صد تومان پنجاه تومان منفعت دارد - منفعت پولے که بما دادۂ بده بما منفعت پول خودت هم بمال خودت +

حاجی قره - خوب ! پولے که بشما میدهم - نفع پول من کجا میرود ؟

عسکر بیگ - آخر عوض نفع پول ما هم در حق شما خوبی مے

کنیم۔ ترا از دزد مزد سلامت نگاہ مے داریم۔ منفعت مے رسانیم دیگر زیادتر ازیں چہ مے خواہی؟ پونزدہ روزہ از ما نفع پول خواستن برائے شما قبیح است۔ قدرش قابل نیست؟ بے وجود ماکہ تو نمے توانی تبریز بروی۔ ونمے توانی مال بیاری +

حاجی قرہ۔ چرا نمے توانم بروم۔ بخواہم امروز مے روم ہیچ کس ہم نمے تواند یک پوش از من بگیرد۔ من خودم مکرر بہ دزد و راہ زن دچار شدہ ام۔ دعوا ہا کردہ ام +

عسکر بیگ۔ آ! جانم! صد اژدہا باشی تنہا ایں راہ نمے توانی بروی۔ بیائی۔ ماکہ انکار رشادت ترا نہ کردیم +

حاجی قرہ۔ راستی۔ من پول بے منفعت دادن را عادت نہ کردہ ام۔ اگر نفع پولم را کم مے کنید گوش بحرف شما نمے دہم +

عسکر بیگ۔ نفرے صد تومان بدہی۔ تا پانزدہ روز چہ قدر منفعت مے خواہی؟

حاجی قرہ۔ صد تومان پنج تومان نفع بر مے دارم۔ زیادہ ہر چہ ماند مال شما +

عسکر بیگ۔ (رو مے کند بحیدر بیگ و صفر بیگ) چہ مے گوئید رفقاء؟ راضی مے شوید؟

حیدر بیگ و صفر بیگ۔ چہ باید کرد؟ راضی ہستیم +

عسکر بیگ۔ حاجی! دہ۔ پاشو۔ پول حاضر کن +

حاجی قرہ۔ کے مے روید؟

عسکر بیگ۔ امشب باید برویم +

حاجی قره - خیلی خوب - پول حاضر است - بروید - اسباب سفرتان را بپوشید - طرف شب بیائید خانهٔ ما - من هم تدارک اسب و اسبابِ خود را به بینم - برویم +

بیگ ها - (پاشده) خدا حافظ حاجی! (مے روند) +

حاجی قره - (پشت سرِشان) خوش آمدید - بے وقت نیائید +

بیگ ها - خاطر جمع باشں + (دور مے شوند) +

حاجی قره - (تنها) بسکه سرِ این پدر سوخته صاحب مال قلب نشستم - جانم تلف شد - تا قیامت اینها فروش نخواهد رفت - مے گویند - مال فرنگ خرید و فروش نکن - سوداگری هم مے کنی - مال روس و قزلباش بخر - بفروش - من چه خاک بسر بریزم - این مال روس و قزلباش چرا فروش نے شود ؟ خیر تا یک هیچ کارے نے شد نے توانستم ضرر اینها را در بیارم - پاشوم - بروم خانه - تدارک خودم را به بینم - هیچ خیرے کم اتفاق مے افتد - والّا من غصّه مرگ مے شدم - (دکان را قفل مے کند - مے رود) +

پرده تبدیل مے شود

(درآں اثنا وضع مجلس تبدیل یافته خانهٔ حاجی قره بنظر مے آید +

حاجی قره کلید در دست اسپ صندوق را باز کرده از کیسه تومانها را بیرون آورده سی صد تومان شمرده سوا سوا بکیسه ها مے گذارد - بعد شمرده تفنگ و طپانچه و شمشیرش را مے آورد - پیش خود جمع مے کند بیتابانه تنگه بان زن حاجی قره مے رسد +

تگذبان۔ مے خواہی چہ کنی؟ باز این اسباب ویراق را چرا پیش خود ریختۂ؟

حاجی قرہ۔ مسافرم۔ مے خواہم بروم بروبنہا +

تگذبان۔ باز کجا مے خواہی بروی؟ بگو بہ بینم +

حاجی قرہ۔ شما نباید بدانید +

تگذبان۔ چرا نباید بدانم؟ دزدی؟ کہ از من پنہان بکنی؟

حاجی قرہ۔ یک ہیچو چیزے +

تگذبان۔ اگر ہیچو چیزے است کہ ہرگز نمے توانی بروی پاشو۔ برو در دکانت و مالت را بفروش +

(اسباب را از پیشش جمع مے کند) +

حاجی قرہ۔ خدا دکان را خراب کند۔ آتش بگیرد۔ مال مگر فروش مے رود؟ تو ہم نمے گذاری۔ چارۂ سرخودم را بکنم +

تگذبان۔ مرد! بسرت چہ شدہ است؟ مگر نگذارم چارہ اش را بکنی؟ چہ مے گوئی؟

حاجی قرہ۔ دیگر مے خواہی چہ بشود؟ خانہ خراب شدم۔ درست صد منات تا حال ضرر دکان و خسارت این مال را دارم نان از گلوم پائیں نمے رود +

تگذبان۔ گلوت ہیچو بگیرد انشاء اللہ کہ آب ہم پائیں نرود اے لئیم! مثل اینکہ بچہ ہا قاب جمع کند۔ این قدر پول را جمع کردۂ۔ مے خواہی چہ کنی؟ صد سال دیگر عمر داشتہ باشی؟ ہمہ اش را بخوری۔ بپوشی عیش و نوش کنی پول تو تمام نمے شود۔ برائے

صدمنات ضرر چه؟ خودت را مے کشی دیوانۂ مگر؟

حاجی قره - بلعنت خدا گرفتار شوی - زنکه تخمتاں بآتش بیفتد! از روے زمین نیست شود! انشاء اللہ گُم شو ازینجا بے شو کولی +

تکذبان - مرد کہ دیوانہ شدۂ! من از خانۂ خودم کجا گُم شوم؟ بگو بہ بینم - کجا مے روی؟ من ہم بدانم +

حاجی قره - بجہنم! گور سیاہ! دست نئے کشی؟ چہ میخواہی از جان من؟

تکذبان - کاش تا حال رفتہ بودی - جان من ہم خلاص شدہ بود - کے آں روز را خواہم دید کہ عیشے و جشنے بکنم - چہ فائدہ؟ راہ عزرائیل بند شود کہ مثل تو نحس و نجس را روے زمین گذاردہ تازہ جواناں را بخاک سیاہ مے فرستد +

حاجی قره - از نحس و نجس ہاے روے زمین یکے خودتی - کہ طوق لعنت شدہ بگردن من فقیر افتادۂ - من در عمر خودم بکسے اذیتم نہ رسیدہ - ضررے نزدہ ام - من چرا نحس و نجس مے شوم خدا لعنتت کند - انشاء اللہ +

تکذبان - اگر ضرر نزدۂ خیر ہم نرساندۂ - نحس و نجس بجہت این کہ مالت را نہ خودت میخوری و نہ صرف عیالت میکنی - اگر نمیری ہیچ نماشد - زن و بچہ ات اقلاً نان سیری مے خورند - بمیری - انشاء اللہ +

حاجی قره - زن و بچہ زہر مار بخورند - خودت بمیر - من خلاص بشوم +

تکنزبان - خانۂ توکہ زہرمارہم بہم نے رسد- اگر باشد آں راہم مضایقہ مے کنی راضی نمے شوی- بخوریم- بمیرد کسے کہ مال خودش نمے تواند بخورد +

(در ایں اثنا بیگہا صدا مے کنند) + حاجی ! حاجی !!

حاجی قرہ - زنکہ ! برو آں طرف- مردم آیند اینجا +

(تکنزبان نود رد شدہ پشت درگوش نمے دہد- بیگہا مسلح و مکمل داخل مے شوند + سلام علیک حاجی !

حاجی قرہ - علیکم السلام! حاجی قربان تاں برود! بفرمائید بنشینید +

عسکربیگ - حاجی! حاضری یا نہ ؟

حاجی قرہ - بلے ! دورت بگردم ! حاضرم- اینہم پولہا است -سوا کردہ ام -اما دردت بجان حاجی ! سی صد تومان را خودم بر مے دارم - در تبریز پیش روے خودتاں چاے و پارچہ مے خرم مے سپارم دست تاں بیاورید +

عسکربیگ - ہیچو چرا حاجی ؟ اینجا بسپاری چہ مے شود ؟

حاجی قرہ - آں طور بہتر است - ہیچ تفاوتے ندارد +

عسکربیگ - چہ تفاوت دارد ؟ باشد - دہ - پاشو- برویم +

حاجی قرہ - قدرے صبر کنید غلام بچہ را فرستادہ ام اسپہا و نوکر مرا بیاورد +

عسکربیگ - چند تا اسپ بر مے داری - حاجی ؟

حاجی قرہ - سہ تا- قربان تو ! یکے را غلام بچہ سوار میشود

یکے راہم خودم- یکے راہم بار مے کنم- نوکرہ جلوش را مے کشد- شما چند تا بر مے دارید؟

عسکر بیگ- ما ہم نفرے دو تا اسب بر مے داریم یکے برائے سواری- یکے برائے بارگیری- ایں یراق و اسباب از تست حاجی؟

حاجی قرہ- بلے از خودم است۔

عسکر بیگ- خیلے خوب پس بپوش۔

حیدر بیگ- واللہ حاجی! اگر آدم ناشناسے ترا بہ بیند زہرہ ترک مے شود۔

صفر بیگ- بخدا کہ من بحاجی ایں گمان را نداشتم۔

حاجی قرہ- مردی در وقت کار معلوم مے شود- دردت بجانم! شما مرا ہمیں ذرع ذرع کن جا آوردہ اید داخل حساب نمے دانید- اما انشاء اللہ مے بینید کہ من آدم ترسو نیستم- تعجب دارم از بعضے سوداگرہا کہ در رہگذر مال شاں را ریختہ خالی بر مے گردند۔

صفر بیگ- حاجی! سوداگرہا مال شانرا بے جہت نمیریزند مال بگیرہا تا قولا یند- نمے دانی بچہ حیلہ کارہا پیش مے آیند- در لباس یساول و قراول خود را بمردم نشان نمے دہند کہ آدم بشناسد- گاہے اسب یا لانی یا الاغ سوار مے شوند- گاہے پیادہ بے اسباب و یراق جلو آدم مے آیند- تو ہم چہ مے دانی مے گوئی فقیر رہگذر است- چونکہ روبرو و نزدیک مے رسند ہیچ نمے فہمی-

اسباب و یراق از کجا پیدا شد- دیگر مجال دست و پا جمع کردن نمانده
لخت مے کنند هرچه داری مے گیرند +

حاجی قره- اینها همه از ترس و بے احتیاطی بسر آدم مے آید- آدم نباید هیچ کس را بگذارد نزدیک خود- در هر لباس مے خواهد- باشد یکدفعه بمن دچار شوند به بیند که چه بسر شان مے آرم- بهمه ایشان توبه مے میدهم- که هرگز سر راه هیچ رهگذرے را نگیرند +

صفر بیگ- بلے راست مے گوئی- آدم باید احتیاط را از دست ندهد- و نه ترسد +

(درین اثنا کرم علی نوکر حاجی و بدل پیسرش وارد مے شوند) +

کرم علی- آقا! اسپ ها حاضر هست- کجا مے خواهی بروی ؟

حاجی قره- تبریز +

کرم علی- دراهم مے خواهی تبریز ببری ؟

حاجی قره- بلے +

کرم علی- برائے چه مے روی آقا ؟

حاجی قره- بتو چه ؟

کرم علی- بمن چه ؟ خودت مے گوئی ترا هم مے برم- ندانم که بچه کار مے روم +

حاجی قره- مے روم خرید مال فرنگ- بار مے کنم گردهٔ یابو- تو هم جلوش را مے کشی +

کرم علی- آقا! تو کے تذکره گرفتی که تبریز بروی ؟

عسکر بیگ- تذکره لازم نیست +

کرم علی۔ ہیچ باشد من نے روم۔ یکدفعہ ازینجا بسالیان بے بلیط رفتم۔ مودراو گرفت آن قدر کو لکم زد کہ الآن ہم دردش را فراموش نہ کردہ ام +

عسکر بیگ۔ نترس۔ مودراو ہرگز رفتن مارا نخواہد فہمید +

کرم علی۔ راستش این است کہ وعدۂ من نزدیک است۔ تمام شود۔ مے خواہم بروم۔ نوکر کس دیگر بشوم۔ حاجی مواجب را بسیار کم مے دہد۔ علی الخصوص شکمم ہم اینجا سیر نمے شود۔ من کہ نمے روم +

عسکر بیگ۔ تو این سفر را بابا بیا۔ در راہ ہرچہ شکمت جا بگیرد۔ بشما نان مے دہیم۔ یکے یک توپ چیت بتو ہم مے بخشیم +

کرم علی۔ حاجی ہم مے بخشند ؟

حاجی قرہ۔ بارمرا صحیح وسالم بیاری برسانی۔ من ہم برائے خیر شما تلاش مے کنم۔ چیت ہا را کہ بیگہا بشما مے دہند۔ گران تر مے فروشم +

کرم علی۔ باشد این ہم بکنی۔ باز خوب است

حاجی قرہ۔ (بہ بیگہا)۔ بفرمائید برویم +

(ہمگی بیرون مے روند۔ بعد تکذبان بمجلس مے آید) +

تکذبان۔ (تنہا) اے وائے! دیدی۔ خداخانتان را خراب کند۔ شوہر کہ ام را تابید تند۔ بردند۔ برائے مال قدغن۔ کارے بسرش بیاید بچہ ہام یتیم خواہد ماند۔ وائے! وائے خدایا!! (مے زند بزانوش) +

پردہ مے افتد

مجلس سوم

(واقع مے شود در کنار ارس سمت قزلباش بیگہا و حاجی قرہ از تبریز مال فرنگ خریدہ برگشتہ کنار ارس پیادہ شدہ در گوشۂ گرد ہم آمدہ اند۔ رودخانہ ارس غرشاغرش جاری مے شود۔ شبے است پُرمہ برق ہم گاہ گاہے مے زند) +

حیدربیگ۔ الآن از ینجا نے شود گذشت۔ باید سہ چہار گذرگاہ پائیں تر رفت ہا و ہوئے کرد۔ قیل وقالے انداخت۔ تا قزاقہا تمام جمع بشوند آنجا۔ بعد ما برگردیم۔ از ہمیں جا بگذریم۔ برویم +

عسکربیگ۔ اے مرد! در ہیچو مہ در رطوبت ہوا قزاقہا ہمہ زیر سقف جمع شدہ۔ کنار ارس الآن جن ہم پیدا نمے شود۔ ہمیں جا کہ آمدہ ایم بگذریم۔ برویم +

حیدربیگ۔ ہرگز نمے شود من این طرف ارس خیلے دزدی آمدہ ام۔ ہمیشہ قزاقہا کنار ارس کمین گاہ دارند +

حاجی قرہ۔ حیدربیگ درست مے گوید۔ احتیاط را از دست نباید داد ہماں طور کہ او مے گوید ہیچو مے کنیم +

صفربیگ۔ حرف حاجی محکم تر است۔ مے رویم پائیں۔ ہا و ہوے مے کنیم۔ حاجی! تو پیش بارہا باش۔ تا برگردیم +

(بیگہا میروند پائیں۔ کمے مے گذرد کہ ہا و ہو بلند مے شود۔ قزاقہا از بالا دستہ بدستہ سہ نفر چہار نفر بنا مے گذارند۔ پائیں آمدن) +

یکے از قزاقہا۔ آہ! ملعونہا یقین دزدند۔ اسب آوردہ اند۔

ے خواہند بگذرانند +

دوئمے - من ہیچ ے دانم اینہا قاپاقچی باشند۔ پئے مال فرنگ رفتہ بودند۔ آمده اند +

سیمے - ہرکس کہ ے خواہد باشد پدرش را ے سوزانیم +

(دنبالۂ قزاقہا بریده ے شود۔ ہا وہو آرام ے گیرد۔ بیگ ہا نزد حاجی قره حاضر ے شوند) +

حیدر بیگ - ده! زود باشید۔ بزنید بآب کہ وقت معطلی نیست +

(ہمہ میریزند رودخانۂ ارس۔ میان آب اسپ حاجی قره سکندری میخورد۔ حاجی از پشت اسپ بروے آب افتاده آب ے بردش۔ بر ے خورد بشاخۂ درخت بیدے کہ کنار رودخانہ بلندشده بآب افتاده بود - دو دستی بشاخۂ بید چسپیده داد ے زند) +

حاجی قره - امان! اے حیدر بیگ! اے امان! عسکر بیگ! آصفر بیگ! بدادم برسید کہ خفہ شدم۔ مردم۔ امان! ہراے!

حیدر بیگ - حاجی! کجائی؟

حاجی قره - اینجا۔ بشاخۂ درخت بید چسپیده آویزانم +

حیدر بیگ - اے خانہ خراب شده! جاے گودی ہم افتادۂ کہ بیرون آوردنت ممکن نیست +

بدل - اے قربان تاں بروم! با بام ماند درآرید +

سرم علی - بگذار خفہ شود۔ بمیرد۔ ملل و دولتش بریزد - ہماند پنج روز دنیا بخور۔ عیش کن بچہ دردت ے خورد۔ یندش میشوی +

عسکر بیگ - مردکہ! جفنگ نگو۔ طناب را درآر۔ بده اینجا +

(کرم علی زود طناب را در مے آرد۔ مے دہد) +

حیدر بیگ ۔ عسکر بیگ! زود باش۔ طناب را بیار +

(عسکر بیگ طناب را مے رساند) +

حیدر بیگ ۔ حاجی! طناب را کہ مے اندازم۔ بگیر +

حاجی قرہ ۔ آے قربانت شوم! نے توانم بگیرم۔ اگر دستم را از شاخہ بر دارم۔ آب پُر زور است۔ مے بزدم۔ حلقہ بکنید۔ بیندازید۔ بیفتد بہ کمرم + (حیدر بیگ طناب را حلقہ کردہ مے اندازد۔ مے افتد بگردن حاجی قرہ۔ و مے کشد۔ حاجی دو دستی از طناب چسپیدہ خفہ کنان بکنار ارس مے رسد۔ و اُے ایستد۔ آبش مے ریزد) +

حاجی قرہ ۔ خانہ اش خراب شود کسے کہ مرا بایں روز انداخت درش بستہ شود آنکہ مرا از دکانم آوارہ نمود +

حیدر بیگ ۔ حاجی! در سفر کارہا سر آدم مے آید۔ نباید دل تنگ شد۔ وقت گفتگو نیست۔ ہمت بکنید برویم۔ یکدفعہ مے ریزند سرماں۔ رسوا ماں مے کنند تا زود است باید از کنار ارس کنارہ بکشیم۔ در نیستاں قائم بشویم۔ وقتیکہ نصف شب شد۔ مردم خواب رفتند۔ راہ بیفتیم + (ہمہ از کنار رودخانہ کنارہ رفتہ از چشم ناپدید مے شوند۔ بعد دہ نفر ارمنی مسلح از گوشۂ مے رسند) +

اوہان ۔ (یوز باشئے ارامنہ) شیرم سرکز! شیرم قراپت! شیرم قہرمان! شماسہ تا پیش من وا ایستید۔ جلو بروید۔ تفنگہا تاں را حاضر داشتہ باشید۔ ہر وقت گفتم۔ بلا تامل بیندازید۔ بزنید شما را رامن باسم مود را و نشان دادہ خواستہ ام برائے ہیچ روزے اگر

شما پیش من باشید صدتا را جواب مے دہیم - اے بچہ ہا! ہمگی پشت سر ما باشید - نترسید - انشاء اللہ ما را کہ دیدند بار شاں را ریختہ مے گریزند - اگر نہ گریختند - دست باز گردند - خدا مے داند - ہمہ شا نرا مثل جنگل ریز ریز خواہم کرد +

سرکرز - آ یوزباشی! از کدام طرف خواہند آمد ؟

اوہان - از ہمیں جلو ماں خواہند آمد - قاصد خبر شاں را آوردہ گفتہ است غیر ازیں راہ ندارند - بیایند - سرکرز! متوجہ باشید - انشاء اللہ ازیں بارہا یکے پنجاہ منات زیادہ تر بخش خواہیم برد +

سرکرز - آ! یوزباشی ہمہ بارہا شانرا خواہید گرفت ؟

اوہان - خدا میداند کہ تا خورجین شانرا ہم خواہم گرفت +

سرکرز - آ! یوزباشی بینوا نیستند - ہرچہ باشد باز قراباغی ہستند - اہل ولایت حساب مے شوند - اگر ما ملاحظہ حالت آنہا را نکنیم - پس کہ خواہد کرد ؟ باز باید چیزے بخود شاں وا بگذاریم کہ نفرین ماں نکنند +

اوہان - پسرا! چہ حرفے است مے زنی ؟ جانب داریئے مردم بما ماندہ است ؟ جانب داری کردن ملاحظہ اہل ولایت نمودن از نفرین خلق خوف کردن با نوکری نمے سازد - خدمت دیوان انجام نمے گیرد +

سرکرز - یوزباشی! پیش بروم - بہ بینیم مے آیند یا خیر +

اوہان - خوب - احتیاط خود ترا داشتہ باشی - مبادا!

بترسانی۔ برگردند۔ بگریزند +

سرگرز ۔ خیر پیش روئے شان که هرگز نے روم + (مے رود)

اوہان ۔ بچہ ہا! سرحساب باشید +

(بنا مے کند بعض آرایشے مردم ۔ بعد) +

سرگرز ۔ یوز باشی! آتش بخانہ ات بیفتد! این است ۔ مے آیند۔ اما جوان بلند بالائے مسلح ومکمل جلوشان افتادہ مے آید۔ چسان مہیب است که خون از چشمش مے چکد +

اوہان ۔ راستی ؟

سرگرز ۔ خدا مے داند +

اوہان ۔ بگو تو بمیری ؟

سرگرز ۔ سرتو! بتو! بمیری! لوری که صورتش ہیبت عزرائیل دارد +

اوہان ۔ راستی ؟ تفنگ وطپانچہ در برش دیدی ؟

سرگرز ۔ بخدا! که دیدم +

اوہان ۔ چند تا بودند ؟

سرگرز ۔ ہمۂ شان سہ تا بنظرم آمد۔ اما آں یکے ہیچ یک آنہا شبیہ نیست +

اوہان ۔ ہیچ ترس و واہمہ نے خواہد۔ بگذار بیایند۔ اما سرگرز! خیلے نزدیک ترایستادہ ایم۔ اینجا غفلتا بسر ما مے ریزند۔ قدرے عقب تر وا ایستیم۔ سرحساب باشیم۔ بہتراست + آدمہا را بکش عقب + (قدرے عقب مے روند۔ یک صفہ مے ایستند ۔ درین حال

بیگہا پیش پیش حاجی قرہ پشت سر بار ہا در وسط مے رسند) +
حیدر بیگ۔ (تفنگ دست گرفتہ پیشتر مے آید) اے سوارہ! چہ کارہ اید؟ سر راہ را چرا گرفتہ اید؟ از راہ بیروں بروید +
اوہان۔ پہ! از راہ چرا بیروں برویم؟ تو کیستی کہ ہمچو دلیرانہ حرفے مے زنی؟
حیدر بیگ۔ قرشمال! قراسورانی؟ راہ داری؟ تو چہ؟ سر راہ مردم را گرفتہ؟ ہر کہ ہستیم۔ گفتم از راہ بیروں برو۔ بگو چیشم! مے خواہی شکمت را سفرۂ سگ بکنم؟ (تفنگ را بلند مے کند) اے پسر! عسکر بیگ! صفر بیگ! ایستادہ اید؟ چرا نمے زنید؟ بیفتید بزنید۔ بکشید +
اوہان۔ (و آدمہاش از راہ کنارہ مے کنند) مرد عزیز! دیوانہ شدۂ۔ ہار شدۂ۔ گویا شما خون ناحق ریختن را آموختہ شدہ اید۔ امّا عزیز من! ما ہم مرد مانے نیستیم کہ ما را بکشید +
حیدر بیگ۔ قرشمال! یعنی شما ہمچو مرد ہان بزن بہادرید کہ کشتہ نشوید۔ بگیرید کہ آمد + (تفنگ را دراز مے کند) +
اوہان۔ آ! جان عزیز! دیوانہ نباش۔ ہا! بہ بیں۔ ما رفتیم بیا این راہ راست بگیر و برو۔ بخاطر خدا باعث خون ناحق مردم نشو۔ ما کہ با شما کار نداریم +
حیدر بیگ۔ نمے شود۔ قرشمال! عوض آں خود نمایئے تو تا ترا نکشم۔ دلت نخواہم کرد +
اوہان۔ بابا جان! من برائے خود نمایئے خود نگفتم کہ مرد مانے

نیستیم۔ کہ بخواہید مارا بکشید" مقصود این بود کہ ما فرستادہ و مامور مود را و ہستیم۔ مارا بکشید۔ جواب مود راو راچہ مے دہید؟

حیدر بیگ ۔ قرشمال! مامے دانیم۔ جواب مود راو راچہ مے دہید؟ جواب بدہیم؟ انکار مے کنید؟ اینجا استنطاق خانۂ روسی است؟ احوال مے پرسد۔ گفتم سرراہ را نگیر۔ از راہ کنار برو۔ واللہ الآن ہمہ را مثل برگ درخت مے ریزم +

اوہان ۔ مے رویم مے رویم۔ فرزند! دل تنگ نباش سرکز بچم! قرابیت! قہرمان! برگردید برگردید۔ فرزندانم کہ از اینہا بوے خون مے آید +

سرکز ۔ آ۔ یوزباشی! برگردیم پس بمود را وچہ بگویم؟

اوہان ۔ پسر! چہ خواہیم گفت؟ نے بینی اینہا دزدند قاچاقچی مال فرنگ کہ ہیچ نے شود۔ قاچاقچی از نیم فرسخے کہ یک سیاہی نمایاں بشود مالش را مے ریزد۔ فرار مے کند۔ اینہا مے خواہند مارا بکشند لخت کنند۔ قاصد پدر سوختۂ سفیہ اینہا را ناحق قاچاقچی دانستہ خبر آوردہ است + (ہمہ بر مے گردند) +

سرکز ۔ آ۔ یوزباشی! اگر مود راو بپرسد " بکسے دچار شدید؟ کسے را دیدید؟" چہ بگوئیم؟

اوہان ۔ مے گوئیم "ما قاچاقچی ما قاچاقچی ندیدیم ہرگز" +

سرکز ۔ پس بگوئیم بدزند دچار شدیم؟

اوہان ۔ آ۔ بچم! ماچہ کار داریم بگوئید؟ شتر دیدی ندیدی؟

قرابیت ۔ خیر۔ آ۔ یوزباشی! مے گوئیم کہ بدزند دچار آمدیم زیادہ

بودند۔ نتوانستیم عقب بکنیم۔ پا پے نشدیم۔ برگشتیم +

اوہان۔ خوب۔ اورا بعد فکر مے کنیم۔ کہ چہ بگوئیم۔ حالا ہیے کنید۔ برویم +

سرکز۔ پس بگذار بپرسم "کہ قاچاقچی ہستید؟ مال فرنگ دارید؟" (عقب بر مے گردد) +

حیدر بیگ۔ ارمنی! باز برگشتی۔ واللہ! اجلت رسیدہ است۔ بمن تا ہمہ شمارا نکشم شما ازینجا گم نے شوید۔ نے روید + (حرکت مے کند سر ارمنی ہا۔ سرکز مے گریزد۔ وقت گریختن کلاہ از سرش مے افتد) +

اوہان۔ (دل تنگ)۔ آ! پسر سرکز! ایں طرف برگرد۔ سرماں خون نیار +

سرکز۔ یوزباشی! کلاہ از سرم افتاد۔ بگذار۔ بردارم۔ بیایم +

اوہان۔ (از حوصلہ در رفتہ) پسر! بگذار۔ بیا۔ بگذار۔ بماند کلاہ جہنم۔ سرت را مے برند + (سرکز زود تر مے رود) +

حیدر بیگ۔ (پشت سرشان)۔ آے گوش بدہید! بحق خدا! بارواح پدرم! اگر دیدن مارا جائے بروز بدہید۔ بشنوم۔ مے آیم۔ نسل تانرا از روئے زمین بر مے دارم تا آں بچہ ہائیکہ توے خانہ در گہوارہ دارید۔ مے کشم۔ خود بدانید +

اوہان۔ (از دور) نے دانم۔ بخیال شما چہ مے رسد؟ مگر ماہم اہل نیستیم؟ رو برو سے ہم نخواہیم آمد چہ کار داریم بروز بدہیم تو ہیچ مے دانی ما بسر شما آمدہ بودیم۔ ما با شما دروغگی شوخی مے

کردیم ـ گفتیم ـ کہ مودراو مرا فرستادہ است ـ تا بہ بینیم شما چہ خواہید
گفت ما اہل ہا درو ت ہستیم ـ آمدہ بودیم از شاہسوندہا گاومیش
بخریم معاملۂ مال سر نگرفت برگشتہ ایم ـ مے رویم +
حیدر بیگ ـ خوب! وہ برویدہ (بغیظ پا ہاش را زمین مے زند) +
زود زود بروید ـ ہا! وہ ـ رفتند + (ارمنی ہا تند تند مے دوند تا از چشم ما
پدید میشوند ـ پس ازاں حاجی قرہ نزدیک تر آمدہ رو مے کند بر قفا) اے واد
بیداد! ہے! ایں ارمنی ہا را چرا ول کردید؟ چرا دست و بال شان را
نبستید ـ نینداختید بایں نیستاں ـ در اینجا بمانند تا بمیرند +
حیدر بیگ ـ برائے چہ حاجی؟
حاجی قرہ ـ برائے اینکہ مے روند ـ قزاقہا را ہیا و رند سر ماں +
حیدر بیگ ـ گاومیش خر را با قزاقہا چہ سر و کار نیست؟ چہ لازم
کردہ است بخودش زحمت بدہد قزاقہا را بسر ما بیاورد +
حاجی قرہ ـ شما نمیدانید بیشک اینہا گاؤمیش خرنبودہ اند ـ حرف
شان اعتبار ندارد ـ بقول صفر بیگ اینہا صد تا حیلہ در بغل دارند +
حیدر بیگ ـ حاجی! من ضامن کہ دریں سفر از اینہا بتو
ہیچ وجہ ضررے نرسد +
حاجی قرہ ـ چہ مے گوئید؟ مگر منحصر ہمیں سفر است؟ باید ـ بہ
چند نفر ازیں قبیل مردماں تنبیہ کاملے کرد کہ دیگر جلو قاچاقچی را
نگیرند ـ ہیچ آدم ہا را کہ جلو آدم مے گیرند ـ اگر آدم صحیح و سالم دل کند
دیگر از دست اینہا مے تواں مال قاچاق آورد؟ آمد و شد کرد؟
بعد ازیں دیگر من از ہیچ سفر پر منفعت دست بردار نخواہم شد ـ ر

چه فائده؟ من پیشما خاطر جمع شدم عقب ماندم والّا ضرب شست
خود را باینها مے نمودم وازین قبیل نادرستیها از براے آینده
راه را پاک مے کردم ✣

عسکر بیگ - خوب - دفعه دیگر که راست آمدی ضرب شست
را نشان بده حالا که گذشت ✣

حاجی قره - انشاءالله خواهید شنید - ده! بجنبید - برویم -
وقت ایستادن نیست - باید امشب به قارقا بازار برسیم - بدل را آنجا
پیش شما بگذارم - خودم با کرم علی پیش بیفتم - بروم با غنچه بدیع - فردا
که روز جمعه است بجمعه بازار آنجا برسم - مال را بفروشم ✣

حیدر بیگ - حاجی! از آنجا آن طرفتر تنها مے توانی بروی؟

حاجی قره - از آنجا آن طرفتر دیگر قزاق مزاق که نیست؟

حیدر بیگ - قزاق نیست - اما ایساول مودراو هست - دوچار
بشوی آن وقت کارت خوب تر مے شود ✣

حاجی قره - من خودم از خداے خواهم که به ایساول مودراو
برخورم - قصاص از اینها بکشم ✣

حیدر بیگ - بارک الله حاجی! ماشاءالله - چه زیرکی - من
ترا هیچ بجا نیاورده بودم ✣

حاجی قره - یکے دو تا ایساول دوچار من مے شد کار سر به سر
شان مے آوردم که تا قیامت مزه اش از دهن شان بیرون نه
مے رفت - بعد ازین مردم از طرف آنها آسوده مے شدند - تا
چند تا سے اینها گوشمال نه خورند - دماغ شان نسوزد - ولایت از

دست اینها فارغ نمے شود +

حیدر بیگ - اگر مے شد کہ حاجی ! ما ہم ہنر ترا مے شنیدیم خوب بود + (راہ مے افتند - از چشم ناپدید مے شوند) +

پردہ مے افتد

مجلس چہارم

(واقع مے شود در درّہ خوناشین شب ماہتاب دو تا ارمنی - یکے پیادہ - دیگرے روے الاغ مے آیند) +

اراکیل - مکردیچ ! خدا بگذارد انشاء اللہ امسال غلّہ ماں ہشتاد تا مے شود +

مکردیچ - انشاء اللہ کہ مے شود - سہ سال است غلّہ ماں را ملخ مے خورد - امّا خدا امسال آں قدر دادہ است کہ تلافی سالہاے گذشتہ خواہد شد +

اراکیل - مکردیچ ! خیالم مے رسد کہ چہ قدر خوب شد از سالہاے گذشتہ غلّہ ہاے ماں در چہار انبار ماں ماندہ بود - و الّا ایں سالہاے گرانی ہا خیلے بد مے گذشت +

مکردیچ - بیشک - اگر گندم تا پوے مے شد محال دیزاق ہمگی از گرسنگی مے مردند +

اراکیل - خدا بزراعت برکت بدہد ! در دنیا بہتر از آں

پیشہ نیست +

مکردیچ - صدائے پائے است مے آید - وا ایست بہ بیں - کیست؟ (وائے ایستند - دریں حال حاجی مرہ از جلو پیدا مے شود) +

کرم علی - آقا! خانہ ات خراب شد - دو تا آدم پیش روے مال مے آیند - نگفتمت کہ از رفیقہات بیخود جدا نشو - طمعتت زود آورد - سوا شوی آمدی - وہ! بروکہ خوب ببازار آنچہ بدیع رسیدی مال فروختی - الآن خواہند گرفت +

حاجی قرہ - پسرہ! چہ حرف مفت مے زنی؟ کہ مے توانند مال ابگیرد؟

کرم علی - اینہا مے گیرند - ہا! پیشتر بیا - بہ بیں بیشک اینہا یساول موورا و است - وہ! دست و پا بزن - بہ بینم چہ خواہی کرد - مارت را چہ طور حفظ خواہی نمود +

حاجی قرہ - خدا بگذارد - یکپوش خلال بآنہا بدہم کہ دندان شان را پاک کنند - تو سر بارخودت قائم بنشیں - نیغت - من جلو اینہا را بگیرم - بہ بینم عرف شان چہ چیز است - باید اینہا را گرفت دست و بال شان را بست انداخت - ایں درّہ بمانند تا چشم شان کور شود - تا چند تا ازینہا را ایں طور نکنم - ضرب شست مرا نہ چشند - مزہ دہن شان را نفہمند - راہہا از آسیب اینہا ایمن نخواہد شد - بیا ریئے خدا کارے باید بکنم - دیگر کسے جرأت نداشتہ شد - طمع بمال قاچاقچی بکند +

کرم علی - من مثل میخ آہن روے بار کوبیدہ شدہ ام - تا نہ

گیرند. بکشند. نیندازند. نخواهم افتاد. خاطرت جمع باشد +

حاجی قره ـ خوب. بارک اللہ! دہ! ہے کن. بروجلو. وا ایست تا من بہ بینم. اینہا چہ کارہ اند + (تفنگہا را دست گرفتہ مے رود سر ارمینہا) آدم کیستید؟ بگوئید واگرنہ مے زنم تان. ہا!

مکردیچ ـ آ. جان من چرا مے زنی؟ دیگر ما کہ خلافے بشما نہ کردہ ایم. رہگذریم. راہ مے رویم +

حاجی قره ـ خفہ نگو. ہمہ کس راہ ہا مے رود. راستش را بگو بہ بینم کہ ہستید. ایں وقت شب اینجا چہ کار دارید؟

مکردیچ ـ طوغی ہستیم. رفتہ بودیم دشت. درو مے کردیم. دروے ماں تمام شد. حالا برگشتہ ایم. مے رویم خانۂ ماں +

حاجی قره ـ با ایں حرفہا سر مرا مے پیچانید کہ؟ چہ؟ من از آنہا نیستم کہ خیال تاں رسیدہ + خودم مے دانم کہ شما کہ ہستید تا شما را شل و کول نکنم نہ ولایت از دست شما آسودہ مے شود. نہ آیند و روند از دست شما خلاصی دارد +

مکردیچ ـ (تعجب کناں) اراکیل! ایں چہ مے گوید؟ یعنی چہ؟

اراکیل ـ موافق قاعدہ پیش برد. احوال بگیر بپرس. ببیں چہ مے گوید. مقصودش چہ چیز است؟

مکردیچ ـ اے برادر! ما مردمان فقیر رعیت پادشاہ ہستیم. سر خود ماں را بکاسبی نگاہ مے داریم. در سر خود ماں ہرگز بہ کسے ضرر ماں نرسیدہ است. نہ راہزنیم. نہ قراسورانیم. ما چہ کارہ ایم کہ ولایت از دست ما آسودہ بنشیند +

حاجی قره - من از حیله بازیهاے شما خبردارم - اگر شما آدم درست ہستید ایں وقت شب اینجا چه مے کردید ؟ اینجا چرا مے مانید ؟ ہمیشه فکر وخیال شما بمردم ضرر زدن وخانه مردم خراب کردن است - تفنگها تاں را بریزید زمین والا میزنم - ها ! خود بدانید ؛

مکر ودیج - آجانم ! تفنگ ماں کجا بود که زمین بریزیم - مائیم وایں دو تا داس - دیگر جز ایں اسبابے پیش ما نیست - اگر غرض شما ایں است مارا لخت بکنی او را بگو ؛

حاجی قره - من آدم لخت کن نیستم - من آنم که جان مثل شما حریص مال مردماں را مے گیرم ؛

اراکیل - مکر دیج ! ایں چه طور دزدست ؟ من از حرفهاے ایں ہیچ سرم نے شود - چه مے گوید ؟

مکر ودیج - من ہم ہیچ سر در نے برم - نے فہمم - حرف نزن - گوش بده به بنیم باز چه مے گوید ؟ (روے کند بحاجی قره) برادر ! ما چه طور حریص مال مردمیم ؟ ما هر دماں رعیت خراج وباج بده و توجیه بده بادشاهیم - بیگار کشیم - بقدر قوت بمردم خیرماں مے رسد - دریں زمستان گرانی ہمسایهاے حول وحوش او یۂ مسلمانها را غله قرض دادیم - دستگیری نمودیم که از گرسنگی نمیرند - اگر تا حال کسے از اہل طوغ یک قوروش یا یک پول سیاه مال کسے را خورده است - کسے گفته باشد - شنیده باشی - خون ما بر شما حلال است ؛

حاجی قره - خون شما خیلے وقتے است حلال شده است - تا حال کسے نبوده است بریزد - حال اجل شما را کشاں کشاں به من

دوچار کرده است۔ چاه کن خودش همیشه ته چاه است۔ ازبس خانهای
مردم را خراب کرده اید۔ امروز بمکافات عمل خودتان خواهید رسید۔
یراقهاتان را بریزید۔ والّا بخدا! که تفنگ را سر دل تان خالی خواهم
کرد + (ارمنی ها ترسیده مضطرب مے شوند) +

مکردیچ۔ آ برادر! بحق زمین بحق آسمان! ما یراق نداریم۔ چه چیز
را بریزیم؟ آخر تقصیر ما؟ گناه ما؟ برائے چه بما غضب کرده؟

حاجی قره۔ تقصیر و گناه شما مابین زمین و آسمان را پُر کرده
است۔ قوروسماقها! صنعت دیگر قحط شده بود که این کار را
برائے خود پیشه قرار دادید؟

مکردیچ۔ اے جان عزیز! دیگر در دنیا بهتر از صنعت ما
صنعت دیگر هم هست؟ پیشهٔ ما نباشد نان گیر کسے نمے آید۔
عالم همه از گرسنگی مے میرند +

حاجی قره۔ ببین۔ ببین۔ جرأتش را نگاه کن تعریف صنعتش
را هم مے کند۔ قرشمالها مردم عذاب بکشند۔ بعرق جبین و
کد یمین مال جمع کنند۔ شما مفت مفت تصاحب بکنید۔ همچو
چیزے کجا دیده شده؟ بکدام دین روا است؟

مکردیچ۔ اے برادر! برائے خدا مارا اذیت نکن۔ بگزار راه
مان را بگیریم۔ برویم۔ کارهائے تو بجوش طبعی و شوخی مے ماند +

حاجی قره۔ بخدا! قدم از قدم تان برداشتید۔ نعش تان را روے
زمین افتاده بدانید۔ حرف مرا شوخی مے پندارید؟ مے خواهید۔ من
بحرف مثل شما احمقها باور کنم بگذارم؟ نزدیک بیائید۔ آن وقت

هر چه دل تاں مے خواہد بکنید۔ گفتم یراقہا تاں را بریزید +

مکرم دتیج ۔ ارا کیل! چہ باید کرد؟ چہ بکنیم؟

ارا کیل ۔ واللہ! من خودم ہم مات ماندہ ام +

مکرم دتیج ۔ خدایا! ایں چہ کارے بود۔ افتادیم۔ آجانم پیش کہ نے گذاری برویم۔ پس بگذار۔ برگردیم عقب۔ از راہ دیگر برویم۔ ایں راہ ماں تو باشد +

حاجی قرہ ۔ ہرگز محال است کہ بتوانید قدم از قدم بردارید۔ مے خواہید بروید۔ بہ وورا و خبر کنید۔ خودش با جمعیت بیاید سر من بریزد خوب فکر کردہ اید! انشاء اللہ خبر مرگ شما بہ مووراو خواہد رسید۔ تا بعد ازیں ساتہ ہم کاران شما را ہم عبرت بودہ باشد +

مکرم دتیج ۔ آ۔ پدر جان! تو ما را حساب مے کنی کہ ایں بازیہا را سر ما مے آری؟

حاجی قرہ ۔ من شما را دزد۔ راہزن ۔ خانۂ مردم خراب کن۔ ظالم۔ مفت خور۔ لائق چوب دار حساب مے کنم +

مکرم دتیج ۔ پس تو خودت چہ کارۂ؟ کیستی؟ کہ خودت ظلم را مے کنی۔ و بما ظالم مے گوئی؟

حاجی قرہ ۔ شما خود تاں بہتر دانید کہ من کیستم۔ اگر نے دانستید ہرگز ایں وقت شب ماں میان درہ جلو مرا نے گرفتید +

مکرم دتیج ۔ واللہ! ما خود ماں ہم خیلے خیلے پشیمان شدہ ایم کہ چرا ازیں راہ آمدیم کہ تا بتو دچار بشدیم۔ ما ہیچ ترا نے شناسیم و نے دانیم چہ مے گوئی۔ ہرگز خیال ماں نمے گذشت کہ ترا بہ بینیم +

حاجی قره - این حرفها بیک پول نے ارزد - آخر حرف من این است که مرا معطل نکنید تیر نه خورده زخم بر نداشته از یراق بیرون بروید +

مکردیچ - اراکیل! چاره چیست؟ چه نکنیم؟

اراکیل - والله! بالله!! تالله!!! یراق نداریم - جز این دو تا داس دیگر برندهٔ پیش ما. بهم نے رسد - مے خواهی بیندازیم این داسها؟ (داسها را مے اندازند پیش حاجی قره) +

حاجی قره - تفنگ طپانچه و شمشیرتان را بیندازید - والا آتش کردم - ها!

اراکیل - اے مرد! تو چه طور آدمی؟ بحق خدا! بحق پیغمبر! نه تفنگ داریم نه طپانچه +

حاجی قره - قبول ندارم - باور نے کنم - دروغ مے گوئید - پنهان کرده اید - بیندازید +

مکردیچ - حالا که باور نے کنی خود بداں - هرچه دلت مے خواهد بکن - خدا خیرت بدهد!

حاجی قره - هیچ؟ پس به بینید که چه مے کنم + (تفنگ را از بالاے سر آنها خالی مے کند - خرم کرده اراکیل از سر خر افتاده غلط مے خورد - حاجی قره طپانچه را کشیده داد زناں سر اینها) حرکت نکنید حرکت نکنید که مے کشم تان + (بیچاره ارمنی ها یکے افتاده از ترس بلند نے شود - دیگرے سر پا نے تواند بجنبد) +

مکردیچ - اے بندهٔ خدا! آخر ما را چرا ناحق مے کشی؟

حاجی قره ۔ حرکت نکنید + (بعد رو به کرم علی کرده) آ۔ پسره
کرم علی! من اینہا را نگاہ مے دارم ۔ تو زود بدو ۔ خلاص شو +
کرم علی ۔ آقا! عقب بدوم یا پیش بدوم ؟
حاجی قره ۔ ہے ۔ ابلہ! عقب کجا مے دوی ؟ مے خواہی باز
بروی کنار ارس ۔ پیش بدو ۔ برو ۔ خلاص شو ۔ زود +
کرم علی ۔ یعنی مے گوئی باید بدوم بروم ؟
حاجی قره ۔ فوہ! ابلہ! ہے! البتہ! بے بار چرا مے روی ؟
کرم علی ۔ خودم ہم مے دانستم کہ ہیچ است +
(اسب را ہے کردہ مے رود ۔ از چشم دور مے افتد ۔ دریں حال اراکیل
مے خواہد بلند شود) +
حاجی قره ۔ (فریاد مے زند) آے! حرکت نکن ۔ بخدا ۔ مے زنمت +
(اراکیل باز مے نشیند یکدفعہ موو راو یا جار جمعیت پیدا مے شود) +
خلیل یوزباشی ۔ (بموو راو) آے آقا ۔ اینجا یند ۔ بیائید کہ
جُستہ ام +
مکردیچ ۔ آے دور سرتاں بگردم! بیائید ۔ ما را از دست
ایں ظالم برہانید +
اراکیل ۔ (بلند شدہ) آے قربان تاں بروم! برسید ما را
از دست ایں دزد نجات بدہید +
حاجی قره ۔ آے! قربان چشمت! ہر کہ ہستی بیا ۔ اینہا از ترس
من نمے توانند حرکت کنند ۔ برس ۔ دست اینہا را بہ بند نگاہ بدار
من خلاص بشوم ۔ بروم سپئے کار خودم +

(دریں حال موورادو باجمعیّت دَور اینہا را مے گیرند) +

موورادو۔ حرام زادہا! از دست من کجا مے توانستید در بروید؟ سراغ تاں را گرفتہ پئے شما مے آمدم۔ خلیل یوزباشی! انگذار +

خلیل یوزباشی۔ (بہ یزد ارمنی ہا رفتہ) اے بخدا! حرکت نہ کنید مے زنم۔ ہمۂ تاں را مے کشم۔ یراقہا تاں را بریزید +

مکرِ دیچ۔ آ۔ دور سرت بگردم! ما وزدِ نیستیم۔ ایں مرد سر راہ ما را گرفتہ بود + (اشارہ بحاجی قرہ مے کند) +

خلیل یوزباشی۔ (رجوع مے کند بحاجی قرہ) اے مرد کہ! حرکت نکن۔ یراقت را بریز +

حاجی قرہ - اے برادر جان! من آدم بے عرض اہل کسبہ آسودہ و بے خیال مے رفتم۔ اینہا جلو مرا گرفتہ معطّلم کردہ بودند۔ مے خواستند لختم کنند۔ ایں قدر خود داری کردہ دست و پا نمودہ ام کہ نگذاشتہ ام تا حال لختم کنند +

موورادو - خلیل یوزباشی! فرماں بدہ ہمہ یراقہا را بریزند۔ بعد ازاں مقصّر و غیر مقصّر معلوم مے شود +

مکرِ دیچ - آقا! واللہ! ما یراق نداریم۔ مے خواہید نزدیکتر بیائید بہ بینید +

خلیل یوزباشی - (بہ حاجی قرہ) اے مردکہ! موورادو مے فرماید۔ یراقہات را بیند از کنار +

حاجی قرہ - آہ! قربانت بروم! مگر موورادو اینجاست؟ چشم۔ اینست انداختم۔ مال و جانم بموورادو پیشکش است۔ امّا اینہا

دروغ عرض مے کنند۔ یراق شاں را قائم کردہ اند +
(یراقہاش را مے ریزد زمین) +
موورا و۔ (نزدیکتر آمدہ بحاجی قرہ) مردکہ! سہ شبانہ روز است من پئے تو مے گردم۔ خلیل یوزباشی! بہ بند دستہاے این را + (خلیل یوزباشی بازوے حاجی قرہ را مے بندد) +
حاجی قرہ ۔ آے! دور سرت گردم! تقصیر من چہ چیز است؟
موورا و۔ چانہ نزن۔ رفیقہات را بگو۔ واگرنہ فردا مے دہم دارت مے کشند +
حاجی قرہ ۔ آقا! مرا چرا دار بکشند؟ دزد و راہزن را دار مے کشند۔ من نہ دزدم نہ راہزن +
موورا و۔ چہ طور دزد و راہزن نیستی؟ پس تو رفیق دزدان ارامنۂ اکلیس نیستی کہ لخت شاں کردہ ابریشم شاں را بردہ اید؟
حاجی قرہ۔ آ! دور سرت گردم! من مرد فقیرم۔ شغلم سوداگری است۔ آدم لخت کردن ازم بر نمے آید +
موورا و۔ پس این وقت شب با این اسباب و یراق اینجا گہ کہ را مے خوری؟ آدم درست ہیچ وقت در ہیچ جائے چرا مے ماند؟ بچہ ہا! این را محکم نگاہ دارید بہ بینم آنہا کیست +
(رو مے کند بہ ارمنی ہا) + مردکہ! شما چہ کارہ اید؟
مکردیچ ۔ آ۔ قربانت! ما فقیر درو گر اہل طوغ از سر زراعت برگشتہ بخانہ مے رفتیم۔ این مرد مارا توے راہ نگہداشتہ مے

گذاشت برویم۔ اگر شما نے رسیدید دست ایں گرفتار بودیم +

موورا و۔ اے مرد! اینہارا تو اینجا نگاہ داشتہ بودی ؟

حاجی قرہ۔ من اینہا را نگاہ داشتہ بودم ؟ دروغ گفتہ باشند خدا خانہ شانرا خراب کند! اینہا سر راہ مرا گرفتہ بودند۔ مے خواستند۔ لخت کنند +

مکردیج۔ آقا! بخدا! دروغ مے گوید۔ او مے خواست مارا لخت کند +

حاجی قرہ۔ اینہا خیلے حیلہ دارند۔ آقا! بحرف اینہا باور نہ کنید۔ اینہا بمن ہمچو وانمود مے کردند کہ از یساولہاے شما ہستند۔ حالا حرف شاں را بر مے گردانند +

مکردیج۔ آقا! واللہ! ایں مرد دروغ عرض مے کند۔ حرفش را اعتبار نکنید۔ اما از اوّل تا آخر بخود ماں دروگر طوغی گفتہ التماس التجا کردہ ایم از ما دست بکشد۔ دست نے کشید رفیق ہم داشت ہمیں حالا گریخت و رفت +

موورا و۔ خلیل یوزباشی! وہ! بیا بفہم کہ کدام یکے راست مے گوید۔ شیطان ہم از حرف اینہا سر در نے برد۔ کہ میداند کہ اینہا چہ طور آدم اند؟ ہر سہ تاش را بردارید۔ ببرید۔ فردا بہ پنجالنگ نشان بدہیم۔ استنطاق بشوند۔ والاّ ما سر در نے بریم ہرچہ کہ ایشاں بفرمایند۔ عمل مے کنیم +

(خلیل یوزباشی ہمہ را دستاق مے کند) +

حاجی قرہ۔ (گریہ کناں) خانہ ات خراب بشود اسے کہ خانہ

مرا خراب کردی - خون بجوری اے که مرا بخون ناحق انداختی ! بے ایمان از دنیا بروی اے که مرا به بلاے ناگهان و چار ساختی ! من کجا دیوان کجا؟ من از استنطاق مے گریختم باز که باستنطاق افتادم - یکے یکے از موے سر گرفته تا نوک ناخن پا خواهند پرسید وه! بیا یعو الهلے بے معنئے اینها جواب بده - بیا که تمام خواهد شد ❖

یکے از ارمنی ها - اے مرد! ترا به بینم هرگز دلت شاد و رویت خندان نشود که مارا ناحق باین مصیبت انداختی ! که مے داند کے از استنطاق خلاص خواهیم شد؟ استنطاق روس تا پنج سال دیگر هم تمام نمے شود - زراعت مارا که بیارد؟ خرمن ما را که بکوبد؟ حاصل مال چه طور بشود؟ که بردارد؟ که جمع کند؟ آه! آه!! آه!!! پدرت آتش بگیرد سوارهٔ تفنگی !

خلیل یوزباشی - مردکه! کم چانه بزن - راه برو ❖

(همه مے روند - ناپدید مے شوند) ❖

پرده مے افتد

مجلس پنجم

(واقع مے شود در میان اوبهٔ حیدر بیگ توے آلاچیق نشسته - یک روز پیش عروسی کرده - عروسش را آورده - همه بچه و جوانهاے اوبه جمع شده دف و دائره مے زنند مے رقصند - مے خوانند - مے جهند - مے افتند) ❖

حیدر بیگ - خدایا! ہزار بار شکر بکرم تو! ــہ اینکہ مے بینم بہ بیداریست یارب! یا بخواب * روبروے صونا خانم نشستہ ام۔ دو سال با درد مفارقت بیابان گرد بودہ روزگارے بہ جدائی گذرانیدہ تاکہ بآرزو رسیدہ ام۔ ــہ کجا من شکر این نعمت توانم * بجا بیاورم ؟

صونا خانم - حیدر بیگ! ترا بخدا! بعد ازیں دگر گردش نروی دیگر مرا تاب جدائی و طاقت دوری نماندہ خدا نکردہ کارے بکنی۔ فراری بشوی۔ یا دست یفتی بگیرندت من دیگر در دنیا زندہ نے توانم بمانم۔ من بعد اگر یک روز بے تو بمانم مے میرم *

حیدر بیگ - خاطرت جمع باشد۔ دزدی نے روم ــہ ہرگز نخواہم رفت۔ پنجالنگ خودش زبانے بمن سپردہ است۔ امّا راہ مداخل خوبے جستہ ام چندان نقلے ہم ندارد کہ تو ہم مانع بشوی۔ رضا ندہی *

صونا خانم - بگو بہ بینم چہ راہ مداخلے است *

حیدر بیگ - خودت کہ مے دانی۔ بیست و پنج روز پیش ازیں نگفتمت ؟ از حاجی قرہ پول برداشتہ مے رویم براے مال فرنگ بہ آں وقت راضی نے شدی۔ حالاکہ خیرش را دیدی؟ محض اینکہ رفتیم۔ آوردیم۔ درمیان یک روز در قارقا بازار فروختیم۔ مایہ را پسر حاجی قرہ برداشت۔ منفعتش را ما آوردیم۔ رفقاء این سفر قسمت خودشان را بمن دادند۔ درمدت دہ روز خرج عروسی کردہ موافق عادت اہلیت تو را آوردم۔ اگر بحرف تو

گوش مے دادم - نمے رفتم - یا باید ترا برداشته فرار مے کردم تا ہنوز ہم خانۂ پدرت مانده بودی +

صوناخانم - پس چه طور مے گویند؟ مال فرنگ قدغن است ہر که آمد وشد کند تنبیه دارد +

حیدر بیگ - البته عاجزہا را ہر جا به بینند مالش را مے گیرند - خودش را ہم تنبیه مے کنند - اما که مے تواند نزدیک من بیاید؟

صوناخانم - پس جلو ترا ہیچ نگرفتند؟

حیدر بیگ - چرا نگرفتند؟ یکدفعه ده نفر سرباں آمدند - ہمه را دواندم - مثل مور و ملخ پاشیدند - رفتند +

صوناخانم - امان اے حیدر! ایں کار ہم باز خطر دارد - راستش من باینہم راضی نیستم - بحاجی قره پیغام مے دہم که دیگر بشما پول ندہد - دوباره شمارا فریفته زیر پاتاں نشسته نبرد - والله! وقتیکه خیالش را مے کنم دلم مے لرزد +

حیدر بیگ - دلت چرا مے لرزد؟ چه خبراست مگر آے! صوناجانم! صوناجانم!! صوناجانم!!! (گردن صوناخانم را بغل گرفته از روش ماچ مے کند - دوباره) + قربانت برم! پس چه کار بکنم؟ چه کارے دست بزنم؟ باچه چیزے شمارا نگاه بدارم؟

صوناخانم - (گریه کناں) دستت بکش - ازیں کارہا ہم دست بردار - نمے خواہم - جہازیکه از خانۂ پدرم آورده ام یک سال خوب مے توانیم گذراں بکنیم - بعد اگر کار خوب بے خطرے پیدا نکردی خود بداں +

حیدر بیگ - پس بگذار یک دفعه هم بروم - قرض رفیقها را بدهم - دیگر نے روم +

صونا خانم - (گریہ کناں) هیچ یکدفعه را هم نے گذارم نیم دفعه را هم نے گذارم - رفیقهات صبر کنند +

حیدر بیگ - آخر شرط کرده ایم - اگر نروم - پول شماں را بخواهند - صبر نے کنند +

صونا خانم - تو کار نداشته باش - من به تمام سفارش مے کنم - بیا یام بگوید - آنها را ساکت کند +

حیدر بیگ - خوب - اما نے دانم - تو از چه بابت احتیاط مے کنی ؟

صونا خانم - احتیاط من این است که باز اسم تو میان بیاید - کار از برائت پیدا شود من سیاه روز گردم +

حیدر بیگ - بیهوده خیال گرفته است - هرگز این طور نخواهد شد +

صونا خانم - چه فائده من که نے توانم آرام بگیرم - دلم هیچو مثل برگ بید مے لرزد - هیچو مے دانم باز ترا از دست من بگیرند +

(درین اثنا تکذبان زن حاجی قره داخل مے شود) +

تکذبان - آه دور سرت گردم! بس شوهر مرا چه کردی ؟ چه کار بسرش آمد ؟ همه آمدید - او نه خودش پیدا شد نه نوکرش پیدا شد +

حیدر بیگ - واه ضعیفه! هنوز هم نیامده است ؟ نرسیده است ؟

تگنذبان - خیر - آخر این چه کارے بود کردید؟ مردم را تابدید - بردید - آواره گذاردید - مگر کشتنش دادید؟

حیدربیگ - اے ضعیفه؟ نترس - به بینی کدام ده گیر کرده مانده است - مے آید - مے رسد - فکر نکن +

تگنذبان - ده گیر نے کند - اگر اختیارش دست خود بود - تا حال مے آید - من شوهرم را از تو مے خواهم - هیچو که بُردی همان طور هم بدست من بده +

حیدربیگ - برائے ما محصّل واقع شدی - شوهرت بچّۀ نابالغ نبود ما او را بتابیم ببریم - تکلیفے کردیم خیرخودش را ملاحظه نمود که با ما همراهی کند - راه افتاد - آمد - متوجه شده از جاهاے خطرناک گذرانیدیم - به آبادی که رسید راهش را گرفت - رفت دیگر ما چه بکنیم که نیامده است؟ نرسیده است - سر ما را درد نیار - برو بیرون +

تگنذبان - مے روم بمووراو به نچالنگ شکایت مے کنم - شوهرم را شما گُم و کور کرده اید +

(دریں حال هاے هو بلند شده مووراو و نچالنگ باچند سوار دور تا دور آلاچیق را مے گیرند) +

مووراو - فرمایش نچالنگ است کسے از جائے خود نه جنبد +

حیدربیگ - (پیش آمده) مووراو! غرض نچالنگ چیست؟ چه مے فرمایند؟ اینجا مقصرے نیست از او فراری باشد +

مووراو - مقصر هست یا نیست - نچالنگ مے خواهد حیدربیگ

را به بیند +

حیدر بیگ - حیدر بیگ منم - خدمتے فرمایش دارید بفرمائید +

پنچالنگ - (پیش آمده) حیدر بیگ! نصیحت من بگوش تو فرو نرفت - از پئے کارہائے بد بلند شوی - حالا باید ہمراہ من بقلعه بروی + (صونا خانم بنالے کند بلرزیدن و گریه کردن) +

حیدر بیگ - پنچالنگ! شما بمن فرمودید - "دزدی نرو" اگر رفته ام حرف شما را شنیده ام - قلعه رفتن زحمتے دارد +

پنچالنگ - بلے حرف مرا نه شنیدۂ - ده روز پیش ازیں قدرے بالاتر از کنار ارس ارمنیہائے اکلیس را لخت کرده ابریشم شان را برده اید - مطلب آشکار شده است - بهتر آنست که برائے تخفیف تنبیه خود گردن بگیری رفیقها ترا ہم نشان بدہی +

حیدر بیگ - پنچالنگ! شما مے فرمائید مطلب آشکار شده است - الآن من دزدی نرفته ام و کسے را لخت نکرده ام - اگر کسے روبروئے من وا ایستاد ایں حرف زد - خون من بر شما حلال است +

پنچالنگ - خوب - خلیل یوزباشی! آں ارمنیها را صدا کن اینجا + (خلیل یوزباشی اوہان یوزباشی را با دستۂ خود پیش مے آورد) + اوہان یوزباشی! ایں بود که به شما دچار شده بود ؟

اوہان - قربانت شوم - من ہرگز موذی نبوده ام - ببیست سال است به بزرگان ولایت خدمت مے کنم ببیست تا کاغذ

رضامندی دارم سال گذشته مدال نقرہ برائے من نوشتہ بودند سرتیب عداوت قدیمی بامن داشت۔ نگذاشت لشکر نویس برات مدال مرا بنویسد۔ این کاغذہائے خدمتہائے من است۔ بگیرید۔ بخوانید + (کاغذہا را نشان مے دہد) +

پنچالنگ۔ ہنوز برائے دانستن خدمات تو وقت ندارم۔ آنچہ کہ دیدہٗ آں را بگو +

اوہان۔ قربان سرت! من از برائے بیگ بودن خود شہادت نامہ دارم۔ بگیرید۔ بخوانید + (شہادت نامہ را بیروں آوردہ بہ پنچالنگ نشان مے دہد) +

پنچالنگ۔ اے پسرہٗ احمق! حرفت را بزن۔ اثبات نجابت خود را بگذار وقت دیگر +

حیدر بیگ۔ پنچالنگ! صدتا ازیں شہادت نامہا بہ یک پول نمے ارزد۔ کسیے کہ در واتش شبہ داشتہ باشد۔ برائے نسب خود شہادت نامہ درست مے کند +

اوہان۔ ایں حرف را اگر حضور پنچالنگ نہ گفتی جائے دیگرے باشد باایں تفنگ جواب شما را مے دادم + (دست مے کند بہ تفنگ باز بہ پنچالنگ عرض مے کند) + دور سرت گردم! من دریں دفتر نفوس آخری بیگ نوشتہ شدہ ام۔ حال ایں مے خواہد بیگئے مرا پایمال کند۔ احقاق حق بکن تا من بدبخت نہ شوم +

پنچالنگ۔ اگر دوبارہ مطابق سوال من جواب ندہی الآن حکم مے کنم پنجاہ تا چوب بتو بزنند۔ بیگئے خود را بالمرّہ فراموش

مے کنی۔ من از تو مے پرسم ایں بود بشما دُچار شد؟

او ہان۔ بلے قربان! ایں بود با بیست نفر سوارہ مسلح شمشیر بہ سرماں کشید۔ تفنگ بروے ماں گرفت۔ ما ہمہ جہتہ دہ نفر بودیم اگر از ما زیادتر بلے شدند از دولت سرشما اینہا را مے گرفتیم۔ از ما کہ گذشتہ اند رفتہ اند ارمنیہائے اکلیس را لخت کردہ اند +

حیدر بیگ۔ نچالنگ! ہرچہ عرض مے کند ہمہ بہتان و دروغ است +

نچالنگ۔ طائفۂ تاتار تماماً دروغ گو و کذاب مے شوند۔ تو ہم از انجملۂ کہ بحرف تو اعتبار کردن بسیار مشکل است۔ یکے ہم با اسباب ویراق دو تا ارمنئے طورغ را درمیان راہ نگاہ داشتہ بود۔ لخت کند۔ حالا آشکار دروغ مے گوید۔ کہ گویا ارمنی ہائے خواشتہ اند او را لخت کنند +

حیدر بیگ۔ نے دانم چہ جور آدم است من ہمۂ خوب و بد قراباغ را مے شناسم۔ اگر بہ بینمش مے فہم کہ حرفش راست است یا دروغ و بہ بسر خودت کہ حقیقتش را عرض مے کنم +

نچالنگ۔ خلیل یوزباشی! آں مردکۂ دوستاق را بیار اینجا۔ حیدر بیگ بہ بیندش +

(خلیل یوزباشی حاجی قرہ را حاضر مے کند) +

نچالنگ۔ ہا! دہ! بگو بہ بینم ایں کیست؟ چہ طور آدم است؟

حیدر بیگ - پنجالنگ! من این را مے شناسم - بسر پنجالنگ این آدم لخت کن نیست ارمنی ها خلاف عرض کرده اند +

پنجالنگ - خلیل یوز باشی! ارمنی ها را بیار پیش +

(خلیل یوز باشی طوغی ها را مے آورد) +

پنجالنگ - حیدر بیگ! اینست که بحرف شما اعتماد نه مے توانم بکنم - بیا خودت فکر بکن - به بیں این ارمنی ها آدم لخت کن است؟ این مرد حرفش این است که اینها مے خواستند او را لخت کنند +

حیدر بیگ - هیچ نیست - این مرد هم این حرف را دروغ گفته است + (پنجالنگ کج خلق مے شود) +

پنجالنگ - پس چه طور باید بشود؟ معلوم که همه دروغ مے گوئید - و همه باید تنبیه بشوید - من ترا که باید ببرم قلعه +

حیدر بیگ - اختیار با شماست +

(صونا خانم بنا مے کند بلرزیدن) +

پنجالنگ (بحاجی قره) مردکه! بگو به بینم آخر بچه جهة این ارمنیها را تو مے راه لنگ کرده بودی؟

حاجی قره - آ! دور سرت گردم! آنها مرا لنگ کرده بودند لخت کنند - من مرد کاسب هرگز راهزنی نه کرده ام - کار من نبوده است - من همیشه خرید و فروش مے کنم - هر سالے مبالغے بپادشاه خدمتها کرده ام +

پنجالنگ - به پادشاه چه خدمت کردهٔ مردکه؟

حاجی قره - قربون سرت! پانزده سال است - سالے پنجاه

.تومان به گمرک خانهٔ بادشاه خیر مے رسانم +

پنچالنگ۔ بلے معلوم شد خدمتهاے بزرگ کردۂ! استحق سزاوار مرحمتهاے بزرگ هم هستی!

حاجی قره۔ بلے قربان! عوض این خدمتهاے من بایست مدال طلا بمن مرحمت شود۔ نه اینکه... +

پنچالنگ۔ بلے بادشاه مثل شما خدمتگار بسیار دارد۔ پول هاے که مے دهید باید بدهند مدال طلا درست بکنند۔ باز بخود شما تقسیم نمایند! جفنگ نگو۔ جواب بده به بینم ارمنی ها را چرا نگاه داشته بودی؟

حاجی قره۔ دور سرت گردم! آنها مرا معطل کرده بودند +

مکر دیچ۔ قربانت شویم! دروغ مے گوید۔ او خودش مے خواست ما را لخت کند +

(درین حال یساولے از طرف موورا و چه انشیر مے رسد) +

یساول۔ (به پنچالنگ) آقا! موورا و مرا خدمت شما فرستاد زبانی عرض کنم۔ دزد ارمنی هاے اکلیس پیدا شد۔ ابریشمها را هم پیش گرفتند۔ دزدها هم دوستاق است ازعقب هم احوالات را نوشته خدمت شما اطلاع خواهد داد +

موورا و۔ یقین که باز تاتار است +

یساول۔ بلے تاتار بودند +

پنچالنگ۔ مگر شما خیال مے کردید۔ انگلیس یا فرنگ خواهد شد +

اوہان۔ دور سرت گردم! وزد ہمیشہ از تاتارہاے شود۔
از ماہا ہرگز وزد نمے شود +
پنچالنگ۔ نفست بگیرد! ایں از درست کارہاے شماہا
کہ نیست از دست تاں بر نمے آید۔ جرأت ندارید۔ وزدی بروید +
یساول۔ آقا! موورا و یک نفر قاچاقچی ہم گرفتہ بود —
خودش را بابارش فرستادہ است +
(ازیں حرف رنگ حاجی قرہ پریدہ) +
پنچالنگ۔ کجاست؟ بیارند حضور +
(یساول مے رود بیاوردش) +
حیدربیگ۔ پنچالنگ! حالا بشما معلوم شد کہ من وزد
نیستم۔ و وزدی نمے روم +
اوہان۔ آقا! ہماں وزدہائیکہ گرفتہ اند بے شک رفیق
ایں خواہند بود +
پنچالنگ۔ آنجاش تحقیق خواہد شد۔ معلوم مے شود +
(دریں حال یساول کرم علی را بحضور مے آورد۔ حاجی قرہ محض دیدن
کرم علی اسے واے گفتہ غش مے کند مے افتد) +
پنچالنگ۔ (تعجب کردہ) ایں؟ یعنی چہ طور شد؟ ایں چرا غش
کردہ؟ ایں را حال بیارید بہ بینیم +
(مووراو آب مے ریزد حیدربیگ وخلیل یوزباشی بازوش را مے گیرند۔
مے مالند۔ حاجی قرہ چشمش را واے کند) +
پنچالنگ۔ مرد! بتو چہ شد؟ چرا بے ہوش شدی؟

(زبان حاجی قره بند مے شود۔ نمے تواند جواب بدہد) +

پنجالنگ۔ (کرم علی) پسرہ! راستش را بگو تو را رہا مے کنم۔ این مرد کہ ترا دیدہ چرا بے ہوش شد؟

کرم علی۔ نمے دانم قربون سرت!

پنجالنگ۔ تو کے با کِہ پئے مال قاچاق رفتہ بودی؟

کرم علی۔ من ہیچ وقت با ہیچ کس پئے مال قاچاق نرفتہ بودم +

پنجالنگ۔ پسرہ! چہ مے گوئی؟ ترا سر بار گرفتہ اند۔ چہ طور مے توانی منکر این مطلب بشوی؟

کرم علی۔ من ہرگز از آن بار خبر ندارم +

پنجالنگ۔ پس آن مال از کیست؟

کرم علی۔ نمے دانم +

پنجالنگ۔ پس تو سر اسب نبودی؟

کرم علی۔ بلے بودم

پنجالنگ۔ پس بار را سر اسب کِہ بار کردہ است؟

کرم علی۔ شیطان گذاشتہ است من ازین بار خبر ندارم +

پنجالنگ۔ عزیز من! شیطان را ما بہتر از تو مے شناسیم۔ او خیلے کارہا دارد۔ امّا مال قاچاق خرید و فروش نمے کند۔ راستش را بگو والّا پوستت را مے کنم +

حیدر بیگ۔ عرض دارم پنجالنگ!

پنجالنگ۔ بگو۔ بہ بینم +

حیدر بیگ - در خدمت شما بسیار مقصرم - ولیکن بتقصیر خودم اقرار مے کنم - این مرد را با دو نفر رفیق دیگر من برائے آوردن مال فرنگ بردہ بودیم - اینکہ گرفتہ اند نوکر این است - از شدت خستت بجہت گیر آمدن مالش کہ فہمید غش کردہ - ارمنی ہا را ہم از ترس مال خود در راہ معطل کردہ است +

پنجالنگ - (بہ حیدر بیگ) مطلب معلوم شد - رفیقہات کہ بود ؟

حیدر بیگ - عسکر بیگ بود و صفر بیگ +

پنجالنگ - (بہ موو راو) بفرست آنہا را بیاورند +

موو راو - چشم - الآن + (موو راو یساول پئے آنہا مے فرستد) +

پنجالنگ - (بہ حیدر بیگ) پس چرا خجالت نہ کشیدی ؟ گفتی اوہان دروغ مے گوید +

حیدر بیگ - اوہان باز دروغ گفتہ است - بجہت اینکہ ما ہمہ جہت شش نفر بودیم - مال فرنگ مے آوردیم - چہار تا ہم بار داشتیم - با اینہا دچار شدیم ہا ہوئے کردیم - ترساندیم دواندیم شان - برگشتیم آمدیم بسر خودت ! از لخت شدن ارمنیہائے اکلیس ما ہرگز خبر نداریم +

(دریں حال یک نفر یساول عسکر بیگ و صفر بیگ را حاضر مے کند) +

پنجالنگ - حیدر بیگ ! رفیقہات اینہا است ؟

حیدر بیگ - بلے ! اینہا است +

پنجالنگ - حیدر بیگ ! ہر چند از بابت وزدی تقصیرے

برتونیست۔ اما چوں بے بلیط از سرحد باں طرف رفته۔ مال فرنگ بایں طرف آورده و تفنگ و شمشیر بسر قراولاں موورا و کشیده باید من الآن شمارا دوستاق کنم۔ ببرم قلعه +

حیدر بیگ ۔ اختیار به شماست۔ نچالنگ !

صوناخانم ۔ (ایں حرف را شنیده دویده رفته دست بدامن نچالنگ شده) قربانت شوم ! مرا بکش۔ او را مبر۔ مرا بے صاحب مگذار +

نچالنگ ۔ حیدر بیگ ! ایں که است ؟

حیدر بیگ ۔ نچالنگ ! ایں کنیز شما است ۔ دیروز عروسیش را کرده آورده ام۔ باعث همۂ ایں بدبختیهاے من همین است +

نچالنگ ۔ چه طور ؟ مگر او چرا باعث بدبختئے تو مے شود ؟

حیدر بیگ ۔ نچالنگ ! ما نهایت عاشق و معشوق همدگر بودیم۔ دو سال مے شد از بے پولی حسرت مے کشیدم ۔ نمے توانستیم عروسی بکنیم۔ آخر الامر ناچار شدم که پولے گیر بیاورم ۔ دزدی که بشما قول داده بودم نمے توانستم بروم۔ رفتم مال فرنگ آوردم۔ فروختم۔ با منفعت آں عروسی کردم۔ دیروز ایں را آورده ام۔ کاش که مے مردم ! ایں روز را نمے دیدم !

صوناخانم ۔ دور سرت گردم ! سر پادشاه تصدق کن۔ بنده بے جرم آمدی پیٔے کرم نمے شود که ایں مطلب را شما بالا بنویسید۔ شاید بایں اشک چشم من رحم کنند۔ من از زبان

خود کا غذ مے دہم۔ بعد ازیں حیدر بیگ را ہرگز نگذارم ۔ پئے کار بد برود +

حیدر بیگ ۔ بچالنگ! من حاضرم ایں تقصیر را در داغستان پیش روے دشمنان پادشاہ با خون خویش بشویم +

بچالنگ ۔ (بہ موو راو) واللہ! دلم مے سوزد۔ ایں بیچارہا را از ہمدگر جدا بکنم۔ امّا تا ایں مطلب را ببالا اظہار بکنیم۔ موافق ناکون مے تواں اینہارا بضامن داد؟

موو راو ۔ بلے مے شود +

عسکر بیگ ۔ بچالنگ! ما ہم حاضریم۔ روبروے دشمن شمشیر بزنیم +

بچالنگ ۔ (بہ موو راو) اینہارا ضامن بدہ ۔ تا از بالا خبرے برسد +

موو راو ۔ بچشم + (دریں حال تکذبان زن حاجی قرہ داخل شدہ روے پائے بچالنگ افتادہ) +

تکذبان ۔ دور سرت گردم! شوہر مرا ہم بمن ببخش +

بچالنگ ۔ (بہ حاجی قرہ) مرد کہ! دیگر پئے مال فرنگ نے رہبی کہ؟

حاجی قرہ ۔ توبہ! بچالنگ! توبہ!! توبہ!!! شب و روز شما را دعا خواہم کرد کہ مرا ازیں عمل برگردانیدی +

بچالنگ ۔ (بہ موو راو) ایں را ہم ضامن بدہ +

موو راو ۔ چشم +

حاجی قره - دور سرت گردم! پس مالم چه طور میشود؟
پنجالنگ - دریں باب قدرے صبر بکن +
حاجی قره - قربانت شوم! مالم نرسد مے میرم +
پنجالنگ - خود ے دانی مے خواہی بمیر - مے خواہی نہ میر خلیل یوز باشی! نوکر حاجی قره وارمنیہاے طوغی را خلاص کن بروند +
پنجالنگ - (رو مے کند بہ بیگہا) امثال شما مردمان نجیب وبیگ زادگاں را سزاوار نیست ہرگز خودتاں را با رتکاب عملہاے بد وکارہاے ناشائستہ بدنام بکنید - در نظر امنائے دولت خوار وخفیف بہ نظر بیائید - چنانکہ دزدی عمل بد است ودر نزد ہمہ کس مذموم وممنوع است - ہمچنانست اقدام کردن بسائر عملہاے کہ دولت بنا بر مصلحت خود ومنفعت ملت غدغن کردہ است - مال فرنگ از جانب دولت غدغن است - ہرکس بایں کار اقدام بکند معلوم است - خلاف جمہور کردہ واطاعت امر پادشاہ را نہ نمودہ است - وہرکہ از امر پادشاہ بیروں رود - بر خلاف حکم او رفتار نماید - مثل این است کہ خلاف امر خدا وحکم پیغمبر خدا کردہ است - زیرا کہ امر خدا وحکم پیغمبر وفرمان پادشاہ براے سلامتیٔ ملت وحفظ ناموس وترقی ومعموریت مملکت باہم توأم است - ہرکہ از امر خدا بیروں برود عذاب اخروی را گرفتار خواہد شد - وہرکہ از اطاعت پادشاہ خارج شود عقاب دنیوی را دوچار خواہد شد - وہرکہ خلاف امر ونہی پیغمبر را بکند - در ہر دو جہان روسیاہ

وشرمنده خواهد بود - وهرکه اطاعت خدا را کرد - بهشت نصیب اوست - وهرکه فرمان پادشاه را برد - شفقت و مرحمت قسمت اوست - وهرکه با اوامر رسول متعلق شود بالذت آخرت وعزت دنیا متجلی گردد - رحم امنائے دولت زیاد برآنست که این تقصیرات شما را برائے جهالت و نادانی که دارید نه بخشند - امّا شما را لازم است عقل وهوش پیدا کنید - خیر خودتان را ملاحظه نمائید - به نیت خالص از صداقت اندیشان دولت باشید - درهر خصوص اوامر و نواهی را یاد بگیرید - خیالات فاسده را از سر خود بیرون کنید تا رستگار بشوید +

بیگها - بسر وچشم نچالنگ! بجان ودل نصیحت شما را قبول داریم +

نچالنگ - (دست صونا خانم گرفته) به بین! بخزلی و اشک چشم تو حیدر بیگ را از تو جدا نه کردم - از او خوب متوجه مے شوی باز بیکارهاے بد اقدام نکند - تا از بالا جواب برسد +

صونا خانم - چشم نچالنگ! خاطر جمع - خودم را به کشتن میدهم - نمے گذارم که دیگر پے کارهاے بد برود +

نچالنگ - خیلے خیلے راضیم - ضمانت تو از ضمانت همه کس معتبرتراست - خدا حافظ! (مے رود که برود) +

حاجی قره - دور سرت گردم نچالنگ! ایسا دلان موو راو

وقت گرفتن من نیم عباسی از جیبم در آورده اند- بفرمائید بدهند
نچالنگ- (بعود راو) بفرمائید الآن پول این را بدهند- این قسم عملهاے این یساولها باید ترک بشود- تا کے اینهمه بے ترتیب و دلخواهند بود- این کارها چه معنی دارد- بدنامی دولت است- دلیل است به بے غرضگی من و شما +
حاجی قره- خدا عمر و دولت ترا زیاد کند! آقا! تا عمر دارم این التفات شما را فراموش نخواهم کرد +
(نچالنگ دور مے رود- آدمهاش هم پشت سر آنها مے روند) +

پرده مے افتد

تمام مے شود

(بقلم محمد صادق- صدیقی- منشی فاضل)

فرہنگ و تعلیقات

سرگذشت مرد خسیس

ص ۴۱ حاجی قرہ - اصل ترکی میں حاجی قارا ہے +
یوز باشی - ترکی لفظ ہے - یوز بمعنے صد (سَو) اور باش بمعنی سردار - فوج میں سَو سپاہیوں کا سردار - داروغہ - جمعدار -
قراول - فوجی سپاہی - ترکی لفظ ہے - دیدبان - محافظ - کانسٹیبل +
ہوورا و - رُوسی زبان میں شہر کے مجسٹریٹ کو کہتے ہیں +
پنچا لنگ - یہ بھی روسی زبان کا لفظ ہے - حاکم ضلع یا ڈپٹی کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے - چیف سپروائزر - +
یساول - ترکی لفظ ہے - پولیس کانسٹیبل - سنتری - دیکھو فوقی یزدی کا یہ شعر :-

پردۂ آں نگاہ خشم آلود + کہ یساول بہ مجلس غضب است

تکذبان - اصل ترکی کتاب میں صرف تکذ ہے +
ص ۴۲ اوبہ - اوبا - بستی - قریہ - گاؤں - خیمہ گاہ +
بہ سرسنگے - ایک پتھر پہ چٹان پہ +

ص ۴۲ سر - طرف - کنارہ

بکار ... خورد - بہ کار خوردن - کام آنا - مفید - "بہ کار آید" کا استعمال آجکل بہت کم ہے +

آلاچیق - (اصل ترکی میں آلاچوق ہے) - بید کی تیلیوں کا بنا ہوا جالی دار خیمہ جو نمدے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے +

دست بیاورد - دست سے پہلے حرف جار "بہ" محذوف ہے - ہاتھ میں لائے +

روزہائے گذشتہ - "در" حرف جار محذوف ہے +

لا اقل - کم از کم - آجکل بہت مستعمل ہے +

چاپیدن - غارت کرنا - لوٹنا - لوٹ مار کرنا +

چپاوی - (چپاو) - چھاپہ - لوٹ - غارت +

واغاں کردن - پریشان کرنا - چھاپہ مار کر تتر بتر کر دینا

قزلباش - (قزل = سرخ - باش = سر) نادر شاہ کی فوج میں ایک ایرانی دستہ کا نام تھا - جس کی ٹوپیاں سرخ ہوتی تھیں - ترک اہل ایران کو مجازاً قزلباش کہتے ہیں +

عثمانلو - آل عثمان - ترک +

دعوا - جنگ - مٹھ بھیڑ +

لزگ - صحرا نشینوں کا ایک قبیلہ ہے +

لات و لوت - تہی دست - مفلس - کنگال +

سوراخ کوہ - غار - کھوہ +

۴ یراق۔(یراغ) آجکل بمعنی ساز و سامان و اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں اس گھوڑے کو کہتے تھے جس پر سوار ہو کر غارت کرنے کے لئے جاتے تھے +

اُلجہ کردن۔ لوٹنا۔ غارت کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔

بازیک ہیچو الخ۔ اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے یک تنکیر کا فائدہ دے رہا ہے + اگر پھر کبھی ایسی مٹھ بھیڑ کا موقعہ ملا تو الخ +

راحت الخ۔ اس کے پہلے حرف محذوف ہے۔ آرام سے بیٹھ۔ امن سے رہ + راحت آجکل و بہ راحت ، استعمال ہوتا ہے +

دلگی۔ چوری چکاری۔ راہزنی۔ عیاری +

بانازور۔ خسیس [illegible] +

خیش راندن۔ ہل چلانا۔ کھیتی باڑی کرنا +

لنبران۔ نام قبیلہ +

لک۔ نام قبیلہ +

جوان شیر۔ ایک قبیلہ کا نام ہے +

اخمش راریختہ۔ تیوری چڑھاکے۔ تیوری پربل ڈال کر +

روش۔ رویش۔ آجکل ضمیر متصل لگاتے وقت اگر اس کے ماقبل حرف علت ہو تو ی نہیں لگاتے۔ مثلاً بابام (بابایم) گلوم (گلویم) عموم (عمویم) وغیرہ +

صـ۴۳ ہے کردن ۔ اطلاع دینا ۔ افسوس اور حسرت کرنا ۔
گھوڑے کو چلانا ۔ ملا طغرا ؎
بیا تا برخشِ طرب ہے کنیم ۔ سمند غم و ہجر را پے کنیم ۔
علی خراسانی ؎
مرا رساند یکو ۔ے تو ہیچو باد صبا
بشوق خویش دریں راہ بس کہ ہے کردم
ہے کلمہ تنبیہ بھی ہے ۔

صـ۴۴ ہا ۔ کلمہ تنبیہ ہے ۔ جو کسی چیز کے دفعتہً سامنے آجانے یا
بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کے موقعہ پر بولتے ہیں ۔
راہ افتادن ۔ چل پڑنا ۔
فکری ۔ فکرمند ۔ ہیچو فکری ... مے آئی ؟ فکرمند سے
معلوم ہوتے ہو ؟
دہن لق ۔ دھوکے اور فریب کی باتیں کرنے والا ۔ بکواسی ۔
لق ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ خراب اور گندا انڈا ۔ (برہان)
حرفِ مفت زدن ۔ یاوہ گو ۔ بکواسی ۔
بلوک ۔ علاقہ ۔ ضلع ۔
پَہ ۔ حرفِ انبساط ہے جو فرطِ لذت یا خوشی میں زبان پر
آتا ہے ۔ مگر یہاں طنزاً بولا گیا ۔
گشنگی ۔ عوام لوگ گرسنگی کو بگاڑ کر گشنگی کہتے ہیں ؎
شاعر و رمّال و مرغ خانگی ۔ ہر سہ تا گہ میخورند از گشنگی

صہ ۴۴ بسحق اطعمہ ؎

صبا بہ گلشن گیپا گرت گذار افتد

بحق پاچہ کہ بوے بہ گشنگاں آری

دشخار۔ (دشخوار) بمعنی دشوار۔ مشکل (برہان)

صہ ۴۵

لابد شدہ ام۔ مجبور ہو گیا ہوں +

بے پولی۔ یاے مصدری ہے (بے پول شدن) مفلس ہونا۔ مفلسی +

عروسی کند۔ اس کے پہلے کاف بیانیہ محذوف ہے +

گریخت گریزاند۔ (خود بھی) بھاگ گیا (اور لڑکی کو بھی) بھگا لے گیا + واو عاطفہ محذوف ہے۔ اور یہ حذف عام ہے +

بگردنم ... آمدہ است۔ میں مجبور ہوں میرے ذمہ ہے +

آہ۔ اوہ۔ یہ کلمے افسوس۔ رنج اور بیتابی کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں +

خوب آوازہ الخ۔ بات تو خوب کہتے ہو (طنزاً) مگر رک رک کر بولتے ہو +

آوازہ خواندن۔ گانا۔

صہ ۴۶ دو آنقدر۔ اس سے دوچند

حالیش کنم۔ (اور حالی کنم) حالی کردن۔ اطلاع دینا جتانا +

پیدا کردن۔ تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا +

ص ۷۴

بتتر - بوتہ - درخت - جھاڑی +
قشنگ - خوبصورت و خوشنما - ترکی لفظ ہے +
پیداش نیست - اسکا پتہ نہیں +
تجمے ہم وامے ایستم - تھوڑی دیر اور ٹھیرتی ہوں +
خیر - جس طرح یہ لفظ (اچھا، اور بہت اچھا، کے لئے آتا ہے - اسی طرح بسا اوقات نفی کی تاکید بھی کرتا ہے +
نیز بمعنی اجر - نفع فائدہ بولا جاتا ہے - محسن تاثیر ؎

چو گویمش کہ بگیرم دل از تو گوید "خیر"
خداش خیر دہد آنکہ خیرے گوید

بینی باز ... دوچار شد - دیکھئے (نہیں معلوم) پھر کس دیوانے اور غافل از خدا سے جا بھڑا +
تابیدن - گمراہ کرنا - پھسلانا + تابیدند - جنہوں نے اسے پھسلایا +
توے - اندرون چیزے +

سلمان ساوجی ؎

چوں غنچہ بستہ ام سر دل را بصد گرہ
تا بوے راز عشق نیاید ز توے دل

ددستاق - قیدخانہ - قید - مقید - محبوس +

مرزا معز فطرت ؎

شدم دستاق ترکے روز و شب در خانۂ زینے
تبسم حقۂ لعلے تغافل عشوہ آئینے۔

ص ۴۷ دیگر... نمے شوم۔ (پئے کسے بلند شدن۔ کسی کا پیچھا کرنا) اس کے پیچھے نہ پڑونگی۔ اس کا خیال نہ کرونگی +

مے نشیند زمین۔ زمین کے پہلے حرف چار در وئے یا 'بر' محذوف ہے +

پشت بوئنہ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے +

ص ۴۸ آہ۔ (ہا) دیکھو نوٹ صفحہ ۴۴ +

رفیقہات۔ (رفیقہایت) دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +

گوش بدہ۔ کان لگا کر توجہ سے سُن +

ص ۴۹ جلو اسب گرفتن۔ گھوڑے کی باگ پکڑ لینا۔ گھوڑے کو روکنا +

حرفت را بعد بگو۔ باتیں پھر کر لینا۔ حرف بمعنی کلام۔ آجکل بہت مستعمل ہے + "دو پارہ حرفے داشتم۔ بگوئمت" +

دختر۔ اظہار محبت کے لئے لفظ دختر سے مخاطب کرتا ہے +

ایلیت۔ متعلق بہ ایل۔ (ایل۔ گھرانا صحرانشینوں کا قبیلہ) +

پول پیدا کن۔ روپیہ کمانے والا۔ حقارت سے خطاب کرکے کہا ہے + اس لئے "میکرد" صیغۂ واحد غائب

صـ۴۹ بجائے (واحد حاضر) بولا ہے +

دست ہم گرفتہ۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے۔ خود بخود +

طوی نمے گیرند۔ با قاعدہ نکاح نہیں کرتے +

بے حیا الخ۔ منادا ہے۔ جس کا حرف ندا محذوف ہے

صـ۵۰ فکر رفتہ۔ بہ فکر رفتہ +

دہ۔ ایسے کبھی تو بے صبری اور جلدی کے وقت بو۔
ہیں۔ کبھی خبردار اور متنبہ کرنے یا دھمکانے کے موقع

بنشین زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

ایہ۔ نفرت کا حرف ہے جو بیزاری اور ناپسندیدگی ظا
کرتا ہے +

چیت۔ (چنت) چھینٹ۔ ولایتی چھپا ہوا کپڑا +

قدغن۔ (غدغن) ممانعت۔ حکم امتناعی۔ تاکید +

صـ۵۱ تومان۔ ایک ایرانی طلائی سکہ ہے۔ جو ساڑھے سا
روپیہ کے برابر ہوتا ہے +

بہ اش۔ (باو) حرف با کے ساتھ ضمیر متصل کا لگا
محاورہ جدید ہے +

صحبت۔ اختلاط۔ گفتگو + حاجی محمد جان قدسی ؎
بر سر پیمانۂ غم ہرگز آں صحبت نبود
بود غم ہم بیش ازیں اما بدیں لذّت نبود

ناخوش۔ بیمار علیل +

چہ چی۔ چہ چیز کا مخفف ہے۔ کیا؟

ص۵۱ بچہ کار من مے خورد - بکار خوردن - بکار آمدن - میرے کس مطلب کی ہے +

ہنّ ہنّ - من من کرنا - چبا چبا کر باتیں کرنا - تامّل سے گفتگو کرنا - ہانپنا +

ص۵۲ قرض کردن - قرض لینا + سلیم ؎

ایں ہمہ افغاں ندارد گر جفاے دیدۂ -
سخت بے صبری سلیم اندک تغافل قرض کن

خیر - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۷ +

تاجیک - ترکوں اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کو تاجیک کہتے ہیں - اصل میں تاجیک وہ عربی نژاد قومیں ہیں جو عرب کے علاوہ اور ممالک میں بودوباش رکھتی ہیں +

ارس - ایک دریا کا نام ہے جو کوہستان قالیقلا سے نکلکر اردبیل کے نیچے بہتا ہؤا بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے ایک سو پچاس فرسنگ لمبا اور جنوب سے شمال کو بہتا ہے اس کا پانی بہت تیز ہے اور سیلاب کے دنوں میں اسے عبور کرنا دشوار ہے +

قزاق - (کاسک) روسی فوج کے سپاہی +

بلدم - بلد ہستم - واقف ہوں - جانتا ہوں +

ص۵۳ گشنہ - گرسنہ - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۴ لفظ گشنگی +

دیگر چہ طور ... ماند - پھر بھوکے کس طرح نہیں رہینگے ؟

چونکہ - جدید محاورے میں بمعنی دو اگرچہ مستعمل ہوتا ہے + ص ۵۳
پس کمترالخ - پھر مجھ سے زیادہ ذلیل اور کمینہ کوئی نہیں +
الآنہ - ابھی - اسوقت - عربی لفظ الآن کے بعد ہا سے
تفنن لگائی گئی ہے +
پاشدن - اُٹھنا - کھڑے ہوتا +
دردت بجانم - درد تو بجان من باشد !
خجالت نگذار - خجل مکن +
دوام بمے کنی - دواے من مے کنی + یہ بھی روش - بابلم ص ۵۴
وغیرہ کی طرح ہے +
آے - حرف ندا ہے - جس میں زور سے پکارنے کے لئے
اشباع کیا گیا ہے +
ننم - ننۂ من - ماں کو پیار سے ننہ کہتے ہیں - بعض وقت
ماں بھی بچے کو پیار میں ننہ جان، کہ لیتی ہے +
وانایست - چلے جاؤ - بالکل نہ ٹھیرو +
حرفت را برگرداں - اگرنہ الخ - اپنے لفظ بدل لو ایسا
نہ کہو ورنہ الخ +
بغل گرفتہ - در بغل گرفتہ - حرف جار محذوف ہے +
شب خاطرم آمد - اس میں حرف جار محذوف ہے + ص ۵۵
رات کو مجھے یاد آیا +
گاو گلبا - چرواہا + گاو گل - گلۂ گاؤ و جانوراں دیگر مثل
شتر وغیرہ +

ص۵۵ اول صبح... میشود۔ اول صبح گاد گلیا ہا وغیرہ دچارمے شود +
لنگہ۔ جوڑے دار چیز کے ہر حصہ کو کہتے ہیں +
لنگۂ کفش۔ جوتی کے جوڑے کا ایک پاؤں +
بہ جورم۔ بہ جویم کا بگڑا ہوا ہے + تاریکست... بجورم۔
ہنوز شب تاریکست نمے توانم بجویم +
یات۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ لفظ روش +
ص۵۶ قدک۔ رنگدار سوتی کپڑا + مرزا طاہر وحید ؎
بزیر چرخ ز سرکوب قد دشمن تو
بود برنگ قدک درد کا نچۂ دقاق۔
کرپاس۔ سفید رنگ کا کپڑا + سیفی ؎
تا عاشق روے مہ کرپاس فروشم
شد چاک مرا پیرہن صبر چہ پوشم
شلہ۔ لٹھے وغیرہ کی قسم کا کپڑا +
نیم ذرعے۔ یائے وحدت ہے +
بے دماغ۔ غمگین۔ غصہ سے بھرا ہوا۔ جلا بھنا +
بازار۔ منڈی۔ بیوپار۔ لین دین۔ معاملہ۔ تجارت +
میر صیدی ؎
نیست سودے کہ زیانش نبود در دنبال
بارمے بندم ازاں شہر کہ بازارے نیست
جرباد قانی ؎

ص ۵۶
فتنہ بازارے بچشمش داشت پرسیدم کہ چیست
گفت آشو بے براے روز محشر مے خرم
بدہ بستان - لین دین - خرید و فروخت - داد وستد +
سگ پدر - وہ شخص جس کا بات کتا ہو - کتے کا بچہ +
گالی ہے +
دستنش الخ - یعنے دستش سنگین بودہ - وآں کنایہ از
نحوست است +
قلعہ - ارد گرد کے دیہاتی لوگ شہر تفلس کو قلعہ کہتے ہیں +
توپ - کپڑے کا تھان جو عموماً چالیس گز کا ہوتا ہے +
ملا طغرا ساقی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎
ز بزازیت صد کدو گشتہ داغ
کہ شد توپ اطلس نصیب ایاغ
منات - ملک روس کا ایک سکہ ہے - جو تین شاہی
ایرانی کے برابر ہوتا ہے - روبل +
قرآن بخورد - قرآن کی قسم کھائی - قرآن فرو خوردن و مصحف
خوردن بھی مستعمل ہے + ملا شانی تکلو ؎
شانی بہ ترک عشق تو سوگندے خورد
باور مکن اگر ہمہ قرآن مے خورد

ص ۵۷
ناشور - کورا لٹھا - شور عام لوگ شو کی بجاے استعمال
کرتے ہیں - مثلاً مُردہ شور بجاے مردہ شو ہے +
خیر - حکم نفی - یعنے نے یا نہ (دیکھو نوٹ صفحہ ۴۷) +

صـ ۵۷ ابوی - غلط العام ہے (میرا باپ) یہاں مؤذن بوجہ اپنی جہالت
کے "تیرے باپ" کے معنی میں استعمال کرتا ہے +
میخواہی چہ بکنی - چہ مے خواہی کہ مے کنی - جدید محاورہ
میں یہ ترکیب عام +
عباسی - ایک تانبے کا قلیل قیمت سکہ ہے جو شاہ
عباس نے مروج کیا تھا +
دیوانہ الخ کہ - جدید محاورے میں لفظ کہ تنبیہ کے موقعہ
پر تاکید اور خبردار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے +
(یعنے تو دیوانہ تو نہیں ہوگیا؟) +
صـ ۵۸ بہ پدر من - ب بمعنے برائے +
مردکہ - ک تصغیر برائے حقارت ہے +
سرخود - آپ ہی آپ - خود بخود +
نگفتہ باشی - جملہ شرطیہ ہے - حرف شرط محذوف ہے +
ہیچ نقلے ندارد - کچھ پرواہ نہیں - کیا مضائقہ +
شما را مے گفت - تمہارے متعلق ہی کہتا تھا +
مشتبہ شدن - غلطی کھاتا - دھوکا کھانا +
پیدا اش کن - اسے ڈھونڈ لے - اس کی تلاش کر لے +
شاہی - تانبے کا سکہ ہوتا ہے - جو قران (صاحب قران)
کا بیسواں حصہ ہوتا ہے +
دشت کردن - صبح کو پہلا نقد سودا بیچنا - بوہنی کرنا -
جب صبح کسی دوکاندار سے اودھار سودا مانگا جائے تو

وہ کہتا ہے "ہنوز دشت نہ کردہ ام" اور جب بوہنی صـ ۵۸
کرلیتا ہے تو پیسوں کو دانتوں کہتا ہے "دشت از
دست حلال زادہ" + میر نجات ؎

رنگیں نہ گشتہ دامن صحرا زخون ما
دشتے نہ کردہ است بہار از جنون ما

محسن تاثیر ؎

در محبت نسیہ دل بردن فراوان است و بس
ہست گر دشتے دریں سودا بیابان است و بس

ترا بخدا الخ۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ دوکان
کے سامنے نہ کھڑے ہو +

چوپوق۔ (چپوق) چرٹ۔ یا پیپ + صـ ۵۹
غلیان۔ (قلیان) حُقّہ + محسن تاثیر ؎

پُر ز دست خویش چوں غلیاں کدورت می کشم
ہمدمے کو تا ز دود دلے خالی کنم

حاضر۔ یعنے تیار "حاضر جواب" بھی انہی معنوں میں ہے +
چاق مے کنم۔ تازہ کر دیتا ہوں۔ تیار کر دیتا ہوں۔ چاق
تر و تازہ۔ صحیح و تندرست + ملا طغرا ؎

شود ز حاصل خود ہر کسے دماغش چاق

ایضاً ؎

ز بوئے خامۂ نرگس دماغ من چاق است
شکستن دل من ہم چو گل با وراق است

صـ ۵۹ بال کہ خوب الخ - یہاں کاف حرفِ شرط ہے +
قلعہ پیغام کردم - بہ قلعہ پیغام کردم - قلعہ کے لئے
دیکھو نوٹ صفحہ ۵۶ +
غلام بچہ شما - حاجی انکسار سے اپنے بیٹے کو "غلام بچہ
شما" سے تعبیر کرتا ہے - گویا حاجی خود ان کا غلام ہے +
رو آکنید - فرمائش کرو +
جور - قسم - طرح + احمد چہ جور پسرے بود +
ہیچ جا -
دو کان ہیچ کسے } ہر دو کے پہلے حرفِ جار محذوف ہے +
قماش - قماش اوّل بمعنے جنس و سرمایہ - قماش دوم بہ
معنے وضع - طرز - ساخت +
ازیں سر الخ - اِدھر لایا اور اُدھر خرید کے لے گئے +
صـ ۶۰ تدارک دیدن - انتظام کرنا +
چہ چیز است - یہ کیسا نیک کام ہے - کتنا مفید ہے
خیر تو ہے ؟
جواب کردن - انکار کرنا + کمال اسماعیل ؎
آساں بود سوال چنیں را جواب کرد
چہ طور آدمی - چہ طور آدم ہستی ؟ آجکل آدم بمعنی انسان
اکثر بولتے ہیں - مثلاً احمد آدم خوبے است +
برم - مخفف بروم +
صـ ۶۱ ایں چہ .... داری - کاف بیانیہ محذوف ہے +

صـ٦١ جواب کہ نکردم - کاف تاکیدی معنوں میں ہے - انکار تو نہیں کیا +

ہفت وہشت دہ - ہفتدہ وہشتدہ +

اینکہ فائدہ ندارد - اس سے تو کچھ کام نہیں نکلتا +

غلیان دیگر - حُقّہ کا ایک اَور دَور +

ہمہ اش الخ - اش کا مرجع تمباکو ہے +

تکان دادن - ہلانا - جھاڑنا +

نتوانستۂ بفروشی - تتوانستۂ کہ بفروشی + کاف بیانیہ محذوف ہے +

یک عالم الخ - بہت نقصان اٹھا رہا ہے +

در سر پانزدہ روز برسانیم - پندرھویں دن تمہیں تنخواہ منات کا فائدہ پہنچاویں +

صـ٦٢ بیروں ماں مے کنی - مارا بیروں مے کنی - محاورہ جدیدہ پائیں - نیچے + حرف جر ہے زیر کے معنوں میں آجکل عام طور پر استعمال کرتے ہیں +

بدرک - بدرکِ جہنّم - (یعنی آج کی بکری بھی فضول اور برباد ہی گئی) +

اگرنہ الخ - صد توماں سے پہلے وخواہ، یا واگر، محذوف ہے دبرویدہ گفتم کا مقولہ ہے +

خیر برساں - (خیر رسانندہ - برساں - صیغۂ امر حاضر از رسانیدن) اسم اور امر ملکر اسم فاعل ترکیبی ہے +

ص ۶۲ خیر رساں - فائدہ پہنچانے والا +
قرش - (قروش) ترکی سکہ ہے جو اڑھائی آنے کے برابر
ہوتا ہے +

ص ۶۳ بزن بہادر - دلیر - من چلا +
مرغ پرمے اندازد - (خوف سے) پرندے کے پر بھی جھڑ
جاتے ہیں - پرندے بھی سہم جاتے ہیں +
تا - یہاں بمعنی وازاں کہ، +
رواج - بمعنی مروج استعمال کیا گیا ہے +
ذرعے یک عباسی - ایک عباسی فی گز - عباسی کیلئے
دیکھو نوٹ صفحہ ۵۷ +
چہار گردانگہ - مولانا آزاد مرحوم ایک جگہ گردانکہ کا وزن
۸۰ مثقال لکھتے ہیں +
نمے گذارند الخ - زمین پر پڑنے نہیں دیتے - فوراً خرید
لیتے ہیں +
گمرکخانہ - چونگی خانہ - وہ دفتر جہاں مال درآمد پر محصول
لیا جاتا ہے +

ص ۶۴ ہرگاہ - کلمہ شرط ہے - یعنی اگر +
ماہے دو ہفتہ - مہینے میں دو بار +
مے ترکید - ترکیدن و ترقیدن - پھٹنا - شق ہونا ہے

زمیں ترکیب۔ و پیدا شد سرخر

ص ۶۴ مجلس استنطاق۔ باز پرس کی مجلس۔ مراد۔ کچہری۔
عدالت۔ سشن۔ جوری +

ایہ۔ کلمہ تنبیہ ہے +

گردرو۔ رو رفتن سے حاصل مصدر ہے۔

جز اینکہ بپشم الخ۔ سوائے اس کے تمہاری آنکھوں اور
منہ پر مچھر بیٹھیں تمہیں اور کچھ آمدنی نہیں +

روت۔ روے تو +

واسہ۔ واسطہ کو بگاڑا ہوا ہے۔ اور برائے کے معنی
میں ہے +

سر در بردن۔ علم ہونا۔ واقفیت ہونا +

ص ۶۵ دزد مزد۔ چور چکار۔ مزد تابع مہمل ہے +

پونزدہ۔ پانزدہ۔ پندرہ ۱۵۔ عوام الناس اکثر الف کا
امالہ واو سے کر لیتے ہیں۔ جیسے قربانت سے قربونت +

پوش۔ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے۔ یہاں یکتے پرکاہ
سے نہایت کم قیمت چیز کو بھی پوش کہتے ہیں +

دعوائے۔ دیکھو صفحہ +

صد الخ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اگر صد الخ +

بروی بیائی۔ بروی و بیائی۔ حرف عطف محذوف ہے +
ما کہ الخ۔ کہ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے +

٦٥ص رشادت ۔ بمعنے جرأت ۔ دلیری ۔ خوبی +

نفرے ۔ فی کس ۔ ہر ایک آدمی کو +

صد تومان الخ ۔ جملہ شرطیہ ہے اور حرف شرط محذوف +

صد تومان پنج تومان ۔ پانچ فیصدی ۔ سو تومان پر پانچ تومان +

٦٦ص طرف شب ۔ رات کے وقت ۔ طرف بمعنے وقت ۔ وہنگام (بہار عجم) +

بے وقت نیائید ۔ دیر کرکے نہ آنا +

پدر سوختہ ۔ وہ شخص جس کا باپ (آتش جہنم میں) جلنے کے قابل ہو ۔ دوزخی کا بیٹا +

سوداگری الخ ۔ جملہ شرطیہ ۔ اگر حرف محذوف ہے +

چہ خاک بہ سر بریزم ۔ رنج اور بیتابی کی حالت میں حسرت اور افسوس سے کہتا ہے کہ "میں اپنے سر میں خاک ڈالوں" +

ہیچ کارے ۔ وہ ایسا کام ۔ مال ممنوعہ کی درآمد کی طرف اشارہ ہے +

صفر ... بیاریم ۔ یہ خسارہ پورا کر دیں +

غصہ مرگ ۔ مثل شادی مرگ +

دریچہ ۔ دروازہ ۔ ڈھکنا +

سوا سوا ۔ برابر ۔ ترتیب سے علیحدہ علیحدہ +

در این بین ۔ اسی اثناء میں +

۶۷
سے مے خواہی چہ کنی - چہ مے خواہی بکنی *
دزدی کہ الخ - کوئی چوری ہے جو مجھ سے چھپاتے ہو ؟
یک ہیچو چیزے - کچھ ایسی ہی بات ہے *
مگر - حرف استفہام ہے *
چارۂ سر خودم را بکنم - میں اپنا انتظام کروں - مگر
تکذیبان مذکورہ بالا فقرے کو اصلی معنوں میں دو کیں اپنے
سر کا علاج کروں " لیتی ہے اور پوچھتی ہے کہ تمہارے
سر کو کیا تکلیف ہے جس کا علاج میں نہیں کرنے
دیتی *
دیگر مے خواہی چہ بشود - (غصے کی حالت میں کہتا ہے
کہ تیری نحوست سے جو مصیبت آنی تھی وہ تو آچکی)
اب تو کیا چاہتی ہے کہ وہ ہو جائے *
گلوم - گلویم
گلوت - گلویت } دیکھو نوٹ صفحہ ۴۳ لفظ روش *
قاب - اصل میں تو گول رکابی یا پلیٹ کو کہتے ہیں -
مگر اسجگہ ٹھیکریوں کے وہ گول گول گٹے مراد ہیں -
جو بچے گھر گھر کے بہت سے جمع کر لیتے ہیں - یا کعب
کا بگڑا ہوا لفظ ہے - ڈبیا * قاب سیدہ - سگریٹ کیس)
جمع کنند - اس فاعل بچہ ہا جمع ہے - مگر فعل واحد استعمال
ہوا ہے *
صد سال الخ - جملہ شرطیہ ہے یعنی اگر صد سال الخ *

صہ ۶۷ ہمہ اش۔ ضمیر کا مرجع پول ہے +
صہ ۶۸ زنکہ۔ تصغیر زن۔ حقارت کے لئے +
تخمتاں الخ۔ تمہاری نسل جل جاوے + تخم۔ بیج۔
بچہ۔ انڈا +
ہیے شو۔ چلی جا۔ دور ہو + دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +
کولی۔ ایران میں ایک آوارہ گرد گروہ ہے۔ جس کی
عورتیں عموماً بدچلن ہوتی ہیں۔ بے حیا اور بدکار عورت
(اصل میں کابلی کا بگاڑا ہوا ہے) +
گور سیاہ۔ تاریک قبر جس میں روشنی نہ آوے مسلمانوں
کا عقیدہ ہے کہ نیک کردار لوگوں کی قبروں میں
روشنی ہوگی +
راہ عزرائیل بند شود الخ۔ خدا کرے کہ عزرائیل کو
دنیا میں آنا نصیب نہ ہو کہ اس نے تجھ جیسے خسیس
کو اب تک زندہ چھوڑ رکھا ہے وغیرہ +
خودتی۔ خودت ہستی +
ہیچ نباشد۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور کچھ نہیں تو +

صہ ۶۹ خانۂ تو۔ در خانۂ تو۔ حرف ظرفیت محذوف ہے +
حاضری۔ حاضر ہستی۔ حاضر بمعنے تیار۔ دیکھو نوٹ صفحہ ۵۹ +
سوا کردن۔ نکالنا۔ علیحدہ کرنا
مے سپارم دست تاں۔ بدست تاں مے سپارم۔

ص ۶۹ تمہارے سپرد کردوں گا +
آں طور - اُسی طرح +
باشد - یونہی سہی +

ص ۷۰ نوکرہ - تصغیر نوکر +
آدم ناشناسے - یائے تنکیر ہے - کوئی ناواقف آدمی +
زہرہ ترک شدن - بہت دہشت زدہ اور خوفزدہ ہونا +
ذرع ذرع کن - گزوں سے ناپنے والا - بزاز - دوکاندار +
جاآوردن - خیال کرنا - جاننا +
ترسو - محاورۂ جدید میں ترساں کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +
بےجہتہ - بے وجہ +
مال بگیرہا - مال گیر - مال کو پکڑنے والا +
ناقولا - بدمعاش - شریر +
اسپ پالانی - باربرداری کا ٹٹو جس پر پالان پڑا ہو +
الاغ - گدھا +
توہم چہ مے دانی الخ - تمہیں کیا معلوم - تم کہو گے کہ وہ رہگذر فقیر ہے +
لخت کردن - کپڑے اتار لینا - سب مال متاع چھین لینا +

ص۷۱ دربہر.. باشد - خواہ کسی لباس میں ہی کیوں نہ ہو +
توبہ دادن - توبہ کرانا + کمال اسماعیل ؎

پارسا از لب ساغر بدہاں آب آورد
دیگرے راز مے ونقل چرا توبہ دہد

گردۂ یابو - برگردۂ یابو - ٹٹو کی پیٹھ پر +
تذکرہ - پروانۂ راہداری - غیر علاقے میں جانے کیلئے
اپنی حکومت کی اجازت کا پروانہ - پاسپورٹ -
پاسپورت +

ص۷۲ سالیان - ایک شہر کا نام ہے +
بلیط - فرانسیسی، بلیت، ٹکٹ - پروانہ - راہداری +
کوتک - (کتک) - بید - تازیانہ +
وعدۂ من - معلوم ہوتا ہے کہ نوکر نے حاجی کے
ساتھ کسی خاص مدت کے لئے ملازمت کا معاہدہ
کیا ہوا تھا +
مواجب - نوکروں کی ماہواری تنخواہ - تنخواہ آجکل
وہاں، کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +
مننکہ نمی روم - کاف تاکید ہے - میں تو نہیں جاؤنگا +
ہرچہ شکمت الخ - جتنا تمہارے پیٹ میں آسکتا ہے
کھانے کو دیں گے +
یکے یک توب الخ - فی کس ایک تھان چھینٹ کا بھی
تمہیں دیں گے +

ص ۲ بارم را الخ - جملہ شرطیہ ہے +

تلاش مے کنم - فکر مے کنم تلاش بمعنی فکر و خیال +

ظہوری سے بایں طالع سست دارم تلاشے
کہ خود را بآں طرۂ علم بہ بندم

باشد الخ - اچھا یوں ہی سہی - اگر یہ بھی کردو پھر بھی اچھا ہے - غنیمت ہے +

خانتاں - خانۂ تاں - خانۂ شما +

شوہرکہ - تصغیر شوہر +

کارے بسرش بیاید - جملہ شرطیہ ہے - اگر اس پر کوئی مصیبت آئے گی تو الخ +

بچہ ہام - بچہ ہایم +

ص ۳ غرشا غرش - اصل ترکی میں قرشا قرش ہے - پانی کے چلنے کی آواز کی نقل +

میہ - بادل - کہر - (برہان) +

نمے شود گذشت - گذشتن نے شود - پار ہونا ناممکن ہے +

ہاے و ہو - شور و غوغا +

بارہا - اسباب کی گٹھڑیاں +

ص ۴ قاچاقچی - مال ممنوعہ کی تجارت کرنے والا - قاچاق - مال ممنوعہ - قاچاق چور کو بھی کہتے ہیں +

صلہ ۴
ہر کس کہ مے خواہد باشد - خواہ کوئی ہو +
دنبالہ الخ - قزاق سب چلے جاتے ہیں +
سکندری خوردن - گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنا +
داد زدن - فریاد کرنا، شور کرنا +
آ - حرف ندبہ ہے +
ہراے - آواز مہیب مانند سباع و وحوش - یا یہ لفظ "براے" ہے - اور اسکے بعد حاجی کی زبان بند ہو جاتی ہے شاید براے خدا کہنا چاہتا تھا +
گود - گہرا - عمیق +
بابام - ہا ہائے میں - میرا باپ +
بچہ دردت الخ - تمہاری کس مرض کی دوا ہے کہ تمہیں اس کا فکر ہے +
جفنگ گفتن - بیہودہ بکواس کرنا +

صلہ ۵
مے بردم - مرا مے برد +
دل تنگ - غمگین - ملول +
یکدفعہ مے ریزند... کنارہ بکشیم - قزاق ہم پر ایک دم ٹوٹ پڑیں گے اور ذلیل کریں گے + ہم کو دریا کے کنارے سے جلد علیحدہ ہو جانا چاہئے + (پریشانی کے موقعہ پر جو بے ڈھنگے جملے بولے جاتے ہیں - اس کو مترجم نے کس خوبی سے دکھایا ہے) +
ارامنہ - ارمنی کی جمع ہے +

ص ۷۵ | شیرم - شیر من - میرے شیر - حوصلہ بڑھانے کے لئے اس کو شیر کہتا ہے +
ہر وقت گفتم - جونہی میں کہوں +

ص ۷۶ | بخش - حصہ +
اہل ولایت حساب مے شوند - آخر اہل وطن ہیں +
نفرین مال الخ - ہمیں بدنام نہ کریں - برا نہ کہیں +
خدمت دیوان - سرکاری نوکری +

ص ۷۷ | سر حساب باشید - خیال رکھو توجہ کرو +
بگو تو بمیری - قسم کھاؤ - اپنی زندگی کی قسم کھاؤ - کہو - (اگر جھوٹ ہو تو خدا کرے) میں مرجاؤں +
سر تو - تیرے سر کی قسم - بائے قسمیہ محذوف ہے +
لوری - صحرا نشینوں کا ایک آوارہ گرد گروہ ہے +
ہیچ .... نمی خواہد - ڈرنا اور خوف کرنا ضروری نہیں - کوئی خطرے کی بات نہیں +
یک صفہ - لائن باندھ کر - ایک قطار میں +
یہ - حرف انبساط ہے - یہاں بطور تحقیر کے استعمال کیا گیا ہے +

ص ۷۸ | قرشمال - ڈوم - بھانڈ جو طوائف کے ساتھ ہوتے ہیں - ایک گالی ہے +

ص ۷۸ | قراسورن - فوجی گارد جو ڈاک کے ساتھ ہوتی ہے - وہ فوجی سپاہی جو راستہ کی حفاظت کے لئے متعین ہوتے ہیں، + محسن تاثیر ؎

آخر آں چہرہ قراسورن خط خواہد شد
بسکہ خانِ تو رہِ قافلۂ مور زند

راہ دار محافظ راہ +

مے خواہی الخ - مے خواہی کہ الخ + کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے مار کر کتوں کی خوراک بناؤں؟

ہار شدن - دیوانہ ہونا - سر چڑھنا +

آموختہ شدہ - سیکھے ہوئے - اسم مفعول کا یہ استعمال محاورہ جدید میں عام ہے +

ولت نخواہم کرد - ترا وِل نخواہم کرد + وِل کردن - چھوڑ دینا +

مارا بکشید الخ - اگر مارا بکشید - جملہ شرطیہ ہے - اور حرف شرط محذوف +

ص ۷۹ | بچم - بچہ من +

قاچاقچیے الخ - مال ممنوعہ کی خرید و فروخت کرنے والے تو اس طرح نہیں ہوتے - فاعل واحد کے لئے فعل جمع استعمال ہوا ہے +

سیاہی - دور سے کسی چیز کا دھندلا سا نظر آنا جس

ص ۷۹ سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ چیز کیا ہے + جیسے پنجابی میں دا ایرا کہتے ہیں +

باچاقچی - تاج مہمل ہے +

شتر دیدی ندیدی - اونٹ دیکھا نہ دیکھا + ضرب المثل ہے +

ص ۸۰ پاپے شدن - کسی کا تعاقب کرنا - پیچھا کرنا +

از حوصلہ در رفتہ - عاجز ہو کر - جھلا کر +

جہنم - حرف ظرفیت محذوف ہے +

ارواح پدرم - روح کی بجائے ارواح کا استعمال ہوا ہے + (عامی)

بروز دادن - ظاہر کرنا - بتانا +

بشنوم - اس کے پہلے حرف عاطفہ محذوف ہے +

خود بدانید - اب تم جانو - (اور تمہارا کام) +

روبروے الخ - کیا ہم ایک دوسرے کے سامنے نہ ہونگے +

دروغگی - جھوٹ موٹ +

ص ۸۱ بادروت } شاہسوند } - قبائل کے نام ہیں +

معاملۂ ما سر نگرفت - ہمارا سودا نہ ہو سکا +

ص۸۱ بال ۔ بازو +
چہ لازم کردہ الخ ۔ انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ الخ +

ص۸۲ ازیں قبیل ۔ ایسے ۔ ان جیسے +
نادرست ۔ بدمعاش ۔ بدروش +
قارقا بازار ۔ ایک قصبہ کا نام ہے +
جمعہ بازار ۔ وہ بازار جو جمعہ کے دن لگتا ہے +
آں طرف تر ۔ ذرا ادھر ۔ صفت کے علاوہ دوسرے کلمات کے ساتھ علامت تفضیل کو استعمال کرنا محاورۂ جدید ہے +
مزاق ۔ تابع مہمل ہے +
برنجورم ۔ برخورم ۔ برخوردن دوچار ہونا ۔ ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔
صائب ؎

از تو تا دوریم از ما دور شد گرد حیات
با تو چوں برمے خوریم از زندگی برمے خوریم

ص۸۳ اگر می شد ۔ کاش کہ یہی ہوتا +
درۂ خوناشین ۔ کوہستان قفقاز میں ایک درہ ہے +
روئے الاغ ۔ گدھے پر سوار +
چاہ انبار ۔ کھتے ۔ وہ گڑھے جو غلہ کی حفاظت کیلئے کھودتے ہیں +

صـ ۸۳ تاپو - غلہ رکھنے کا کھتہ - پنجابی (گھی - کوٹھی) +
محال دیزاق - علاقہ دیزاق (جو ایک شہر کا نام بھی ہے) +

صـ ۸۴ بے خود - اکیلا - تن تنہا +
رو - طنزاً کہا گیا ہے +
دست و پا زدن - کوشش وسعی کرنا + سعید اشرف ؎
برائے پردہ پوشی کسی چہ دست و پا زند اشرف
بدیوانے کہ از اعضائے خود باشد گوا آنجا
نیفت - باید کہ نیفتی - ہمت نہ ہاریو - گھبرا کر دل نہ چھوڑیو
اپنی جگہ سے نہ ہلیو +
جلو گرفتن - سامنے اور روک کر کھڑے ہو جانا +
ایں درہ بماند - دریں درہ بماند + حرف جار
محذوف ہے +
تا چشم شاں کور شود - جب تک کہ انکی آنکھیں اندھی نہ
ہو جاویں - یعنی وہ مر نہ جاویں +
کوبیدہ شدہ - ٹھکا ہوا - دیکھو نوٹ صفحہ +

صـ ۸۵ میزنم تاں ہا - شما را مے زنم ہا تنبیہ کے لئے ہے +
دیگر نا کہ الخ - کہ تاکید کے لئے ہے - اب ہم نے تمہارے
خلاف تو کوئی بات کی نہیں ہے + (دیکھو فرہنگ صفحہ ۱۴ +
راستش را بگو - سچ سچ بات کہو +

صـ ۸۵ طوغ - ایک جگہ کا نام ہے - وہاں کے باشندوں کو
طوغی کہتے ہیں +
درو کردن - فصل کاٹنا +
دروِ ماں - ہماری کٹائی +
نمے رویم خانۂ ماں - بہ خانۂ مامے رویم +
سر مرا مے پیچانید - مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو - میرے
خیال کو بدلنا چاہتے ہو +
کہ چہ - یعنی چہ - اس کا مطلب کیا ہے ؟
شل و گول - شل - دست و پائے فالج زدہ +

صـ ۸۶ داس - درانتی +
ایں - مشار الیہ محذوف ہے +
ہیچ سرم نمے شود - میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا +
سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +
باج بدہ - باج دہ - باج گذار - محصول ادا کرنے والے +
توجیہ بدہ - توجیہ دہ - توجیہ - مالیہ - محصول زرع +
بیگار - بے اجرت کام کرنا +
حول و حوش - گرد و نواح +
کسے گفتہ باشد الخ - اگر کسے گفتہ باشد و تو شنیدہ باشی +
قوروش - قرش ایک عثمانی سکہ ہے +

ص۸۷ پشیمہ ما نباشد - جملہ شرطیہ ہے - اور حرف شرط اگر محذوف +

گیر آمدن - حاصل شدن +

مے خواہید... باور کنم - مے خواہید کہ الخ +

مات ماندہ ام - حیران ماندہ ام +

ص۸۸ ایں راہ ... باشد - یہ راستہ تمہارا ہی سہی - آجکل مال عموماً حرف اضافت کے طور پر استعمال ہوتا ہے "مال فرانسہ" فرانس کا +

ہرگز - نفی کی تاکید کے واسطے مستعمل ہوتا ہے +

خوب ... کردہ اید - طنزاً کہتا ہے +

حساب ... مے کنی - خیال مے کنی حساب بمعنے خیال + ملا ہاتفی ہے

بمردن کن امروز آنساں حساب
کہ فردا توانیش گفتن جواب

خانۂ مردم خراب کن - لوگوں کے گھر لوٹنے والا +

چوبِ دار - پھانسی +

ص۸۹ یک پول نمے ارزد - بے قیمت ہے - فضول ہے +

از یراق ... بروید - اپنے ہتھیار ڈال دو +

بُرندہ - کاٹنے والا - ہتھیار وغیرہ +

صـ۸۹ آتش کردن - انگریزی فعل "فایر" کا ترجمہ ہے بندوق وغیرہ کا چلانا - یہ محاورہ پہلے مطلق آگ لگانے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا + سلمان سے

ز آب رز در مجلس باغ آتشے کن کیں زماں
شاخ عریان است و سرما بر نتابد بیش ازیں

خود بداں - تمہاری مرضی +
غلط خوردن - بمعنے غلطیدن - لیٹ جانا - گر پڑنا - عموماً غلط زدن آتا ہے - خوردن کا استعمال یہاں غلط ہے - دیکھو بہار عجم (غلط) +

صـ۹۰ بدو - دویدن سے امر حاضر ہے +
ہے ہے - کلمہ تنبیہ ہے +
فوہ - حقارت آمیز کلمۂ تعجب ہے +
جار - ترکی لفظ ہے بمعنے دستہ - نادر شاہ کی فوج میں ایک دستہ کا نام "جارچی" تھا جس کا کام بادشاہ کے احکام کا فوجوں میں اعلان کرنا تھا - (بہار) +
بریم - بر دیم - گھبراہٹ اور پریشانی میں واو حذف کر دی گئی ہے +

صـ۹۱ موورا و... گیرند - مطابق قواعد گیرد ہونا چاہئے تھا لیکن محاورۂ جدید میں یہ عام ہے +

ص۹۱ | مقصر۔ قصور دار +

ص۹۲ | چانہ (ٹھوڑی) زدن ۔ بکواس کرنا۔ فضول گفتگو کرنا۔ چانہ
بے جا زدن بھی آتا ہے + محسن تاثیر ؎
واعظ ایں سنت تحت الحنکت دانی چیست
چانہ بندی است کہ ہر چانہ بے جا نہ زنی
رفیقہات را بگو۔ اپنے ساتھیوں کا پتہ دے +
دزدان ارامنۂ اکلیس ۔ وہ چور جنھوں نے اکلیس
کے ارمنیوں کو لوٹا ہے۔ اکلیس ایک شہر کا نام ہے۔
جس میں ارمنی بستے ہیں۔ اور ریشم کی تجارت میں مشہور
ہیں +
ازم ۔ ازمن ۔ جار کے ساتھ ضمیر منصل کا استعمال
محاورہ جدید میں عام ہے +
آنہا کیست ۔ دیکھو ضمیر جمع کے لئے دو کلمہ ربط،،
(قائم مقام فعل) واحد آیا ہے +
دروگر ۔ کسان ۔ کھیت کاٹنے والے +

ص۹۳ | دست ایں الخ ۔ دست کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
وانمود مے کردند ۔ وانمودند ۔ ظاہر کردند +
التماس التجا ۔ واو عاطفہ محذوف ہے +
ہمیں حالا ۔ ابھی ۔ اسی وقت ۔ فوراً +

ص ۹۳ | سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +
ہر سہ تاش - تینوں کو - تش کا مرجع حاجی و زراعین طورغ ہے +

ص ۹۴ | از سر مو تا نوک ناخن پا - مو بہ مو - من وعن + کچا چٹھا +
دف و دائرہ - دف و چنبر +
خواندن - گانا +

ص ۹۵ | گروش گردیدن سے حاصل مصدر ہے - یہاں بمعنے آوارہ گردی - بے راہ روی - اور لوٹ مار استعمال ہوا ہے +
دست سیفتی ... بگیرندت - تو سرکاری افسروں کے ہاتھ میں پڑ جائے - اور وہ تمہیں گرفتار کریں +
مِن بعد - اس کے بعد +
دزدی مزدی - چوری چکاری - مزدی تابع مہمل ہے +
چنداں نقلے ہم ندار دالخ - اتنا مشکل واہم کام نہیں کہ تو بھی رضا سے اجازت نہ دیوے + دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۸ لفظ ہم نقلے ندارد +
مایہ - راس المال - اصل و مادۂ چیزے (بہار عجم) +
قسمت - حصہ +

ص ۹۵ | گوش مے دادم نمے رفتم۔ حرف عاطفہ محذوف ہے
گوش مے دادم و نمے رفتم +

ص ۹۷ | تنبیہ دارد۔ جرم کی بات ہے +
راستش (راستش این است) سچی بات تو یہ ہے +
ماچ کردن۔ چومنا۔ بوسہ لینا۔ ماچیدن بھی آتا ہے +
فوقی یزدی سہ فوقیا مے ماچمت بہانا کہ غیراز تو کرا
در مزخرف نشأ صاف حقیقت دادہ اند
قربانت برم۔ قربانت بروم۔ دیکھو نوٹ صفحہ ۹۰ +
تو کار نداشتہ باش۔ تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ تم اس
بارے میں کچھ نہ کرو +
بگوید الخ۔ بگوید الخ +
احتیاط کردن۔ ڈرنا۔ فکر کرنا +
برات۔ برائے تو +
سیہ روز۔ ماتمی و مصیبت زدہ + ابوطالب کلیم سہ
چشمت غم آں زلف سیہ روز ندارد
از ماتم ہمسایہ دریں خانہ خبر نیست
منکہ۔ کاف تاکید کے لئے ہے +

ص ۹۸ | کدام دہ گیر کردہ۔ کسی گاؤں میں کسی کام کے لئے
رُک گیا ہو گا +
محصل۔ تحصیلدار۔ مالیہ و ٹیکس وصول کرنیوالا افسر

صـ ۹۸ | جو عموماً سخت گیر واقع ہوتا ہے +
سرما.... نیار - ہمارا مغز نہ کھپا +
دور تا دور - گرداگرد +

صـ ۹۹ | تخفیف تنبیہ خود الخ - اپنے جرم کی تخفیف کے لئے بہتر ہے کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ بتا دیوے +

صـ ۱۰۰ | کاغذ رضامندی - خوشنودی مزاج کا پروانہ سرٹیفکیٹ +
مدال - میڈل - تمغہ +
سرتیپ - کپتان +
برات - حصہ - بخرا - وہ چٹھی جو خزانچی و گودامی کے نام روپیے وغیرہ دینے کے واسطے لکھی جائے - بل +
شہادت نامہ - سرٹیفکیٹ - سند +
دریں دفتر نفوس - مردم شماری کے رجسٹر میں +
حال.... پامال - اب یہ شخص میری شرافت کو بٹا لگانا چاہتا ہے - پامال کرنا چاہتا ہے +
بالمرہ - فوراً - دفعتہً +

صـ ۱۰۱ | از ما کہ گذشتہ اند - ہمیں چھوڑ کر +

صـ ۱۰۲ | ترا کہ - کاف تاکید کے لئے ہے +
لنگ کردن - ٹھیرنا - قیام کرنا - لنگ جائے مقام کردن در سفر + صائب ؎

ص۱۰۲ اشکم بہ سرکوے تو پیوستہ روان است
این قافلہ تا روز جزا لنگ ندارد
لیکن یہاں متعدی معنوں میں ہے + یعنی ٹھیرانا۔ روکنا +
قربون سرت - قربان سرت۔ سوقی لہجہ ہے +

ص۱۰۳ گمرک خانہ - چونگی خانہ۔ حاجی اپنی خدمات کا اظہار
کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں پنجاہ تومان ہر سال
چونگی کا محصول ادا کرتا ہوں۔ گویا حکومت پر
یہ احسان کرتا ہوں +
بلے الخ - طنزاً کہا گیا ہے +
بلے بادشاہ - یہ بات بھی پنجالنگ طنزاً کہتا ہے +

ص۱۰۵ قربون سرت - دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰۲ +
سربار - سر بمعنے بر +
سر اسب - بر اسب +

ص۱۰۶ گیر آمدن - پکڑا جانا +
بفرست... بیاورند - بفرست کہ الخ +
خجالت کشیدن - خجالت (بمعنے شرم وحیا) غلط
العام ہے۔ صحیح خجلت ہے (بہار) فارسی میں کشیدن
کے ساتھ بھی مستعمل ہے + مرزا صائب سے

ص۱۰۶ اگرچہ سرو دارد از ازل منشور رعنائی
بجاے خود خجالت میکشد از نخل بالایش
خواجہ سلمان ہے
گرچنیں نرگس مست تو بہ بیند در خواب
چہ خجالت کہ کشد نرگس مخمور از تو
بہ سر خودت - تیرے سر کی قسم +

ص۱۰۷ گیر آوردن - حاصل کردن +
قول - وعدہ + قول دادن - وعدہ کرنا +
سرِ بادشاہ تصدق کن - بادشاہ کے سر کا صدقہ +

ص۱۰۸ کاغذ مے دہم - ضمانت مے دہم + کاغذ - ضمانت نامہ تمسک +
بالا - حکام بالا - افسرانِ بالادست +
زاکون - روسی لفظ بمعنے قاعدہ وضابطۂ قوانین +
روے پا - برپا - پاؤں پر - روے بمعنی و بر - محاورہ جدید ہے +
شما را دعا الخ - براے شما دعا الخ +

ص۱۰۹ مالم نرسد مے میرم - حرف شرط محذوف ہے - اگر مالم (مال من) نہ رسد مے میرم +

ص۱۰۹	مے خواہی بمیر الخ- خواہ مرو خواہ زندہ رہو +
ص۱۱۰	فرماں بردن - حکم ماننا + صداقت اندیش - خیر اندیش - خیر خواہ + از و خوب متوجہ مے شوی - اس کی طرف اچھی طرح خیال رکھنا + نمے گذارم الخ- نے گذارم کہ الخ- فعل حال بمعنے فعل مستقبل ہے +
ص۱۱۱	دَلہ - مکار - حیلہ گر - عیار - منافق - چور - اچکا + بے عرضگی - بے انتظامی +

تمام شد

{بقلم محمد صادق - صدیقی - منشی فاضل
بتاریخ ۷ - نومبر ۱۹۲۱ء باتمام رسید}

کتب براے امتحان منشی فاضل ۲۳-۱۹۲۲ء

(۱) حدائق البلاغت.. قیمت ۱۲/
بی اے کورس عربی جدید " عہ ۸/
شعر العجم حصہ سوم " ۸/
" " چہارم " ۱۲/
" " پنجم " ۸/
(۲) ابوالفضل دفتر اول و سوم عہ/
مقامات حمیدی عہ ۸/ مرد خسیس ۱۲/

(۳) قصاید قاآنی الف ب قیمت عہ
غزلیات نظیری ... " " عہ
مخزن اسرار ...... " ۱۲/
رباعیات ابوسعید ابوالخیر " عہ
(۴) اخلاق جلالی (بحث نغمہ خارج) ۸/ عہ
جہاں کشائے نادری ... عہ
(۵) ترجمتین (۶) جواب مضمون

کتب امدادی

ترجمہ بی اے کورس عربی جدید مع ضمیمہ
از پروفیسر عبدالعزیز صاحب پشاوری ۸/
ترجمہ بی اے کورس عربی جدید از مولوی
کریم بخش صاحب حصہ اول قیمت عہ ۸/
حصہ دوم ۱۲/ مکمل قیمت ے
البلاغۃ - خلاصہ حدائق البلاغت
از قاضی حمید اللہ صاحب منشی فاضل ۸/
ترجمہ مقامات حمیدی زیر طبع قیمت قریباً ۱ع

ترجمہ اردو رباعیات ابوسعید ابوالخیر از مولوی
عباد اللہ صاحب اختر و مولوی سید اولاد حسین
صاحب شاداں بلگرامی ... قیمت ۱۲
جامع الاخلاق ترجمہ اخلاق جلالی ... ۹
عقد اللآلی شرح اخلاق جلالی از پروفیسر
محمد الدین صاحب اورینٹل کالج لاہور ... ع
ظہیر الاخلاق خلاصہ اخلاق جلالی ... ۱۲
ترجمہ ابوالفضل دفتر اول و سوم زیر طبع

نوٹ - قیمتیں مندرجہ فہرست ہذا پچھلی سب فہرستوں والی قیمتوں کو منسوخ کرتی ہیں +

المشتہر
شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ماغ پر زیادہ زور ڈالے بغیر فارسی زبان میں مہارت حاصل کر سکیں ۔

علاوہ ازیں ایران کی جدید زبان تکلمی، کتابی زبان سے بہت مختلف ہے۔ اور اہل زبان کتابی فارسی دان کی زبان سنکر ہنسی اڑاتے ہیں۔ کیونکہ جو فارسی ہم ہندوستان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں وہ قریباً آٹھ نو سو سال پہلے کی زبان ہے اور آجتک خصوصاً (گذشتہ ایک صدی سے) اس میں بہت تبدیلی ہو چکی ہے۔ جسکا جاننا بہت ضروری اور لازمی ہے ۔

بنابر ایں مرزا جعفر قراجہ داغی کی تمثیل سرگذشت مرد خسیس شایع کیجاتی ہے جو اغراض بالا کو بہت حدتک پورا کرتی ہے۔ ایران میں فن تمثیل کی ابتدا و ترقی کے متعلق ایک مبسوط مقالہ بھی اسکے ساتھ ملحق کیا گیا ہے اور آخر میں جدید الرواج الفاظ و محاورات کی تشریح بھی صفحہ وار کر دی گئی ہے ۔

انگریزی ڈراموں کے تتبع میں "سرگذشت" کا مختصر خلاصہ اور اشخاص تمثیل کے سیر و خصایل بھی لکھے گئے ہیں ۔

امید ہے کہ یہ کتاب طلبۂ فارسی کیلئے بہت دلچسپ اور مفید ثابت ہوگی"

فضل حق

(گورنمنٹ کالج لاہور یکم دسمبر ۱۹۱۹ء)

۸۹۱۵۲

م۔ ۲۰۹

میرزا جعفر قراجه داغی

سرگذشت مرد خسیس

۱۸۶۶ء ۱۲۸۳ھ چهارم ۲۱۶

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمی، مجلس انتظامی ایک وقت میں [illegible] کتابیں ایک ماہ کے لیے لے سکتے ہیں

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات [illegible] پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے لے سکتے ہیں اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کے لیے لے سکتے ہیں

۳- طلبائے [illegible] تین کتابیں [illegible] ایم۔ اے، ایل ایل بی [illegible] پندرہ دن کے لیے لے سکتے ہیں

۴- مدت مقررہ [illegible] ایک آنہ یومیہ فی کتاب [illegible] وصول کیا جائے گا

۵- [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible]

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۸- قلمی نسخے [illegible] جاری نہیں کیے جا سکیں گے۔ فقط